بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اَھلاً وَّ سَھلاً وَّ مَرحَبًا


نمبر ۵۲۵۴

رجسٹرڈ ایل

خیر مقدم نمبر

# الفضل ربوہ

ایڈیٹر

روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

قیمت فی پرچہ چار آنے

The Daily ALFAZL Rabwah

26 ستمبر سنہ 1955ء

جلد ۴۴/۹





مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔


حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود

"نور آتا ہے نور جسکو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

"(۹) اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

"قضیۂ زمین برسرِ زمین" طے ہونے کا ایک منظر۔ حضور ایدہ اللہ لنڈن میں مبلغینِ اسلام کی تاریخی کانفرنس میں صدارت فرما رہے ہیں۔

ہیمبرگ کے ٹاؤن ہال میں استقبالیہ دعوت۔ حضرت امام جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کے وزیر Fiserre کے ساتھ مصافحہ فرما رہے ہیں۔ (۲۷ جون ۱۹۵۵ء)

— روزنامہ الفضل ربوہ —

# یہ پیر اب تک جوانوں کا جواں ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر بیماری کے اچانک حملہ کی وجہ سے جماعت نے آپکو مجبور کیا۔ کہ آپ یورپ میں علاج کے لئے تشریف لے جائیں۔ چنانچہ ۲۳ مارچ کو حضور بادلِ نخواستہ دارالہجرت ربوہ سے سفر کے ارادہ سے لاہور اور لاہور سے کراچی پہونچے۔ کراچی میں کچھ دن قیام کیا اور ڈاکٹروں سے مشورہ کرنے کے بعد بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے روانہ ہو کر دمشق میں نزولِ اجلال فرمایا۔ اور چند روز کے بعد سوئٹزرلینڈ کے دارالخلافہ زیورچ میں پہونچ گئے۔ جہاں آپ نے چوٹی کے ڈاکٹروں سے بیماری کے متعلق مشورہ فرمایا جب آپ کی صحت یابی کا اطمینان ہوگیا۔ تو آپ لندن تشریف لے گئے اور اب لندن سے زیورچ ہوتے ہوئے ربوہ میں بخیر و عافیت مراجعت فرما ہو رہے ہیں اور احباب کی یہ دعا اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی کہ

بسلامت روی و باز آئی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ یورپ علاج کے ارادہ سے تشریف لے گئے تھے۔ مگر جیسا کہ ہم نے پہلے بھی کہا ہے۔ مردانِ حق کی بیماری بھی در پردہ اللہ تعالیٰ کی ایک خاص رحمت ہی ہوتی ہے۔ سفر کے حالات سے ظاہر ہے۔ کہ جو عظیم کام اللہ تعالیٰ نے آپ سے یورپ اور مغربی دنیا کے متعلق لینا تھا وہ اس طرح لیا گیا ہے۔ صحت کی خرابی کی وجہ سے بہت پہلے آپ کو یہ سفر کرنا چاہیئے تھا۔ مگر جماعت کی محبت کی وجہ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ٹالتے چلے آتے تھے۔ مگر خدا تعالیٰ کو جو منظور تھا۔ اور آسمان پر جو قرار پا چکا تھا۔ اس کا معرضِ وجود میں آنا لازمی تھا۔ جو کام اللہ تعالیٰ نے آپ سے اس سفر میں لیا ہے۔ وہ اتنا عظیم الشان ہے کہ اس کی نظیر اسلامی تاریخ میں ہی نہیں بلکہ مذہب کی تمام تاریخ میں نہیں ملتی۔ وہ کام یہ ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے

کفر و الحاد کے گڑھ میں بنفسِ نفیس تشریف لے جا کر اہلِ یورپ پر اتمامِ حجت کا فریضہ ادا کیا ہے۔ اور انہیں بالمشافہ جتا دیا کہ قبولِ اسلام کے سوا انکی نجات کا کوئی امکان نہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یورپ میں جو کام کیا ہے۔ اس کی نہایت مختصر سی روئداد الفضل کے اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ ناظرین ملاحظہ کریں گے۔ اس سے کسی قدر اندازہ ہو سکے گا۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قیام یورپ میں اسلام کی کیا خدمت سرانجام دی ہے۔

یہ کام فی ذاتہ بے شک حیرت انگیز ہے۔ خاصکر جب اس کا بھی خیال کیا جائے۔ کہ یہ ضعیفی اور بیماری کی حالت میں سرانجام دیا گیا ہے۔ لیکن جب یہ سوچا جائے کہ یہ کام کس کا ہے جب یہ خیال کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے خاص ارادہ سے یہ کام سرانجام پایا ہے۔ تو ہماری یہ حیرت ازدیاد ایمان میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ کاش دیکھنے والی آنکھیں دیکھیں اور سمجھنے والے دل سمجھیں ع

یہ پیر اب تک جوانوں کا جواں ہے

ہمارے لئے یہ کام اس لئے بھی صرف حیرت انگیز نہیں کہ یہ اس اولوالعزم انسان نے سرانجام دیا ہے۔ جس کے اولوالعزم ہونے کی اطلاع اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی عظیم الشان پیشگوئی میں دے رکھی ہے۔ یہ اس اولوالعزم انسان کا کام ہے جس نے گیارہ سال کی عمر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جنازے پر کھڑے ہو کر یہ عہد کیا تھا کہ "اگر سارے لوگ بھی آپ کو چھوڑ دیں۔ اور میں اکیلا رہ جاؤں۔ تو میں اکیلا ہی ساری دنیا کا مقابلہ کروں گا۔ اور کسی مخالفت اور دشمنی کی پروا نہیں کروں گا۔"

دیکھنے والوں نے دیکھ لیا ہے کہ اپنے دل سے اس عہد باندھنے والے نے اپنے عہد کو کس طرح اپنے عمل کے آئینہ میں دکھایا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے زمانۂ خلافت میں جو جو کام تا ایندم سرانجام دیئے ہیں۔ وہ اتنے متنوع اور محیر العقول ہیں۔ کہ دورِ حاضرہ میں ان کی مثال ڈھونڈنا عبث ہے۔ اس دور نے بڑے بڑے انسان فلسفی، سائنسدان سیاستین ہر قسم کے علوم و فنون کے ماہرین دینی قائدین مردانِ کار اور حکمتِ عملی کے بطل پیدا کئے ہیں۔ حالانکہ ان میں سے اکثر جدید قسم کی ترقی یافتہ تربیت گاہوں کی پیداوار تھے۔ مگر ان میں سے ایک بھی نہیں ہے جس کا کام اور کام کا اثر محدود نہ ہو۔ علاوہ ازیں وہ تمام کے تمام روحانی پہلو سے بالکل صفر ہیں۔ ان میں سے ایک بھی یہ دعوے نہیں کر سکتا۔ کہ اس مادی دنیا کے آگے بھی اس نے کچھ دیکھا ہے۔ ان میں سے کوئی بھی یہ دعوے نہیں کر سکتا۔ کہ اس نے اس حقیقت کو پا لیا ہے۔ کہ یہ دنیا کی زندگی تکوینی قانون سے بالا ایک اور قانون کی پابندی سے ہی صحیح نشو و نما حاصل کر سکتی ہے۔ اور اس طبیعاتی زندگی کا آخری اور صحیح منبع مابعد الطبیعیات میں ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خلافت میں تا حال جو جو عظیم کام سرانجام دیئے ہیں اور جس طرح سے ایک ناتواں اور کمزور جماعت کی راہ نمائی کی اور اسے ہر قسم کے خطرات میں صحیح و سلامت جادۂ صداقت پر گامزن رکھا ہے اس کی تفصیل کے لئے سینکڑوں ضخیم جلدوں کی ضرورت ہے۔ اور یہ کام ایسا ہے جس کو صرف آنے والی نسلیں ہی سرانجام دے سکینگی اور آئندہ کا مورخ ہی ان کی جانچ کر سکے گا۔

"خیر مقدم نمبر" خود ہی ہماری بیچارگی کی بولتی ہوئی تصویر ہے۔ نہ ہمارا خیال ہے کہ ہم ایسا کر سکتے ہیں۔ اور نہ ممکن ہے کہ اس نمبر میں حضور کے تمام کارناموں کی طرف صرف اشارے بھی پوری طرح کر سکیں۔ یہ صرف ہماری کوشش ناتمام بلکہ کوشش ناکام ہی سمجھی جائے گی اور ہمیں اس سے کوئی تعجب نہیں ہوگا۔

سچی بات تو یہ ہے کہ ہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے صرف علمی کارناموں کی بھی اس نمبر میں پوری روداد مہیا نہیں کر سکے

**الفضل** خود روزنامہ الفضل ہی آپ کے علمی کارناموں میں ایک عظیم کارنامہ ہے۔ الفضل کا اجراء ۱۹۱۳ء میں حضور ایدہ اللہ نے خلافت پر متمکن ہونے سے بھی ایک سال پہلے نہایت مشکلات کے عالم میں فرمایا تھا۔ الفضل کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس کی بنیاد گو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے رکھی تھی مگر اس کی مالی بنیاد میں جہاں حضور کے حرم محترم سیدہ ام ناصر مدظلہا العالی کا حصہ تھا۔ وہاں حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کی برکات اور دعائیں بھی شامل تھیں۔ جنہوں نے اپنی ملکیتی اراضی اس کی آبیاری کے لئے بخوشی عطا کر دی۔ الفضل کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے دیا۔ صرف یہی چند باتیں اس امر کی ضمانت تھیں کہ الفضل اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دن دونی رات چوگنی ترقی کریگا الفضل کو نہ صرف یہ فخر حاصل ہے کہ اس کا اجراء حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ بلکہ شروع شروع میں الفضل کو حضور ہی کی بنفس نفیس ادارت میں شائع ہونے کا بھی فخر حاصل رہا ہے۔ اگرچہ بعد میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے الفضل کی ملکیت صدر انجمن احمدیہ کو منتقل کر دی اور الفضل میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی سے لے کر اس ہیچمدان تک کئی ایک مدیر خدمت سرانجام دیتے رہے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ الفضل کی شان صرف حضور ہی کے ملفوظات۔ تقاریر اور خطبات پر قائم چلی آتی ہے۔ اور حضور ہی کی توجہ خاص سے اس نے وہ خدمات سرانجام دی ہیں جو دی ہیں۔

اس لحاظ سے الفضل کے لئے باعث فخر و مباہات ہے کہ اسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بخیریت اور نہایت کامیابی کے بعد مرکز میں تشریف آوری پر ایک نہایت ناچیز تحفہ خیر مقدم نمبر کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

**قوی ہے قلب قوی ہے روح و روانِ ربوہ**

# قصیدہ

بتقریب قدوم میمنت لزوم حضرت اقدس امام جماعت احمدیہ مع قافلہ و اظہار تشکرات برمراجعت از سفر یورپ بحالت خیر و عافیت و درستی صحت و برکت حضور اقدس

از حضرت مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی

لَقَدْ اَفْرَحَتْ قَلْبِیْ نَسِیْمٌ وَ مُهْجَتِیْ
اَتَتْنِیْ بَرِیَّاً مِنْ شَمِیْمِ اَحِبَّتِیْ

نَشُكْراً عَلٰى صُبْحٍ تَنَفَّسَ بِالْهَوٰى
وَرِیْحِ الصَّبَا هَبَّتْ بِطَرَبٍ وَّنُزْهَةٍ

وَیَوْمٍ اَرٰى وَجْهَ السَّعَادَةِ طَلْعَةً
وَفَرْحٍ تَلَذَّذَ مِنْهُ قَلْبِیْ وَمُقْلَتِیْ

بَرِیْدٌ اَتٰى صُبْحاً بِیَوْمٍ تَرَقُّبٍ
وَاَلْقٰى اِلَیَّ صَحِیْفَةً بِمَحَبَّةٍ

فَلَمَّا قَرَئْتُ وَجَدْتُهَا بِبَشَارَةٍ
فَاَدْرَكْتُ فَوْقَ الْمِسْكِ شَمّاً بِفَرْحَةٍ

كَذَالِكَ شُفِتُ جَرِیْدَةَ الْفَضْلِ صُبْحاً
وَقَدْ زَادَنِیْ شُكْراً وَّزَادَ مَسَرَّتِیْ

وَجَدْنَا كَاَیَّامِ الْقِیَامِ لِشِدَّةٍ
زَمَانَ فِرَاقِ الْحِبِّ اَیَّامَ لَوْعَةٍ

بِاِحْسَاسِ فُرْقَتِهِ الْقُلُوْبُ تَاَلَّمَا
اَحَسَّتْ كَعَامٍ كُلَّ یَوْمٍ بِفُرْقَةٍ

فَمَا یَوْمُ رُؤْیَتِهٖ وَیَوْمُ لِقَائِهٖ
لَقَدْ فَاقَ یَوْمَ الْعِیْدِ فَرْحاً لِرُؤْیَةٍ

وَلِلّٰهِ حَمْدٌ بَعْدَ حَمْدٍ وَشُكْرُهٗ
لَفُزْنَا مِنَ الْفَوْزِ الْعَظِیْمِ بِرَحْمَةٍ

تَقَبَّلَ دَعْوَةَ قَوْمِنَا بِتَضَرُّعٍ
مُغِیْثاً بِغَیْثِ الْفَضْلِ مِنْ بَعْدِ دَعْوَةٍ

وَمِنْ فَضْلِهٖ اَعْطٰى شِفَاءً وَّصِحَّةً
وَخَیْراً وَّعَافِیَةً بِفَیْضٍ وَّبَرَكَةٍ

شِفَانَا اِذَا مَا قَدْ شَفٰى رُوْحَ قَوْمِنَا
وَاَحْیٰى نُفُوْساً مِثْلَ اِحْیَاءِ مَیِّتَةٍ

هَنِیْئاً لِاَحْبَابِیْ اَتَاهُمْ اِمَامُهُمْ
وَزُرْنَا زِیَارَةَ حِبِّنَا بَعْدَ مُدَّةٍ

وَوَاهاً لِیَوْمٍ جَاءَ فِیْهِ حَبِیْبُنَا
بِفَوْزِ الْمَرَامِ لِمَرْجِعِ الْخَیْرِ رَبْوَةٍ

وَبَارَكَ فِیْ اَسْفَارِ قَافِلَةٍ لَهٗ
ذَهَاباً بِرَحْمَتِهٖ اِیَاباً بِنُصْرَةٍ

وَیَا رَبِّ بَارِكْ فِیْهِ مِنْ خَیْرِ مَقْدَمٍ
وَصَلِّ وَسَلِّمْ مِنْكَ فِیْ كُلِّ لَمْحَةٍ

بِفَضْلِكَ اَحْیِ الْعَالَمِیْنَ جَمِیْعَهَا
بِاِحْیَاءِ اِسْلَامٍ وَّرَفْعَةِ مِلَّةٍ

وَبَدِّلْ زَمَاناً عَاجِلاً مِنْكَ نُصْرَةً
اَرِ الْخَلْقَ مِنْ غَیْبٍ عَجَائِبَ قُدْرَةٍ

بِنَصْرِكَ مَحْمُوْدٌ بِوَجْدِ مُحَمَّدٍ
بِرَفْعِ لِوَاءِ الْحَمْدِ یَعْلُوْ بِجَاهِهٖ

وَاَرْجُوْا رَجَاءَ الْخَیْرِ مِنْ قُدُّوْسِنَا
فَاِنِّیْ اَنَا الْقُدْسِیُّ خَادِمُ مِلَّةٍ

---

## چل کے پروانوں میں خود شمعِ شبستاں آگئی

اہلِ مشرق کی دعاؤں کا جواب آ ہی گیا
دورۂ مغرب سے مردِ کامیاب آ ہی گیا

امتزاجِ تابش و برقِ سحاب آ ہی گیا
مطلعِ مشرق پہ پھر وہ آفتاب آ ہی گیا

لرزہ براندام ہے شب تیرگی گھبرا گئی
چل کے پروانوں میں خود شمعِ شبستاں آگئی

ہر نظر میں سینکڑوں فردوسِ رعنائی لئے
ہر نفس میں لاکھ اندازِ مسیحائی لئے

لغزشِ مستانہ میں دنیا کی دانائی لئے
ضعف میں اپنے جہاں بھر کی توانائی لئے

جانبِ مشرق مددگارِ اسیراں آگیا
مژدہ اے آشفتہ ہو ساقیٔ دوراں آگیا

لوگ کہتے ہیں کہ تو اک اجنبی منزل میں تھا
برسرِ پیکارِ پیہم کشورِ باطل میں تھا

بہرِ تبلیغِ صداقت غیر کی محفل میں تھا
میں تو بس یہ جانتا ہوں تو ہمارے دل میں تھا

تھا زبانِ شوق پر تیرا ہی ذکرِ دلنشیں
تو نظر سے دور رہ کر بھی تھا رگ جاں سے قریں

مصلحِ موعود اے اسلام کے روشن سراج
تیرے استقدام سے یہاں دینِ محمد کی ہے لاج

ایک عالم کی تمناؤں کا تو مرکز ہے آج
آ رہے ہیں اس طرف اجرا و یورپ کا خراج

تیری ہیبت سے جہانِ کفر میں کہرام ہے
تیرے ہاتھوں ہی مقدر غلبۂ اسلام ہے

یوسف سلیم

اے آمدنت باعثِ آبادیٔ ما
دیر آمدۂ از رہِ دُور آمدۂ

# خدائی نشانوں کا غیر معمولی اجتماع

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے امیر مقامی ربوہ

جیسا کہ احبابِ جماعت کو معلوم ہے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اپنے طویل غیر ملکی سفر کے بعد پاکستان واپس تشریف لے آئے ہیں۔ یہ سفر گو بظاہر حالات علاج کی غرض سے تھا۔ مگر جیسا کہ بعد کے حالات نے ظاہر کیا ہے۔ اس سفر میں درحقیقت ایک خاص الٰہی تقدیر جو اعلاء کلمۃ اللہ سے تعلق رکھتی ہے کام کر رہی تھی۔ اور بہت سی پیشگوئیوں کا ظہور مقدر تھا۔ پس جہاں اس وقت ہر مخلص احمدی کا دل اس بات پر غیر معمولی خوشی محسوس کر رہا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز خدا تعالےٰ کے فضل سے صحت یاب ہو کر واپس تشریف لاتے ہیں۔ وہاں جماعت کے قلوب اس روحانی مسرت سے بھی معمور اور سرشار ہیں کہ حضور کے اس سفر میں بہت سی پیشگوئیوں نے پورا ہو کر اللہ تعالےٰ کی ہستی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صداقت اور آپ کے ارفع مقام کا عظیم الشان ثبوت پیش کیا ہے

سب سے پہلی پیشگوئی ہمارے آقا سید الاولین والآخرین حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے جہاں آپ مسیح کے نزولِ ثانی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

فبینما ھو کذالک اذ بعث اللہ المسیح ابن مریم فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقیّ دمشق بین مھرودتین (صحیح مسلم کتاب الفتن)

"یعنی دجالی طاقتیں اسی زور شور کی حالت میں ہوں گی (جس کا ذکر اس حدیث کے شروع میں ہے) کہ اللہ تعالےٰ مسیح ابن مریم کو مبعوث فرمائے گا۔ جو دمشق کے مشرق کی طرف ایک سفید منارہ کے پاس دو زرد چادروں میں لپٹا ہوا نازل ہوگا" (اس کے آگے مسیح کے ہاتھ سے دجال کے قتل کا ذکر آتا ہے۔)

اس حدیث کا یہ لطیف پہلو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس میں پہلے مسیح کی بعثت کا ذکر آتا ہے۔ اور اس کے بعد نزول کا۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں:۔

قد اخبرنی بعض الاحادیث ان المسیح الموعود والدجال المعھود یظھران فی بعض البلاد المشرقیۃ یعنی فی ملک الھند ثم یسافر المسیح الموعود او خلیفۃ من خلفائہ الی ارض دمشق فھذا معنی القول الذی جاء فی حدیث مسلم ان عیسٰی ینزل عند منارۃ دمشق فان النزیل ھو المسافر الوارد من ملک آخر

(حمامۃ البشریٰ ص۳۷)

"یعنی بعض احادیث میں اشارہ آیا ہے کہ مسیح موعود اور دجال بعض مشرقی بلاد میں ظاہر ہوں گے۔ (یعنے ہندوستان میں) پھر مسیح موعود یا اس کے خلیفوں میں سے کوئی خلیفہ دمشق کی طرف سفر کرے گا پس یہی معنے اس حدیث کے ہیں۔ جو صحیح مسلم میں آئی ہے۔ کہ عیسےٰ مسیح دمشق کے منارہ پر نازل ہوگا۔ کیونکہ نزیل اس مسافر کو کہتے ہیں۔ جو کسی مقام پر کسی دوسرے ملک سے آکر وقتی قیام کرے۔"

ان دونوں حوالوں کو یکجائی نظر دیکھنے سے پتہ لگتا ہے کہ یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ دونوں کے وجود میں بڑی صفائی کے ساتھ پوری ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں تو یہ پیشگوئی معنوی اور باطنی رنگ میں پوری ہوئی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے حضور کو دمشق کے شرقی علاقہ قادیان میں جو عین اسی عرض بلد میں واقع ہے جس میں کہ دمشق واقع ہے مبعوث کیا۔ اور آپ کو دلائل و براہین کا ایک ایسا سفید اور بلند منارہ بھی عطا کیا۔ جس نے سارے مخالفوں پر حجت پوری کر دی۔ اور پھر آپ کو جسم کے ہر دو حصوں میں دو بیماریاں بھی لاحق تھیں۔ جو گویا دو زرد چادروں کی قائمقام تھیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے وجود میں یہ پیشگوئی اپنی ظاہری صورت میں پوری ہوئی۔ کیونکہ آپ بذات خود دمشق تشریف لے گئے۔ اور گئے بھی ہوائی جہاز کے ذریعہ جو نزول کے ظاہری مفہوم کو پورا کرتا ہے۔ اور پھر گئے بھی ایسی حالت میں کہ اس وقت آپ کو بھی دو بیماریاں لاحق تھیں۔ ایک بیماری جسم کے نچلے حصہ میں نقرس کی تھی۔ اور دوسری جسم کے اوپر کے حصہ میں فالج کے باقی ماندہ اثر یا بعض ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق اعصابی تکلیف کا اثر تھا۔ اس پیشگوئی کا یہ دہرا ظہور ایسا ظاہر و عیاں ہے۔ کہ کوئی عقلمند انسان اس کا انکار نہیں کر سکتا۔

دوسری پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تھی۔ جو مصلح موعود والی عظیم الشان پیشگوئی کا حصہ ہے۔ حضور مصلح موعود کے متعلق اپنی الہامی عبارت میں فرماتے ہیں:۔

"نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہے۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اب دیکھو کہ یہ پیشگوئی بھی کس شان سے پوری ہوئی ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا اپنے مقام خلافت اور اپنے کارناموں میں جلد جلد بڑھنے اور ترقی کرنے کا نظارہ تو شروع خلافت سے جماعت کے سامنے ہے۔ مگر حضور کے موجودہ سفر نے زمین کے کناروں تک شہرت پانے اور قوموں کے برکت حاصل کرنے کے پہلو کو بھی کس صفائی سے پورا کیا ہے۔ یہ ایک خاص تصرف غیبی تھا۔ کہ حضور اپنے ذاتی رجحان کے خلاف ہوائی جہاز میں گئے۔ اور پھر کراچی سے ہوائی جہاز میں بیٹھ کر سیدھے لنڈن نہیں گئے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے عین مطابق رستہ میں کئی ملکوں اور قوموں کو برکت دیتے ہوئے لنڈن پہونچے۔ اور اسی طرح واپسی پر بھی کئی ملکوں اور قوموں میں قیام کا موقعہ پیدا ہوا چنانچہ شام۔ لبنان۔ اٹلی۔ سوئٹزرلینڈ۔ ہالینڈ۔ جرمنی اور انگلستان تک حضور کا پیغام پہونچا۔ اور حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ان سات ملکوں اور ان کے باشندوں میں قیام کر کے اور انہیں خطاب کر کے انہیں برکت پہنچائی۔

تیسری پیشگوئی خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کی ہے۔ جو حضور نے مصلح موعود والی رؤیا میں خدا سے خبر پا کر دنیا پر ظاہر فرمائی۔ حضور

فرماتے ہیں کہ اس رویا میں:۔

"میں تقریر کرتے ہوئے کہتا ہوں۔ میں وہ ہوں جس کے ظہور کے لئے انیس ۱۹ سو سال سے کنواریاں منتظر بیٹھی ہیں۔ اور جب میں یہ الفاظ کہتا ہوں۔ تو میں نے دیکھا کہ کچھ نوجوان عورتیں جو سات یا نو ہیں۔ جن کے لباس صاف ستھرے ہیں دوڑتی ہوئی میری طرف آتی ہیں۔ مجھے السلام علیکم کہتی ہیں۔ اور ان میں سے بعض برکت حاصل کرنے کے لئے میرے کپڑوں پر ہاتھ پھیرتی جاتی ہیں۔ اور کہتی ہیں کہ ہاں ہاں ہم تصدیق کرتی ہیں کہ ہم انیس سو سال سے آپ کا انتظار کر رہی تھیں۔"

(الفضل یکم فروری ۱۹۴۴ء)

یہ پیشگوئی بھی اس سفر میں پوری پوری شان کے ساتھ چسپاں ہوتی ہے۔ کیونکہ علاوہ اس کے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سفر کے دوران میں مختلف ملکوں اور قوموں میں قیام کرکے انہیں برکت پہنچائی۔ حضور نے اس سفر میں ایک عالمگیر تبلیغی کانفرنس بھی لنڈن میں منعقد فرمائی جس میں نو ملکوں کے مبلغوں نے شرکت کرکے حضور سے تبلیغی ہدایات حاصل کیں۔ یہ نو ملک یہ تھے۔ انگلستان اٹلی۔ جرمنی۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ سپین۔ شمالی امریکہ۔ ٹرینیڈاڈ (یعنے جنوبی امریکہ) اور مغربی افریقہ (الفضل) یہ سب مبلغ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے نائب اور نمائندہ تھے۔ اور جو قومیں ان سے برکت پا رہی ہیں یا آئندہ پائیں گی وہ گویا خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے برکت پائیں گی۔ اس طرح حضور کے سفر از کراچی تا لنڈن میں ملنے والی قومیں اور اسکے بعد تبلیغی کانفرنس والی قومیں مل کر ایک جہت سے سات اور دوسری جہت سے نو ہو جاتی ہیں۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے مکاشفہ کے عین مطابق ہے۔ جس میں سات یا نو کنواری لڑکیاں دکھائی گئی تھیں۔ اور یہ جو الہامی الفاظ میں ان قوموں کو کنواریاں (یعنے Virgins) کہا گیا ہے۔ اس سے اس بات کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے۔ کہ یہ قومیں خدا کے سچے دین اسلام سے بالکل کوری اور نابلد ہونگی۔ گویا کہ انہیں آج تک کسی روحانی مصلح کے مبارک ہاتھوں نے نہیں چھوا مگر حضرت مسیح موعود کے خلیفہ برحق سے برکت پاکر وہ نہ صرف خود اپنے گھروں کو روحانیت سے آباد کرینگی بلکہ زندہ نسلوں کی مائیں بھی بن جائیں گی۔

اب دیکھو کہ کس طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس سفر میں یہ تین عظیم الشان پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں۔ گویا کہ حضور کا یہ سفر اجتماع الآیات بن گیا ہے۔ اور اگر کوئی شخص یہ خیال کرے کہ حضور کا ۱۹۲۴ء کا سفر ولایت بھی تو تبلیغ کی غرض سے تھا۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اول تو پیشگوئیاں کئی رنگوں میں پوری ہوسکتی ہیں۔ اور اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہوسکتا۔ دوسرے اگر غور کیا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ حضور کا موجودہ سفر ہی اس پیشگوئی کا اصل ظہور ہے۔ کیونکہ اوّل تو ۱۹۲۴ء والے سفر میں ابھی تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو اپنے مصلح موعود ہونے کا انکشاف نہیں ہوا تھا۔ اور نہ ہی حضور کو اس کا دعوے تھا۔ دوسرے اس سفر میں حضور سیدھے لنڈن چلے گئے تھے اور راستہ میں کسی جگہ قیام نہیں کیا تھا۔ سوائے ایسے وقتی قیام کے جو سفر کا ہی حصہ ہوتا ہے۔ مگر موجودہ سفر میں متعدد ملکوں اور قوموں میں باقاعدہ قیام ہوا ہے۔ تیسرے ۱۹۲۴ء میں احمدی مبلغوں کی کوئی کانفرنس منعقد نہیں ہوئی تھی۔ اور نہ ہی اس وقت قوموں کو برکت دینے کا کوئی خاص پروگرام بنا تھا۔ اور چوتھے ۱۹۲۴ء میں سمندری سفر تھا۔ مگر اسکے مقابل پر موجودہ سفر ہوائی سفر ہے۔ جو نزول کی صحیح کیفیت کا حامل ہے۔ پس در اصل یہی وہ سفر ہے جس پر اوپر کی تین پیشگوئیاں واضح طور پر چسپاں ہوتی ہیں۔

اس عظیم الشان پس منظر کی روشنی میں جہاں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ارفع شان اور بلند مقام کا ثبوت ملتا ہے وہاں حضور کے اس سفر کو بھی ایک غیر معمولی دینی اہمیت حاصل ہو جاتی ہے۔ مگر خدا کی کوئی نعمت ایسی نہیں ہوتی جس کے ساتھ کوئی خاص ذمہ داریاں نہ لگی ہوئی ہوں۔ اور ان بھاری پیشگوئیوں کی تکمیل بھی اپنے ساتھ خاص ذمہ داری رکھتی ہے۔ جسے پورا کرنا جماعت کا فرض ہے۔ یہ ذمہ داری جیسا کہ قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے ثابت ہوتا ہے خدمت دین اور اشاعت دین سے تعلق رکھتی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم و لیبدلنھم من بعد خوفھم امناً (سورۂ نور)

"ہم تمام خلفاء برحق کے دین کو مضبوطی اور استحکام عطا کریں گے۔ اور ان کی خوف کی حالت کو امن کی حالت سے بدل دیں گے۔"

اس آیت سے پتہ لگتا ہے۔ کہ خلافت کے لئے خدا کی طرف سے یہ علامت مقرر ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ایسے سامان عطا فرماتا ہے۔ اور ایسے رنگ میں ان کی نصرت کرتا ہے۔ کہ جس دین کی حفاظت اور خدمت کے لئے وہ کھڑے ہوتے ہیں۔ اسے مضبوطی اور استحکام حاصل ہوتا جاتا ہے۔ اور اگر مخالف طاقتوں کی طرف سے ان کے لئے کوئی خوف کی حالت پیدا ہوتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس حالت کو دور کرکے امن اور ترقی کا ماحول پیدا کر دیتا ہے۔

دوسری علامت جو مصلح موعود کے لئے خاص ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس مکاشفہ سے پتہ لگتی ہے۔ جو اوپر درج کیا جا چکا ہے۔ اور وہ الہام اور مکاشفہ یہ ہے:۔

"وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

"میں تقریر کرتے ہوئے کہتا ہوں۔ میں وہ ہوں جس کے ظہور کے لئے انیس سو سال سے کنواریاں منتظر بیٹھی تھیں۔"

(الفضل مورخہ یکم فروری ۱۹۴۴ء مکاشفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

ان دو حوالوں سے ظاہر ہے کہ مصلح موعود کے لئے یہ ایک علامت مقرر تھی۔ کہ وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور اس کی تبلیغ کے ذریعہ دنیا بھر کی قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ اور خصوصاً ایسی قوموں تک حق و صداقت کا پیغام پہنچیگا۔ جو ابھی تک گویا کنواری ہیں۔ یعنے اسلام کے پیغام سے نابلد ہیں۔ اور حضرت مسیح ناصری کے کچھ عرصہ بعد سے بگڑ کر حقیقی توحید سے محروم ہو چکی ہیں۔

اب ان دو علامتوں کے ذریعہ جماعت کی ذمہ داری واضح ہے۔ جو یہ ہے کہ وہ اپنے امام کی ایسے رنگ میں نصرت کرے۔ کہ:۔

(۱) دین کو تمکنت اور مضبوطی حاصل ہو جائے۔

(۲) اسلام اور احمدیت کی موجودہ خوف کی حالت بدل کر امن اور ترقی کی حالت پیدا ہو جائے۔

(۳) اسلام کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچ جائے۔

(۴) دنیا بھر کی قوموں اور خصوصاً کنواری (یعنی Virgins) قوموں کا صداقت کے ساتھ رشتہ ملاکر اور ان کے اندر روح القدس کی تاثیر پہونچا کر انہیں سچے اسلام اور احمدیت کے جھنڈے کے نیچے لایا جائے۔

یہ وہ چار کام ہیں جنہیں سرانجام دے کر جماعت احمدیہ اپنے امام کے عظیم الشان مقاصد میں اس کا ہاتھ بٹا سکتی ہے۔ لیکن اگر خدانخواستہ وہ اس کام کی طرف سے غافل رہے۔ تو نہ تو اسے اپنے امام کا سچا متبع کہلانے کا حق ہے۔ اور نہ ہی امام کی واپسی پر اس کی خوشی حقیقی سمجھی جا سکتی ہے۔ پس میں ہر فرد جماعت سے دردمندانہ اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے احمدیت کے دعوے کو سچا ثابت کرتے ہوئے اسلام کی خدمت میں اس طرح لگ جائے۔ کہ گویا یہ سارا بوجھ اسی کے سر پر ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ خدمت صرف اسی صورت میں ہوسکتی ہے کہ (۱) جماعت کے دوست اپنے اندر حقیقی اصلاح پیدا کرکے اسلام کا کامل و مکمل نمونہ بننے کی کوشش کریں۔ تاکہ وہ اپنے نمونہ سے لوگوں کو صداقت کی طرف کھینچ سکیں۔ اور اندرونی اصلاح سے جماعت کو بھی مضبوطی اور ترقی حاصل ہو۔ (۲) وہ اسلام اور احمدیت کی خدمت کے لئے بڑھ چڑھ کر چندہ دیں۔ اور خصوصاً تحریک جدید کے چندے کی طرف توجہ دیں۔ کیونکہ اس وقت اسی چندہ سے بیرونی تبلیغ چل رہی ہے۔ اور قوموں کے برکت پانے کا رستہ کھل رہا ہے۔ (۳) وہ اپنی خداداد طاقتوں اور خداداد علم کو دین کے رستہ میں بے دریغ خرچ کریں۔ تاکہ مما رزقناھم ینفقون کا منشاء پورا ہو۔ (۴) وہ اپنی زندگیوں کو دین کی خدمت اور اسلام کی اشاعت کے لئے وقف کریں۔ تاکہ مجاہدوں کی فوج کے ذریعہ قلیل سے قلیل عرصہ میں اسلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہونچ جائے اور دنیا کی کنواری قومیں اسلام سے رشتہ جوڑیں۔ اور پھر (۵) وہ حضرت

خلیفۃ المسیح کی اطاعت کا کامل نمونہ دکھائیں۔ تاکہ ساری جماعت کی متحدہ طاقت ایک نقطہ پر جمع ہو جائے۔ اور کوئی گاڑی اپنی ذاتی کمزوری کی وجہ سے اپنے زبردست انجن کی رفتار کو دھیما نہ کر سکے۔

پس بے شک جماعت کے دوست حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی بخیریت اور بامراد اور کامیاب واپسی پر ظاہری خوشی بھی منائیں۔ کیونکہ ہماری شریعت نے دین و دنیا کی خوشیوں میں روح کے ساتھ جسم کا بھی حصہ رکھا ہے۔ لیکن حضور کا حقیقی خیر مقدم یقیناً ان پانچ باتوں پر عمل کرنے میں مضمر ہے۔ جو میں نے اوپر بیان کی ہیں۔ پس اے بھائیو اور اے بہنو! آؤ کہ ہم آج کے دن خدا کے ساتھ عہد کریں۔ ہاں وہ عہد جو عروۂ وثقیٰ کا حکم رکھتا ہو کہ ہم اپنے مالوں اور اپنے علموں اور اپنی طاقتوں اور اپنے جسموں اور اپنی روحوں اور اپنی اولادوں کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اطاعت اور آپ کے بتائے ہوئے پروگرام کو کامیاب بنانے میں بے دریغ خرچ کریں گے۔ تاکہ اسلام کا بول بالا ہو۔ اور دنیا کی کنواری قومیں اسلام کے ساتھ شادی رچا کر خدائے واحد کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائیں اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اے ہمارے آسمانی آقا تو ہمیں توفیق عطا کر کہ ہم تیرے دین کے وفادار خادم اور تیرے خلیفہ کے حقیقی فرمانبردار اور اسلام اور احمدیت کے سچے علم بردار ثابت ہوں۔ تاکہ جب ہماری واپسی کا وقت آئے تو تو ہم سے راضی ہو اور ہم تجھ سے راضی ہوں آمین یا ارحم الراحمین

اب مجھے صرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو مخاطب کر کے ایک لفظ کہنا ہے۔ اور وہ یہ کہ آپکی خلافت کے متعلق جس رنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خود آپ کی بشارتیں موجود ہیں۔ ان سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے بعد خلافت احمدیہ کا یہ دور ایک سنہری دور ہے۔ جو کثیر التعداد اور عظیم الشان برکتوں سے معمور ہے۔ اللہ تعالےٰ حضور کی صحت اور عمر اور کام میں خارق عادت برکت عطا کرے۔ تاکہ یہ سنہری دور لمبے سے لمبا ہو کر اسلام کی دائمی فتح اور عالمگیر غلبہ کے وقت کو قریب تر لے آئے اور حضور کے وجود باجود سے دنیا بھر کی قومیں برکت پائیں۔ اور حضور کی قیادت میں جماعت کا قدم ہر آن آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔ اور حضور کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے نئے احمدی بھی اسی پرانی شراب طہور سے سرشار ہوں۔ جس سے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ نے لذت پائی۔ تاکہ اٰخرین منھم کی مقدس جماعت کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہو جائے۔ آمین۔ ان قلبی جذبات کے ساتھ ہم حضور کو ایک لمبے اور دُور کے سفر سے مرکز میں واپس تشریف لانے پر نہایت مخلصانہ خوش آمدید کا ہدیہ پیش کرتے اور دل کی گہرائیوں سے کہتے ہیں کہ:- "

## حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی
### کا
## مکتوب گرامی

(نمبر ۸ کلب روڈ کوہاٹ)
شام ۶ ستمبر

برادرم مکرم شمس صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

ابھی تیسرے پہر کی ڈاک سے آپ کا خط ملا۔ لفافہ ارسال ہے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کس قدر تنگ وقت میں وصول ہوا ہے۔ اس وقت کیا لکھوں کیا کہوں؟ خود آپ کے لفافہ پر ہی ربوہ کی ۲ ستمبر کی مہر ہے۔

اس کے علاوہ اس معاملہ میں کہنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ مگر خود میری طبیعت ہی جس روز سے حضرت سیدنا بھائی صاحب کی علالت کی خبر لاہور میں اچانک پہونچی تھی اچھی نہیں رہتی۔ اکثر رات کی نیند تمام شب کے لئے اڑ جاتی ہے۔ ورنہ اس معاملہ میں میرے لئے کسی تحریک کی ضرورت نہ تھی۔ کچھ عجیب سا حال ہو دل بیچین رہتا ہے اس وقت جو دل سے نکلا "حاضر ہے"۔

**صد مبارک آ رہے ہیں آج وہ**
**روز و شب بے چین تھے جن کے لئے**
**آ گیا آخر خدا کے فضل سے**
**دن گنا کرتے تھے جس دن کے لئے**

فقط
مبارکہ بیگم

---

" اے آمدنت باعثِ آبادیٔ ما
دیر آمدۂ از رہِ دُور آمدۂ

**نوٹ**:- اصل پروگرام کے مطابق حضرت صاحب کی کراچی میں واپسی ۶ ستمبر بروز منگل مقرر تھی۔ مگر آخری وقت پر کسی ناگزیر تبدیلی کی وجہ سے حضور کراچی میں مقررہ وقت سے ایک دن پہلے ہی یعنے پیر کے روز پہونچ گئے۔ اس طرح اس سفر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ پیشگوئی بھی صادق آگئی۔ کہ "دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ"۔ کیونکہ ایک بابرکت سفر کا کامیاب اختتام یقیناً غیر معمولی طور پر مبارک ہوتا ہے۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

اسلام اور احمدیت کا ادنےٰ خادم
خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے تازہ سفر یورپ کے مختصر حالات

## دورانِ سفر میں آنے والی اطلاعات کی روشنی میں

(از مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

جس جہت سے بھی دیکھا جائے یہ سفر بہت مبارک رہا۔ اگر ایک طرف جسمانی لحاظ سے حضور با صحت ہو کر واپس تشریف لائے ہیں جو ہمارے لئے انتہائی خوشی کا باعث ہے تو دوسری طرف روحانی لحاظ سے حضور کے مقدس ہاتھوں سے یورپ میں اسلام کی فتح کی بنیاد رکھ دی گئی ہے اب کوئی نہیں جو اس فتح میں حائل ہو سکے۔ کوئی نہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت کے قائم ہونے میں روک بن سکے۔ یہ زمین و آسمان کے خدا کا فیصلہ ہے جو بہرحال پورا ہو کر رہے گا۔ اسلام غالب ہوگا اور دنیا کے تمام اکناف میں اس کا جھنڈا بڑی عزت اور شان کے ساتھ لہرائے گا۔ (انشاء اللہ)

### حضور کی علالت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر اس سال ۲۶ فروری بروز ہفتہ نماز مغرب کے بعد پونے سات بجے کے قریب بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا۔ اسی وقت ربوہ کی مختلف مساجد اور محلہ جات میں حضور کے لئے دعا کا اعلان کرایا گیا اور بیرونی جماعتوں کو تاروں کے ذریعہ اس واقعہ کی اطلاع دی گئی۔ ربوہ کی تمام آبادی نے ساری رات نوافل دعاؤں اور گریہ زاری میں گذاری اور صدقہ کے طور پر بکرے بھی ذبح کئے۔ بیرونی جماعتوں نے بھی اپنے اپنے مقام پر دعاؤں اور صدقات سے کام لیا۔

### لاہور کا سفر

۹ مارچ کو حضور بغرض علاج لاہور تشریف لے گئے اور ۱۶ مارچ کو ربوہ واپس آگئے۔

### یورپ جانے کا مشورہ

۱۳ مارچ کے الفضل میں حضور نے احباب جماعت کے نام پیغام شائع کرتے ہوئے اعلان فرمایا کہ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ میں اہل و عیال اور دفتری عملہ کو لے کر علاج کی غرض سے یورپ چلا جاؤں تاکہ اس مرض کی جلد روک تھام ہو سکے۔

### ربوہ سے روانگی

۲۳ مارچ کو حضور ربوہ سے بعزم یورپ لاہور تشریف لے گئے۔ اہالیان ربوہ نے پُرخلوص دعاؤں کے ساتھ حضور کو الوداع کہا۔ حضور نے قائم مقام امیر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو مقرر فرمایا۔

### لاہور سے کراچی کو روانگی

۲۶ مارچ کو حضور خیبر میل کے ذریعہ [illegible] کراچی تشریف لے گئے

### خیبر میل میں حضور کی دعاء

راستہ میں حضور نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرمائی کہ:-

"اے خدا ابھی دنیا تک تیرا قرآن صحیح طور پر نہیں پہنچا۔ اور قرآن کے بغیر نہ اسلام ہے نہ مسلمانوں کی زندگی۔ تو مجھے پھر سے توفیق بخش کہ میں قرآن کے بقیہ حصہ کی تفسیر کر دوں اور دنیا پھر ایک لمبے عرصہ کے لئے قرآن شریف کی واقف ہو جائے اور اس پر عامل ہو جائے اور اس کی عاشق ہو جائے۔" (الفضل ۱۰ اپریل)

### کراچی سے دمشق

۲۹-۳۰ اپریل کی درمیانی شب پونے دو بجے حضور کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز دمشق روانہ ہوئے اور ۳۰ اپریل کو صبح سات بجے دمشق پہنچ گئے۔ جہاں الحاج سید بدر الدین الحصنی کے مکان پر حضور نے قیام فرمایا۔ اس مخلص خاندان کے تمام مردوں عورتوں اور بچوں نے جس اخلاص کا مظاہرہ کیا اس کا ایک ہلکا سا اندازہ ان الفاظ سے ہو سکتا ہے جو حضور نے اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرمائے کہ:-

"جس محبت سے یہ سارا خاندان ہماری خدمت کر رہا ہے اس کی مثال پاکستان میں مشکل سے ملتی ہے۔"

(الفضل ۱۰ مئی)

### دمشق سے بیروت

۷ مئی کو حضور دمشق سے بیروت تشریف لے گئے۔ راستہ میں حضور نے بعلبک کے آثار قدیمہ ملاحظہ فرمائے۔

### بیروت سے جنیوا

۸ مئی کو بذریعہ ہوائی جہاز حضور بیروت سے جنیوا تشریف لے گئے۔ سوا آٹھ بجے شام کے قریب حضور بخیریت جنیوا پہنچ گئے۔ جہاں مکرم شیخ ناصر احمد صاحب اور بعض دوسرے دوست حضور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔

### جنیوا سے زیورک

اسی روز (یعنی ۸ مئی کو) حضور سوا نو بجے کی گاڑی پر معہ اہل و عیال زیورک روانہ ہو گئے۔

۹ مئی کو حضور نے بذریعہ تار مطلع فرمایا کہ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے اہل و عیال کے ساتھ بخیریت زیورک پہنچ گئے ہیں

### ڈاکٹری مشورہ اور مرض کی تشخیص

زیورک میں ڈاکٹر پروفیسر روزیر نے حضور کا متعدد بار معائنہ کیا۔ آخر تمام رپورٹوں کے مطالعہ کے بعد مشہور معالج ڈاکٹر واسیو نے اپنی تشخیص سے مطلع کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کا خون اور شریانیں اور باقی ہر چیز معمول کے مطابق پائی گئی ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ حضور بہت زیادہ آرام فرمائیں اور تقریریں مختصر کریں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ گذشتہ سال کے حملہ کے نتیجہ میں جو زخم لگا تھا وہ بے حد خطرناک تھا ایکسرے فوٹو سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ چاقو کی نوک گردن میں ٹوٹ گئی تھی جو اب بھی اندر ہی موجود ہے اور ریڑھ کی ہڈی کے قریب ہے۔ انہوں نے کہا اس حملہ سے امام جماعت احمدیہ کا بچ نکلنا ایک معجزانہ رنگ رکھتا ہے۔

۳۰ مئی کو حضور ڈاکٹر شمٹ ہومیو پیتھ سے مشورہ لینے کے لئے زیورک سے جنیوا تشریف لے گئے اور یکم جون کو واپس زیورک آگئے۔

### زیورک سے روانگی

زیورک میں ۳۰ روز قیام کرنے کے بعد حضور ۱۰ جون کو بذریعہ کار جنوبی سوئٹزرلینڈ کے مقام لوگانو کو روانہ ہو گئے۔ ۱۱ جون کو حضور اٹلی کے مشہور شہر وینس میں پہنچے۔ ۱۴ جون کو حضور وینس سے انسبرک (آسٹریا) تشریف لے گئے۔ ۱۵ جون کو حضور آسٹریا سے جرمنی تشریف لے گئے۔ ۶ بجے کے قریب حضور نیورمبرگ پہنچے جہاں چوہدری عبد اللطیف صاحب مبلغ جرمنی اور کئی اور مخلصین حضور کے استقبال کے لئے موجود تھے نیورمبرگ میں پندرہ مرد اور عورتیں احمدی نومسلم ہیں اور وہ سب کے سب اخلاص اور محبت سے سرشار ہیں۔ اس مقام پر حضور نے نومسلمین کے ساتھ جرمنی میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر تبادلہ خیالات بھی فرمایا۔

۱۷ جون کو حضور نیورمبرگ سے روانہ ہوئے اور ۱۸ جون کو پانچ بجے کے قریب ہیگ پہنچے۔ جہاں مقامی مبلغ مولوی غلام احمد صاحب بشیر اور مکرم محمد ابراہیم صاحب سماٹری اور کئی نومسلم دوست حضور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔

۱۹ تا ۲۴ جون حضور ہالینڈ میں قیام فرما رہے۔

۲۵ جون کو حضور بذریعہ ہوائی جہاز ہیمبرگ (جرمنی) تشریف لے گئے۔ حضور جرمن مشن کی کامیابی پر نہایت خوش ہوئے اور حضور نے چوہدری عبد اللطیف صاحب مبلغ جرمنی کو ان الفاظ میں خراج تحسین ادا کیا کہ:-

"جرمنی میں تمہاری کامیابی حیرت انگیز ہے اور معجزانہ رنگ رکھتی ہے"

(الفضل ۱۵ جولائی)

۲۹ جون کو حضور بذریعہ ہوائی جہاز پھر ہیگ واپس آگئے۔ جہاں سے روانہ ہو کر حضور ۳ جولائی کو لنڈن پہنچے۔ جہاں مکرم مولود احمد خان صاحب امام مسجد لنڈن اور مقامی جماعت کے تمام مخلصین نے حضور کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔

### لنڈن سے روانگی

لنڈن میں ایک ماہ ۲۴ دن قیام فرمانے کے بعد حضور ۲۶ جولائی کو لنڈن سے ربوہ کے لئے روانہ ہوئے اور ۲۷ اگست کو زیورک پہنچے۔ ڈاکٹر روزیر نے ۲۹ اگست کو حضور کا آخری معائنہ کیا۔ اور اس نے حضور کی صحت کو مکمل طور پر تسلی بخش قرار دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

### جماعت کے نام حضور کے پیغامات

یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس سفر میں پندرہ[15] پیغامات مختلف اوقات میں جماعت احمدیہ کے نام بھجوائے ہیں۔

پہلے پیغام کا خلاصہ یہ تھا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ میری نگرانی میں اسلام کی فتح کا دن دیکھو تو دعاؤں اور قربانیوں میں لگ جاؤ۔

دوسرے پیغام کا خلاصہ یہ تھا کہ مکمل آرام کے لئے احباب مجھ سے تعاون فرمائیں اور دعاؤں سے کام لیں۔

تیسرے پیغام میں حضور نے جماعت کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہوئے دعا فرمائی کہ:۔

"اے میرے خدا جو میرا حقیقی باپ اور آسمانی باپ ہے مجھے اپنے بچوں کی فکر نہیں کہ وہ یتیم رہ جائیں گے مجھے اس کی فکر ہے کہ وہ جماعت جو سینکڑوں سال کے بعد تیرے مامور نے بنائی تھی وہ یتیم رہ جائے گی۔ اگر تو مجھے یہ تسلی دلا دے کہ ان کے یتیم کا میں انتظام کر دوں گا تو پھر میری یہ تکلیف کی گھڑیاں سہل ہو جائیں گی . . . . .

اے میرے وفادار آقا میں تجھے تیری ہی وفاداری کی قسم دیتا ہوں۔ ان کمزوروں نے اپنی کمزوریوں کے باوجود تجھ سے وفاداری کی۔ تو طاقتور ہوتے ہوئے ان سے بے وفائی نہ کیجیو کہ یہ بات تیری شان کے شایاں نہیں اور تیری پاکیزہ صفات کے مطابق نہیں۔ میں ان لوگوں کو تیری امانت میں دیتا ہوں۔ اے سب امینوں سے بڑے امین تو اس امانت میں خیانت نہ کیجیو اور اس امانت کو پوری وفاداری کے ساتھ سنبھال کر رکھیو"

چوتھے پیغام میں حضور نے جماعت کو نصیحت فرمائی کہ جماعت میں فتنہ پھیلانے والی بات اگر کسی عزیز ترین وجود سے بھی ظاہر ہو تو اس کا مقابلہ کیا جائے۔

پانچواں پیغام حضور نے مجلس شوریٰ کے موقعہ پر ارسال فرمایا اور لکھا کہ:۔

"میری بیماری کا موجب وہ محنت بھی تھی جو تحریک اور انجمن کے بجٹوں کو ٹھیک کرنے کے لئے مجھے کرنی پڑی۔ میں تو بیمار ہو گیا مگر میری محنت کئی سال تک آمد و خرچ کے توازن کو ٹھیک کر دے گی"

چھٹے پیغام میں حضور نے دوستوں سے ارشاد فرمایا کہ دعا کریں میری صحت بہتر ہو جائے اور میں تفسیر القرآن کا کام مکمل کر سکوں۔

ساتویں پیغام میں حضور نے فرمایا کہ میں اپنے خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے ہوائی سفر کو ترجیح دیتا ہوں۔

آٹھویں پیغام میں حضور نے یہ خوشخبری دی کہ کل میں نے ظہر اور عصر کی نمازیں جماعت سے پڑھائی ہیں اور جمعہ کو خطبہ بھی دیا ہے۔

نویں پیغام میں حضور نے بعض منافقین کے الزامات کا جواب دیا اور انہیں تنبیہہ کی کہ وہ اپنی اصلاح کریں۔

دسویں پیغام میں حضور نے یورپ میں تبلیغ اسلام کو وسیع کرنے کے لئے ایک اہم کانفرنس کے انعقاد کی تجویز کی اور ارشاد فرمایا کہ:۔

"میرا ارادہ ہے کہ میں یورپ اور امریکہ کے تمام مبلغین کو اکٹھا کر کے تصفیہ زمین کو پرسر زمین طے کرنے کی کوشش کروں"

گیارھویں پیغام میں حضور نے اس امر پر خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ جماعت نے حضور کو فکر سے بچانے کی کوشش کی ہے۔

بارھواں پیغام حضور نے عید الفطر کے موقع پر ارسال فرمایا اور لکھا کہ پاکستان اور دنیا کے تمام احمدیوں کو عید مبارک ہو۔

تیرھویں پیغام میں حضور نے زیورک کے ڈاکٹری معائنہ کے نتیجہ سے اطلاع دی اور ارشاد فرمایا کہ:

"میرا مکمل آرام دوستوں کے ہاتھ میں ہے"

چودھویں پیغام میں حضور نے چودھری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کے متعلق اظہار خوشنودی کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں میرے لئے اس بیماری میں فرشتہ رحمت بنا دیا ہے۔

پندرھواں پیغام حضور نے عید الاضحیہ کے موقعہ پر بھیجا اور اسلام کی فتح کے لئے احباب کو دعائیں کرنے کی تلقین فرمائی۔

## حضور کے خطباتِ جمعہ

اس سفر کے دوران میں حضور نے جو خطبات ارشاد فرمائے ان میں سے دس خطبات اس وقت تک الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ یہ خطبات حضور نے کراچی۔ زیورک۔ ہیگ اور لنڈن میں پڑھے۔ ان خطبات میں اور مضامین کے علاوہ حضور نے اس امر پر خصوصیت سے روشنی ڈالی ہے کہ کمیونزم سے مقابلہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں کیا کیا اصول بیان فرمائے ہیں۔

## حضور کے رؤیا و کشوف

سفر کے دوران میں حضور نے آٹھ رؤیا و کشوف دیکھے جو الفضل کی مختلف اشاعتوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس ضمن میں یہ امر خصوصیت سے قابل ذکر ہے کہ رمضان المبارک کے اختتام پر جب ربوہ میں حضور کی صحت کے لئے انتہائی کرب و اضطراب کے ساتھ دعائیں کی گئیں اور مومنین کی دعاؤں نے عرش کو ہلا دیا۔ تو ہزاروں میل دور اللہ تعالیٰ نے یہی نظارہ زیورک میں حضور کو دکھا دیا۔ چنانچہ حضور نے لکھا:۔

"میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ہزاروں ہزار آدمی جماعت کے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہیں اور میرے لئے دعا کر رہے ہیں۔ وہ اتنا دردناک نظارہ تھا کہ اس سے میرا دل دہل گیا" (الفضل ۱۴ جون)

## حضور کے مکتوبات

اس سفر کے دوران میں حضور نے جو مکتوبات تحریر فرمائے ان میں صرف چھ مکتوب الفضل میں شائع ہوئے ہیں اور بیسیوں خطوط ایسے ہیں جو شائع نہیں ہوئے۔ شائع ہونے والے خطوط میں سے ایک سیٹھ عبد اللہ بھائی کے نام خط ہے۔ ایک جماعت احمدیہ مشرقی بنگال کے نام مکتوب ہے دو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے نام ہیں۔ ایک انور صاحب کے نام ہے اور ایک مولوی غلام احمد صاحب بشیر مبلغ ہالینڈ کے نام ہے

## حضور کے اعلانات

دوران سفر میں پیش آنے والے اہم معاملات کے متعلق حضور نے جو اعلانات فرمائے ان کی تعداد آٹھ ہے۔ آخری اعلان حضور نے یہ فرمایا کہ چونکہ ڈاکٹروں نے مجھے مکمل طور پر آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ اس لئے جب تک ڈاکٹر مجھے کام شروع کرنے کا مشورہ نہ دیں اس وقت تک صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور کراچی کو میری بجائے کام کرنے کا اختیار ہوگا

## حضور کے لیکچر

طبیعت کی ناسازی اور کمزوری کے باوجود حضور نے اس سفر میں پانچ اہم تقاریر فرمائیں

(۱) ۲۱ مئی کو حضور نے سوئٹزرلینڈ کے احمدی احباب سے ایک دلنواز انداز میں خطاب فرمایا کہ:

"خدا تعالیٰ نے تمہیں میرا روحانی فرزند بنایا ہے۔ اس لئے تم سے میری محبت کا رشتہ دنیوی بیٹوں سے زیادہ مضبوط ہے"

(۲) ۲۷ جون کو حضور نے ہیمبرگ (جرمنی) میں ایک دعوت استقبالیہ میں اسلام اور مرکز اسلام ربوہ کی ترقی کے متعلق ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔

(۳) ۲۹ جون کو حضور نے ہیگ میں ایک دعوت استقبالیہ کے موقعہ پر تقریر کی جس میں ڈیڑھ صد کے قریب مقامی معززین کو مدعو کیا گیا تھا۔

(۴) ۲۳ اگست کو لنڈن میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک عظیم الشان دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں حضور نے بھی تقریر فرمائی اور توجہ دلائی کہ مادی اسباب کی بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے سے ہی حقیقی امن قائم ہو سکتا ہے

(۵) ۲۸ اگست کو زیورک میں ایک دعوت استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں حضور نے بھی شرکت فرمائی اور لوگوں کو یقین دلایا کہ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے جبکہ مغربی اقوام اسلام کو قبول کریں گی۔

## حضور کی تبلیغی سرگرمیاں

یہ امر واضح ہے کہ حضور کا یہ سفر کلیۃً علاج کی غرض سے تھا۔ اور ڈاکٹروں کا مشورہ تھا کہ حضور مکمل آرام فرمائیں۔ مگر حضور کے قلب اطہر میں اسلام کی اشاعت کا جو غیر معمولی جوش ہے اس نے حضور کو ایسا بے تاب رکھا کہ اس سفر کے کسی مرحلہ میں بھی حضور نے اس مقدس فریضہ کو نظر انداز نہیں کیا۔

ابھی حضور کو بیمار ہوئے چند دن ہی ہوئے تھے کہ حضور نے اعلان فرمایا:

"ڈاکٹروں کے خیال میں مجھے کسی چیز کے متعلق سوچنا نہیں چاہیئے اور ابھی میرے سامنے تفسیر قرآن کا بہت بڑا کام پڑا ہے" (الفضل ۱۳ مارچ)

پھر کراچی جا رہے ہیں ریل پر سوار ہیں اور فرماتے ہیں:۔

"ایک سورۃ میرے دماغ میں آئی جس کے بعض حصے لوگوں سے اب تک حل نہیں ہو سکے تھے۔ اور باوجود بیماری کے اس سورۃ کی شرح اور بسط میں نے کرنی شروع کی اور وہ تفسیر عمدگی کے ساتھ حل ہونی شروع ہو گئی" (الفضل ۱۰ اپریل)

اسی طرح کراچی سے حضور نے پیغام بھجوایا:

"احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کو بابرکت کرے اور میری صحت بہتر ہو جائے اور میں تفسیر القرآن کا کام مکمل کر سکوں" (الفضل ۱۶ مارچ)

پھر حضور نے ایک اور پیغام میں یورپ اور امریکہ کے تمام مبلغین کی کانفرنس منعقد کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا اور دعا کی کہ:

"اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگیوں میں اسلام کی فتح کا دن دیکھنا نصیب کرے۔"

(الفضل ۲۷ اپریل)

غرض ہر مرحلہ پر اسلام اور احمدیت کی اشاعت کا فکر حضور کے دامنگیر رہا۔ چنانچہ باوجود اس کے کہ حضور محض علاج کے لئے یورپ تشریف لے گئے تھے حضور نے مختلف مواقع پر اسلام کی نہایت احسن طور پر اشاعت کی اور اس کی برکات کو مغربی اقوام پر ظاہر کیا۔ اس کی تفصیل ذیل کے چند واقعات سے ظاہر ہے۔

۱۵ مئی کو مبلغ جرمنی چودھری عبداللطیف صاحب جرمنی سے اور مشرقی افریقہ کے نومسلم مسٹر لاسن لنڈن سے حضور کی زیارت کے لئے زیورچ آئے۔ اور حضور نے ان سے مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کو کامیاب بنانے کے موضوع پر تبادلہ خیالات فرمایا۔ (الفضل ۱۸ مئی)

۴ جون کو حضور نے زیورچ کے احمدیہ مشن ہاؤس کا معائنہ فرمایا۔ اور اس کے بعد رجسٹر میں اپنے دست مبارک سے یہ تحریر فرمایا کہ خدا تعالیٰ سوئٹزرلینڈ کے باشندوں کی اپنے دین کی طرف رہنمائی فرمائے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔

۵ جون کو حضور نے سوئٹزرلینڈ کے احمدی احباب سے خطاب کیا اور فرمایا۔ بے شک یہ ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ لیکن اگر تم اللہ تعالیٰ کی ہدایات پر عمل کروگے تو بڑے بڑے ملک تم پر رشک کریں گے۔

۶ جون کو زیورچ کے ایک مشہور اخبار کے ایڈیٹر حضور کی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ اور انہوں نے مختلف مسائل پر حضور سے تبادلہ خیالات کیا۔

۸ جون کو سوئس ٹیلی ویژن کے ذریعہ حضور کا ایک انٹرویو نشر ہوا۔ حضور نے سفر یورپ کی غرض۔ رمضان المبارک کی اہمیت، جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور اس کی ضرورت سے متعلق مختلف سوالات کے جوابات دیئے۔ اس طرح سوئٹزرلینڈ کے لوگوں نے ٹیلی ویژن پر حضور کی زیارت کی اور حضور کو اسلام کے مفہوم اور اس کی اہمیت پر گفتگو فرماتے ہوئے سنا۔

۲۲ تا ۲۴ جولائی لنڈن میں یورپ کے مبلغین اسلام کی وہ تاریخی کانفرنس حضور کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس کے انعقاد کا فیصلہ حضور آغاز سفر میں ہی فرما چکے تھے اس کانفرنس میں امریکہ، مغربی افریقہ اور یورپ کے قریباً تمام اہم ممالک میں متعین احمدی مبلغین شامل ہوئے۔ حضور نے تینوں روز ہر اجلاس میں کئی کئی گھنٹے تک شمولیت فرمائی۔ کانفرنس میں تمام مشنوں کی رپورٹوں پر سیر حاصل بحث کی گئی۔ مغربی ممالک میں اسلام کے پیغام کو جلد سے جلد پہنچانے کی تجاویز کے علاوہ تمام دنیا میں وسیع پیمانہ پر اسلامی لٹریچر کی اشاعت۔ بعض نئے مقامات میں مساجد کی تعمیر۔ نئے مشنوں کے قیام اور موجود مشنوں کی توسیع کے متعلق بھی غور و خوض کیا گیا۔ چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بھی اس بحث میں حصہ لیا۔ کانفرنس کے اختتام پر تمام مبلغین اور نمائندگان نے اسلام کی خدمت کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کرنے کا ازسرنو عہد کیا۔

۳۰ جون کو حضور نے عید الاضحیہ کی نماز پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس تقریب میں پانچ سو مہمانوں نے شرکت کی جن میں لنڈن کے میئر۔ متعدد ممالک کے سفراء اور بعض دیگر اہم شخصیتیں بھی شامل تھیں۔

۴ اگست کو انگلستان کے ایک موقر ماہنامہ ایسٹرن ورلڈ کے ایڈیٹر حضور کی ملاقات کے لئے آئے۔ اور حضور قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک انہیں جماعت کے حالات بتاتے رہے۔ جن کو سن کر وہ حد درجہ متأثر ہوئے۔

## جماعت احمدیہ نائیجیریا کی عقیدت

۴ اگست کو جماعت احمدیہ نائیجیریا (مغربی افریقہ) کے ایک نمائندہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اپنے جذبات اخلاص کا نہایت والہانہ رنگ میں حضور کی خدمت میں اظہار کیا۔ اس کے بعد محترم نسیم سیفی صاحب نے جماعت نائیجیریا کا مکتوب حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ جس میں یہ بھی ذکر تھا کہ جماعت نائیجیریا کی بنی ہوئی ایک چھڑی حضور کی خدمت میں پیش کرتی ہے اور درخواست کرتی ہے کہ حضور جماعت احمدیہ نائیجیریا کو اپنی چھڑی مستقل طور پر عنایت فرمائیں تاکہ جماعت حضور کی اس یادگار کو محفوظ رکھ سکے۔ حضور نے ان کی درخواست کو قبول فرماتے ہوئے اسی وقت اپنی چھڑی مرحمت فرما دی۔

## نومبائعین

یہ امر انتہائی مسرت انگیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس تھوڑے عرصہ میں چار اہم شخصیتوں کو حضور کے ذریعہ اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ چنانچہ

۸ جون کو یوگوسلاویہ کا ایک باشندہ حضور کے دست مبارک پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوا۔

۲۶ جون کو جرمنی کے ایک مشہور مستشرق نے ہیمبرگ میں حضور کے ہاتھ پر بیعت کی۔

۲۷ جولائی کو مالٹا کے ایک انجینئر نے جو لنڈن میں مقیم ہیں حضور کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا۔

۱۱ اگست کو ایک سوئس دوست حضور کی بیعت کر کے اسلام میں داخل ہوئے۔

## مبارک سفر

غرض جس جہت سے بھی دیکھا جائے یہ سفر بہت مبارک رہا۔ اگر ایک طرف جسمانی لحاظ سے حضور با صحت ہوکر واپس تشریف لائے ہیں جو ہمارے لئے انتہائی خوشی کا باعث ہے تو دوسری طرف روحانی لحاظ سے حضور کے مقدس ہاتھوں سے یورپ میں اسلام کی فتح کی بنیاد رکھ دی گئی ہے اب کوئی نہیں جو اس فتح میں حائل ہو سکے۔ کوئی نہیں جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت کے قائم ہونے میں روک بن سکے یہ زمین و آسمان کے خدا کا فیصلہ ہے جو بہرحال پورا ہوکر رہے گا۔ اسلام غالب ہوگا اور دنیا کے تمام اکناف میں اس کا جھنڈا بڑی عزت اور شان کے ساتھ لہرائے گا۔

## دلوں میں پھر ہوئی بیدار زندگی کی کرن

(جناب اختر صاحب گوبندپوری)

زہے نصیب کہ آنکھوں نے پھر طواف کیا
خلوصِ روح سے عظمت کا اعتراف کیا
دلوں میں پھر ہوئی بیدار زندگی کی کرن
رُخِ حضور سے چمکی خود آگہی کی کرن

وہ فاصلے جو ستاتے تھے چشمِ مضطر کو
وہ دُوریاں جو جلاتی تھیں قلبِ اختر کو
خوشا نصیب سکونِ حیات اُن کو ملا
حضورِ پاک کا پھر التفات اُن کو مِلا

عقیدتوں کی زبانوں پہ حمد جاری ہے
بلند بامِ فلک سے نظر ہماری ہے
اُداس چہروں پہ پھر سے شگفتگی آئی
زیارتِ رُخِ انور سے تازگی آئی

ہوئی ہے وسعتِ احباب فیضِ حضرت سے[1]
ملی ہے پستیٔ انساں حسین عظمت سے

[1] سفر یورپ میں حضور اقدس کے دست مبارک پر اسلام قبول کرنے والے ابشن سیر انسانوں کی طرف اشارہ ہے۔ (اختر)

## درخواست دعاء

میرے لڑکے محمد رفیق اور لڑکی رشیدہ کی صحت عموماً خراب رہتی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ کے ساتھ درازی عمر عطا فرمائے اور ہر حال میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ اور احمدیت کے یہ حقیقی خادم ثابت ہوں۔ آمین ثم آمین

(محمد یعقوب کاتب ربوہ)

# حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے سفر یورپ کی آسمانی غرض

## قضیۂ زمین برسرِ زمین طے ہو جانے کے بعد ہماری ذمہ داریوں کی نوعیت میں اہم تبدیلی

امیر المومنین! ہم حضور کو دل سے خوش آمدید کہنے کے ساتھ ساتھ ان نئی ذمہ داریوں کو بھی خوش آمدید کہتے ہیں جو حضور کے سفر یورپ کی آسمانی غرض کے پیش نظر ہم پر عائد ہوتی ہیں ہم عہد کرتے ہیں۔ کہ ہم حق و باطل کی اس فیصلہ کن رزم آرائی میں جس کا سرزمین یورپ میں حضور نے آغاز فرمایا ہے۔ اپنے آپکو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فاتح سپاہی ثابت کرنے کی پوری کوشش کرینگے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم کو اور ہماری نسلوں کو ہمیشہ اپنے مقبول بندوں میں شامل کرنے کے شرف سے نوازتا رہے۔

— مسعود احمد —

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بظاہر حالات علاج کی غرض سے یورپ کا سفر اختیار کیا تھا۔ لیکن جیسا کہ واقعات نے ثابت کر دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی مشیت حضور کو بیماری کے ایک شدید حملے کے بعد علاج کی غرض سے یورپ پہنچا کر وہاں تبلیغ اسلام کے حق میں ایک نئی فضا پیدا کرنا چاہتی تھی۔ ایک ایسی فضاء کہ جو حق و باطل کے اس معرکہ کو جو ۱۹۲۴ء کے سفر یورپ کے بعد خود حضور ہی کے ہاتھوں شروع ہوا تھا۔ ایک فیصلہ کن مرحلے میں داخل کر دے۔ اگر اللہ تعالےٰ کی مشیت یہ نہ ہوتی۔ تو عین بیماری کی حالت میں ہی کہ جب حضور اپنے خیالات کو پوری طرح مجتمع کرنے کے قابل بھی نہ تھے، حضور یورپ میں اپنے متوقع قیام کے دوران معرکہ کفر و اسلام کے سلسلے میں قضیۂ زمین کو برسر زمین طے کرنے کی سکیم کیسے بنا سکتے تھے۔ بیماری کے حملے پر ابھی دو ماہ بھی نہ گزرے تھے۔ کہ الٰہی تصرف کے تحت حضور کے ذہن میں ایک نہایت مبارک خیال پیدا ہوا۔ یعنی یہ کہ یورپ میں علاج تو ہوگا ہی کیوں نہ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہاں معرکہ کفر و اسلام کے اثرات کا جائزہ لے کر اسلام کی آخری فتح اور باطل کی عبرتناک شکست کے قضیہ کو وہیں طے کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس آسمانی القاء کے فوراً بعد حضور نے احباب جماعت کے نام

اسی روز کراچی سے ایک پیغام الفضل میں اشاعت کے لئے ارسال فرمایا۔ حضور اس میں تحریر فرماتے ہیں:-

”آج میں نے یورپ کی تبلیغ پر بھی غور کیا۔ اور مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یقین ہے کہ میں خیریت سے وہاں پہنچا۔ تو یورپ کی تبلیغ میں نمایاں تبدیلی ہو جائے گی۔ ۱۹۲۴ء میں جب میں نے سفر کیا۔ تو گو میں نوجوان تھا اور مضبوط تھا۔ مگر اتنا تجربہ کار نہیں تھا۔ لیکن اب گو کمزور اور ناتوان ہوں لیکن خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک وسیع تجربہ میری پشت پر ہے اور میرا دماغ بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے تھوڑا بہت کام کرنے لگ گیا ہے خدا تعالےٰ مدد فرمائے۔ تو انشاء اللہ برکت اور رحمت اور فضل کے دروازے کھلیں گے۔ اور اسلام ترقی کی طرف قدم بڑھائے گا انشاء اللہ۔ انشاء اللہ۔ انشاء اللہ۔

اے خدا ایسا ہی ہو۔ تیرا دین پھر اپنی جگہ حاصل کرلے۔ اور کفر پھر غار میں اپنا سر چھپا لے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں یورپ اور امریکہ کے مبلغین کو اکٹھا کر کے قضیۂ زمین کو برسر زمین طے کرنے کی کوشش کروں۔ مگر اب منزلِ مقصود کے درمیان ایک بہت بڑا سمندر حائل ہے۔ جس کو پار کروانا محض اللہ تعالےٰ کے فضل پر مبنی ہے۔

کیا تعجب ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنی زندگیوں میں اسلام کی فتح کا دن دیکھنا نصیب کر دے۔ اور ہماری موتیں ہماری پیدائشوں سے زیادہ مبارک ہوں۔ اور کامیابی ہمارے قدم چومے اور ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فاتح جرنیل بن جائیں اور قیامت کے دن تمام دنیا کی حکومت کی کنجیاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں رکھنے کا فخر حاصل کریں۔

**اپنے فرض کو سمجھو اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وفادار سپاہیوں کی طرح کفر کے مقابلے کے لئے تیار ہو جاؤ۔**

**خدا تعالےٰ تمہارے ساتھ ہو۔ اور تمہارے خاندان کی زندگیوں کو بابرکت بنائے**

**آمین اللّٰھم آمین۔**

(الفضل ۲۶ اپریل ۱۹۵۵ء)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس پیغام سے جو بلاشبہ خاص الٰہی تصرف اور القاء کے تحت لکھا گیا تھا حضور کے سفر یورپ کی آسمانی غرض پوری طرح واضح ہو جاتی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور کو اللہ تعالےٰ محض علاج کرانے کے لئے یورپ نہیں لے گیا تھا۔ بلکہ یہ طویل سفر حضور نے اسلئے اختیار فرمایا کہ تا تبلیغ اسلام کی وہ مہم جو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۹۲۴ء کے سفر یورپ کے بعد شروع فرمائی تھی اپنے انجام کو پہنچے اور وہ پھل حاصل ہو جس کے پیش نظر سفر اول کے دوران سرزمین یورپ میں تبلیغ اسلام کا بیج بویا گیا تھا۔

یورپ کے موجودہ سفر میں ہم نے الٰہی نصرت اور تائید ایزدی کا ایک عظیم الشان نشان اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ قدرت ثانی کا مظہر خدا کا برحق خلیفہ جو مصلح موعود کی مہتم بالشان پیشگوئی کا مصداق بنا کر بھیجا گیا ہے اپنے ارشادات کے بموجب ایک بہت بڑے سمندر کو جو راہ میں حائل تھا پار کرتا ہوا منزل مقصود پر پہنچا۔ اور اس نے فی الواقعہ قضیۂ زمین کو برسر زمین طے کر کے ہم پر حجت تمام کر دی کہ اب ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وفادار سپاہیوں کی طرح اپنے آپ کو باطل کے مقابلے کے لئے تیار کرلیں۔ ۲۲ جولائی کو حضور نے لندن میں افریقہ، یورپ اور امریکہ کے مبلغین اسلام کی جو کانفرنس منعقد کی اور اس میں حضور کے زیر ہدایت و زیر نگرانی ان بر اعظموں میں اسلام کے غلبہ کے لئے جو سکیم تیار کی گئی۔ وہ اسلام اور احمدیت کی تاریخ میں ایک سنہری باب کی حیثیت رکھتی ہے

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو دل سے خوش آمدید کہنے کا حق اسی طرح ادا ہو سکتا ہے۔ کہ ہم اپنی ذمہ داریوں میں تبدیلی کی نوعیت کے مطابق اپنی زندگیوں میں بھی تبدیلی پیدا کریں۔ تا حضور کے سفر یورپ کی آسمانی غرض پوری ہو۔ اور ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وفادار سپاہی ثابت ہو کر اللہ تعالےٰ کے نزدیک سرخرو ٹھہریں۔ زندگیوں میں یہی تبدیلی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا اصل خیر مقدم ہے۔ اور یہی وہ عملی خوش آمدید ہے۔ جو حضور کی خوشنودی کا باعث ہو کر خود ہمارے لئے سرمایہ افتخار بن سکتی ہے

وہ اسلام کے آگے بڑھنے اور دیارِ کفر پر چھا جانے کے حق میں اس آخری ہلّہ کا پیش خیمہ ہے۔ کہ جس کی فیصلہ کن رزم آرائی فتح کے نقارہ پر منتج ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ الٰہی فیصلے کے مطابق سرزمینِ یورپ میں فتح کا نقارہ بجے گا اور ضرور بجے گا۔ اب اس پر چوٹ پڑنے کا وقت قریب آگیا ہے۔ دیر صرف اس بات کی ہے۔ کہ ہم آگے بڑھیں۔ اور اس آخری ہلّہ کو کامیاب بنانے میں اپنا سب کچھ لگا کر اپنے آپ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فاتح جرنیل ثابت کر دکھائیں۔

خدا کا برحق خلیفہ ایک رنگ میں اس آخری ہلّہ کا آغاز کر کے اور صحت وعافیت سے ہمکنار ہو کر ہمارے درمیان پھر واپس آیا ہے۔ کہ تا ہمیں یورپ امریکہ اور افریقہ میں فیصلہ کن رزم آرائی کے لئے بیدار کرے۔ آج ہم دل و جان کے ساتھ اس کا استقبال کرنے میں مصروف ہیں۔ اور ہماری روح مسرت و انبساط کی گرمجوشی سے گداز ہو کر آستانۂ الوہیت پر سجدہ ریز ہو رہی ہے، کہ اس نے ہمارے امام ہمام کو اپنے فضل سے پھر صحت عطا فرمائی ہے۔ اور ہم شرفِ دید سے سرفراز ہو کر پھر شادکام ہوئے ہیں۔ استقبال کے لئے ہمارے دلوں میں جوش اور تڑپ کا یہ جذبہ ایک طبعی تقاضا کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اس موقع پر ہمارا خوش ہونا بلاشبہ ایک فطری اور قدرتی امر ہے۔ لیکن سفر یورپ کی آسمانی غرض کے پیش نظر حقیقی استقبال اور دلی خیر مقدم اس امر کا مقتضی ہے۔ کہ ہم حضور کی باصحت اور کامیاب و بامراد مراجعت پر حضور ایدہ اللہ کو خوش آمدید کہنے کے ساتھ ساتھ اپنی ذمہ داریوں کی نوعیت میں تبدیلی کا بھی خیر مقدم کریں۔ اور عہد کریں کہ آئندہ ہم اپنی ہر حرکت و سکون پر ایک ایسا انقلاب وارد کریں گے۔ کہ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وفادار سپاہیوں اور فتح نصیب جرنیلوں کے عمل و کردار کے شایانِ شان ہو۔

یورپ کے سفرِ اول کے وقت حضور ایدہ اللہ "جوان تھے اور مضبوط تھے۔" اس سفر کے بعد حضور نے تبلیغ اسلام کی جس منظم مہم کی بنیاد ڈالی تھی، اس کا بوجھ حضور نے تنِ تنہا خود اپنے کندھوں پر اٹھایا۔ اور ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق "ان کی نارمل صلاحیتوں سے ڈیڑھ سو گنا زیادہ مشقت اٹھا کر اس ننھے سے بیج کی بڑی جانفشانی اور دلسوزی کے ساتھ آبیاری فرمائی۔ اور خونِ جگر سے اس کی نشوونما کا سامان مہیا کیا۔ اب جبکہ تبلیغ اسلام کا پودا ایک تناور درخت کی شکل اختیار کرنے لگا ہے، اور اس کی اس طور پر نگہداشت کرنی ہے۔ کہ وہ اس قدر پھلے پھولے۔ کہ سرزمین مغرب اس کے ثمراتِ حسنہ سے بھرپور ہو جائے۔ تو وہی باغبان جس نے اپنی ہمت و توانائی کے زمانے میں تنِ تنہا اس کی آبیاری کی تھی! انتھک محنت اور مشقت اٹھانے کے باعث، بہ تقاضائے بشری جسمانی لحاظ سے اپنے آپ کو "کمزور اور ناتوان" محسوس کرنے پر مجبور ہے۔ ایسی حالت میں ہمارا اولین فرض یہ ہے۔ کہ ہم اپنی کمر ہمت کس لیں۔ اور اپنی خداداد توانائیوں کو دین کی راہ میں اس طرح کام میں لائیں۔ کہ ہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست و بازو کی حیثیت اختیار کر لیں۔ یقیناً ہماری زندگیوں میں اس خوشکن تبدیلی سے حضور تبلیغ اسلام کے وسیع تجربہ کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو پہلے کی طرح ہی "جوان اور مضبوط" محسوس کریں گے۔ اور جب یہ دونوں چیزیں اکٹھی ہو جائیں گی۔ تو پھر قضیۂ زمین برسرِ زمین طے کرنے کے بعد حضور نے مغرب میں اسلام کی فتح عظیم کی جو سکیم تیار کی ہے۔ وہ بروئے کار آ کر اسلام کی آخری اور مکمل فتح کے دن کو قریب سے قریب تر لے آئیگی۔ اور کیا تعجب ہے۔ کہ فتح مبین کا وہ مبارک دن ہمیں اپنی زندگیوں میں ہی دیکھنا نصیب ہو جائے۔

پس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دل سے خوش آمدید کہنے کا حق اسی طرح ادا ہو سکتا ہے۔ کہ ہم اپنی ذمہ داریوں میں تبدیلی کی نوعیت کے مطابق اپنی زندگیوں میں بھی تبدیلی پیدا کریں۔ تا حضور کے سفر یورپ کی آسمانی غرض پوری ہو۔ اور ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وفادار سپاہی ثابت ہو کر اللہ تعالیٰ کے نزدیک سرخرو ٹھہریں۔ زندگیوں میں یہی تبدیلی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اصل خیر مقدم ہے۔ اور یہی وہ عملی خوش آمدید ہے۔ جو حضور کی خوشنودی کا باعث ہو کر خود ہمارے لئے سرمایۂ افتخار بن سکتی ہے۔ اب تک ہم نے مجموعی طور پر دین کی راہ میں جو قربانی کی ہے۔ یا جو مشقت اٹھانے کی زحمت گوارا کی ہے۔ اس میں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذاتی قربانی اور محنت و جانفشانی میں رائی اور پہاڑ کی بھی تو نسبت نہیں۔ ہماری اپنی قربانیوں پر لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کی مثل صادق آتی ہے۔ اب جبکہ حضور نے قضیۂ زمین برسرِ زمین طے فرما کر سرزمینِ مغرب میں تبلیغ اسلام کی ایک فیصلہ کن مہم کا آغاز فرما دیا ہے۔ ہم محض لہو لگا کر شہیدوں میں شامل نہیں ہو سکتے۔ اب وقت کی اہم ترین ضرورت ہمارا اپنے آپ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فاتح جرنیل ثابت کرنا ہے۔ اپنے عمل سے اس امر کا ثبوت بہم پہنچانا ہی حضور ایدہ اللہ کا اصل اور حقیقی خیر مقدم ہے۔ پس آؤ ہم اسی جذبہ اور عزم کے ساتھ سفر یورپ سے باصحت اور کامیاب و بامراد واپسی پر اپنے امام ہمام کا خیر مقدم کریں کہ:

※ امیر المومنین! ہم آپ کو خوش آمدید کہنے کے ساتھ ساتھ ان نئی ذمہ داریوں کو بھی خوش آمدید کہتے ہیں۔ جو آپ کے سفرِ یورپ کی آسمانی غرض کے پیش نظر ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ ہم حق و باطل کی اس فیصلہ کن رزم آرائی میں جس کا سرزمینِ یورپ پر آپ نے آغاز فرمایا ہے۔ اپنے آپ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فاتح سپاہی ثابت کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔

ہماری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما کر ہم کو اور ہماری نسلوں کو ہمیشہ اپنے مقبول بندوں میں شامل رہنے کے شرف سے نوازتا رہے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

# اَھْلاً وَّسَھْلاً وَّمَرْحَبا

از مکرم عبد المنان صاحب ناہید

دل نے فرقت کی بڑی سختی سہی — گو زباں نے تو نہیں کچھ بھی کہی
میرے صدرِ انجمن تیرے بغیر — انجمن کی انجمن سونی ہوئی

---

گلستاں پھولوں سے خنداں کب ہوا؟ — واقفِ صبحِ بہاراں کب ہوا؟
جانے کیوں چپ چپ رہا ناہیدؔ بھی — شاعرِ ناداں غزلخواں کب ہوا؟

---

آپ کی یاد اس طرح لہرا گئی — درد کے ہر تار کو لرزا گئی
دل تھا ویراں آپ کے جانے کے بعد — آپ کے آنے سے رونق آگئی

---

جانے کتنے دل تھے مصروفِ دعا — "رونقِ ربوہ ذرا ربوہ میں آ"
آگئی اھلاً و سھلاً کی پکار — آنے والے مرحبا صد مرحبا

---

آ دلوں کی مملکت کے بادشاہ — آنکھ نے ڈھونڈھا تجھے شام و پگاہ
چوم لے ارضِ وطن تیرے قدم — ہیں ہمارے دیدہ و دل فرشِ راہ

---

حشر تک تو جلوہ سامانی کرے — سلطنت پر اپنی سلطانی کرے
بے نیازِ روز و شب ہر جو نگاہ — وہ نگاہ تیری نگہبانی کرے

---

## مبارک ہے ترا جانا مبارک ہے ترا آنا

— از محترم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ربوہ —

نسیم صبح گاہی یہ نویدِ جانفزا لائی۔ مُبارک ہو گلستانِ محمدؐ میں بہار آئی

مرے محمود کر کے کانفرنس لنڈن سے آتے ہیں بڑھے گا پھر بفضلِ حق تعالیٰ دینِ بیضائی

یہ سُنکر اک تلاطم سا اُٹھا دریائے ہستی میں صبا نے یہ مسرّت کی خبر ہر سمت پھیلائی

عُروسِ گُل کا چہرہ شبنم افشانی نے چمکایا۔ کِھلی کلیاں ہنسے غنچے چمن کی رُوح لہرائی

گئے تھے سفرِ یورپ کو کہ صحت بر قرار آئے مگر دم سے مریضانِ محبت نے شفا پائی

مبارک ہے ترا جانا مبارک ہے ترا آنا ترے ہر گام سے ظاہر ہے اعجازِ مسیحائی

تری سیرت نے شیدا کر لیا ہے ایک عالم کو تری صورت نے دُنیا کی رگوں میں برق دوڑائی

ترے قدموں میں دم توڑے شکوہِ قیصری آکر ترے کپڑوں سے ڈھونڈے خیر و برکت شانِ دارائی

زہے ہم سُست گاموں کو دلایا شوق منزل کا زہے گُم کردگانِ راہ کی یہ ہمّت افزائی

جہاں فرطِ عقیدت میں در و دیوار جھوم اُٹھے
وہاں طبعِ رسا اختر مری بھی رقص میں آئی

## وہ ملجائے بیکسوں کا غمزدوں کا غمگسار آیا

از محترم ماسٹر عبدالرحمن صاحب خاکی بی۔اے راولپنڈی

کراچی سے یہاں اک مردِ نیک اختر کا تار آیا کہ یورپ کا سفر کر کے امام کامگار آیا

وہ فخرِ آلِ داؤد اور وہ صدرِ ملّتِ بیضا سلیماں سال ہوا کے دوش پر ہو کر سوار آیا

ہو مژدہ بیکسی کو اور بشارت رنجِ فرقت کو کہ ملجا بیکسوں کا غمزدوں کا غمگسار آیا

مداوا ہو گیا آنے سے تیرے دردِ ہجراں کا خزاں دیدہ شجر کو مژدۂ فصلِ بہار آیا

دلِ محزوں کی تسکیں کے لئے تیری جدائی میں ترا حرفِ محبّت تھا جو لب پر بار بار آیا

وجودِ اہرمن اور لشکرِ طاغوت ہیں لرزاں کہ وہ حصنِ حصینِ دیں کا وہ ملّت کا حصار آیا

طلوعِ شمسِ مغرب کی یہ اک صُبحِ سعادت ہے کہ وہ شمس الہدےٰ مغرب سے ہو کر کامگار آیا

کھلا بابِ کرم اور وا ہوئے نصرت کے دروازے کہ جیشِ فضلِ ربّانی قطار اندر قطار آیا

تو کر کچھ فکر اپنی تنگ دامانی کا اے خاکیؔ کہ مثلِ ابرِ باذِل وہ شہِ عالی تبار آیا

# آزادیٔ کشمیر کی تاریخ کا ایک ورق

## کشمیر کے بتیس ۳۲ لاکھ غلاموں کو آزاد کرانے کیلئے حضرت امام جماعت احمدیہ کی شاندار مساعی

### "وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

از مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

حضرت امام جماعت احمدیہ کے دل میں ان مظلوم غلاموں کو آزاد کرانے کی تڑپ ایک عرصہ سے تھی۔ اور یہ عجیب بات ہے۔ کہ جہاں ایک طرف اس آزادی کی مہم کو چلانے کا سہرا حضور کے سر ہے۔ وہاں ریاست کے اندر سب سے پہلے بیداری کی روح پیدا کرنے والے حضور ہی کے خادم تھے۔

### تاریخی سال

آزادیٔ کشمیر کی تاریخ میں ۱۹۳۱ء خاص اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اسی سال کشمیر کے بتیس لاکھ مسلمانوں نے جو غلامی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ ہندوستان میں رہنے والے اپنے مسلمان بھائیوں کی امداد سے جن کی کمان حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے سپرد تھی۔ اپنی غلامی کی زنجیریں توڑنے کے لئے عملی جدوجہد کا آغاز کیا۔ قربانیاں دیں۔ شہداء کا خون رنگ لایا۔ اور اس کے نتیجہ میں اس سال سے ان کو انسانیت کے ابتدائی حقوق ملنے شروع ہوئے۔

### کشمیر کے مسلمانوں کو آزاد کرانے کی تڑپ

حضرت امام جماعت احمدیہ کے دل میں ان مظلوم غلاموں کو آزاد کرانے کی تڑپ ایک عرصہ سے تھی۔ اور یہ عجیب بات ہے۔ کہ جہاں ایک طرف اس آزادی کی مہم کو چلانے کا سہرا حضور کے سر ہے۔ وہاں ریاست کے اندر سب سے پہلے بیداری کی روح پیدا کرنے والے حضور ہی کے خادم تھے۔ اس بات کا پتہ حضور کے ارشاد کے مندرجہ ذیل اقتباس سے بخوبی چل سکتا ہے:۔

"میں متواتر کئی سال سے کشمیر میں مسلمانوں کی جو حالت ہو رہی ہے۔ اس کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ اور لمبے مطالعہ اور غور کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچنے پر مجبور ہوا ہوں کہ جب تک مسلمان ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ یہ زرخیز خطہ جو نہ صرف زمین کے لحاظ سے زرخیز ہے۔ بلکہ دماغی قابلیتوں کے لحاظ سے بھی حیرت انگیز ہے کبھی بھی مسلمانوں کے لئے فائدہ بخش تو کیا آرام دہ ثابت نہیں ہو سکتا

### زمینداروں میں بیداری کی روح

میں ۱۹۲۹ء میں جب کشمیر گیا۔ تو مجھے یہ بات معلوم کر کے نہایت ہی خوشی ہوئی۔ کہ مسلمانوں میں ایک عام بیداری پائی جاتی تھی۔ حتیٰ کہ کشمیری زمیندار جو کہ لمبے عرصہ سے ظلموں کا تختۂ مشق ہونے کی وجہ سے اپنی خودداری کی روح بھی کھو چکے تھے۔ ان میں بھی زندگی کی روح داخل ہوتی ہوئی معلوم دیتی تھی۔ اتفاق حسنہ سے زمینداروں کی طرف سے جو جدوجہد کی جا رہی تھی۔ اس کے لیڈر ایک احمدی زمیندار تھے۔ زمینداروں کی حالت کے درست کرنے کے لئے جو کچھ وہ کوشش کر رہے تھے۔ اس کی وجہ سے ریاست انہیں طرح طرح سے دق کر رہی تھی۔ وہ ایک نہایت ہی شریف آدمی ہیں۔ معزز زمیندار ہیں۔ اچھے تاجر ہیں۔ اور ان کا خاندان ہمیشہ سے ہی اپنے علاقہ میں معزز چلا آیا ہے۔ اور وہ بھی اپنی گزشتہ عمر میں نہایت ہی معزز اور شریف سمجھے جاتے رہے ہیں۔ لیکن محض کسانوں کی حمایت کی وجہ سے ان کا نام بدمعاشوں میں لکھنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ جب مجھے یہ حالات معلوم ہوئے تو میں نے مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے کو اس بارہ میں انسپکٹر جنرل آف پولیس ریاست جموں و کشمیر سے ملاقات کے لئے بھیجا۔"

(الفضل ۱۶ ۷/۳۱)

### متحدہ جدوجہد کی ضرورت

۱۹۳۱ء میں جب ریاست کے حکام نے مسلمانانِ کشمیر کو پہلے سے بھی زیادہ مظالم کا تختۂ مشق بنانا شروع کیا۔ تو حضرت امام جماعت احمدیہ نے مسلمانانِ ہند سے اپیل کی۔ جس میں لکھا:۔

"ضرورت ہے کہ ریاست کشمیر کو اور گورنمنٹ کو اس بات کا یقین دلایا جائے کہ اس معاملہ میں سارے کے سارے مسلمان خواہ وہ بڑے ہوں یا کہ چھوٹے ہوں۔ کشمیر کے مسلمانوں کی تائید اور حمایت پر ہیں۔ اور ان مظالم کو جو وہاں کے مسلمانوں پر جائز رکھے جاتے ہیں۔ کسی صورت میں برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ ریاست پر اور گورنمنٹ پر زور ڈالنے کے سامان مفقود نہیں ہیں۔ ہم دونوں طرف زور ڈال سکتے ہیں۔ ضرورت صرف متحدہ کوشش اور عملی جدوجہد کی ہے۔"

(الفضل ۱۶ ۶/۳۱)

### مجلس شوریٰ کی تجویز

حضرت امیر المومنین نے اس بارہ میں کئی اپیلیں اخبارات میں شائع کیں۔ جن سے مسلمانوں میں عام بیداری پیدا ہو گئی۔ آخر حضور نے مسلمان لیڈروں کی ایک مجلس شوریٰ منعقد کرنے کی تجویز حسب ذیل الفاظ میں کی:۔

"مجھے مکرمی خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی کا بھی ایک خط ملا ہے۔ جس میں انہوں نے میری تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے سیالکوٹ کو جلسہ شوریٰ کے لئے پسند فرمایا ہے۔ اور ہر طرح امداد کرنے کا وعدہ کیا ہے میں نے انہیں جواباً یہی تحریر کیا ہے۔ کہ اب اس تجویز کی اشاعت کے بعد پہلا حق کشمیری کانفرنس کا ہے۔ کہ وہ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے دعوت نامہ شائع کرے۔ اور مقام اجتماع کا اعلان کرے۔ لیکن اگر مصلحت کی وجہ سے وہ اس کام کو ہاتھ میں نہ لینا چاہے۔ تو پھر ہم لوگوں میں سے کوئی اس کا محرک ہو سکتا ہے۔"

(الفضل ۲ ۷/۳۱)

### آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا قیام

اس تجویز کے نتیجہ میں ۲۵ جولائی ۱۹۳۱ء کو شملہ کے مقام پر ایک مجلس مشاورت ہوئی۔ جس کا نتیجہ مندرجہ ذیل خبر سے واضح ہے:۔

"ریاست کشمیر کی مسلمان رعایا اور ریاست کے درمیان جو کشمکش ہو رہی ہے۔ اس پر غور کرنے کے لئے ۲۵ جولائی ۱۹۳۱ء کو Fair View میں مسلمان زعماء کی ایک مجلس منعقد ہوئی۔ جس میں علاوہ بہت سے دوسرے زعماء کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔ سر ذوالفقار علی خاں صاحب۔ سر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب۔ خواجہ حسن نظامی صاحب۔ نواب صاحب کنج پورہ خان بہادر شیخ رحیم بخش صاحب۔ سید محسن شاہ صاحب ایڈووکیٹ سیکرٹری آل انڈیا کشمیر کانفرنس۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب غزنوی۔ مولوی نور الحق صاحب مالک مسلم آؤٹ لک۔ سید حبیب صاحب ایڈیٹر سیاست بھی شریک ہوئے۔ نیز نمائندگان سرحد اور نمائندگان ریاست جموں و کشمیر بھی شامل تھے۔ وہ مسلمان لیڈر جو شامل نہ ہو سکے۔ ان کے خطوط کانفرنس کی اغراض کے ساتھ ہمدردی کے وصول ہوئے۔ مشورہ کے بعد قرار پایا۔ کہ ریاست کشمیر کے حالات اس قسم کے ہیں۔ کہ ان کی نگرانی کرنے کے لئے فوراً ایک آل انڈیا کشمیر کمیٹی بنانے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ایک کمیٹی جس میں ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب۔ نواب سر ذوالفقار علی خاں صاحب خواجہ حسن نظامی صاحب۔ نواب ابراہیم علی خاں صاحب آف کنج پورہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی شامل ہیں مقرر کی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اس کمیٹی کے پریذیڈنٹ تجویز ہوئے۔ اور مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم اے سیکرٹری۔"

(الفضل قادیان ۳۰ جولائی ۱۹۳۱ء)

### ۱۴ اگست کا تاریخی کشمیر ڈے

حضرت امام جماعت احمدیہ کے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر مقرر ہوتے ہی جنگ آزادی کا پوری شدت سے آغاز ہو گیا۔ اس سلسلہ میں ۱۴ اگست کا کشمیر ڈے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ "کشمیر ڈے" ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک اور سارے کشمیر میں ایسے شاندار طریقہ پر اور جوش کے ساتھ منایا گیا۔ کہ اس کی مثال ہندوستان کی تاریخ میں شاید ہی ملے۔ ہر شہر۔ ہر قصبہ۔ اور ہر گاؤں میں عدیم المثال مظاہرے ہوئے۔ اور اس میں ہر طبقہ اور ہر فرقہ اور ہر خیال کے مسلمانوں نے حصہ لیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک طرف دربارِ کشمیر میں ہلچل پیدا ہو گئی۔ اور دوسری طرف حکومتِ ہند مظلومین کی آواز پر کان دھرنے کے لئے مجبور ہوئی۔

کشمیر ڈے میں کیا ہوا۔ اس کا پتہ حضور کے اس ارشاد سے ہو سکتا ہے۔ جو حضور نے کشمیر ڈے منانے کی تحریک میں فرمایا تھا۔

"آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے ۱۴ اگست کو ایک

(باقی دیکھو صفحہ ۳۳ پر)

"وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

# حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا علمی کارنامہ

## آپ کی پُر معارف مطبوعہ تالیفات یک صد سے زائد ہیں

(از مکرم مولٰنا جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد احمدیہ لنڈن)

آج ہم جس عظیم المرتبت انسان کا خیر مقدم کر رہے ہیں۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے خبر پاکر اس کی ولادت سے قبل تحریر فرمایا تھا کہ

"وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" وہ خدا کی رحمت و فضل اور احسان کا ایک نشان ہوگا۔ اور اسکے ذریعے دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوگا۔

اس پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالےٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو علوم ظاہری و باطنی سے وافر حصہ عطا فرمایا۔ اور قرآن مجید کے حقائق و معارف کا دروازہ آپ پر کھول دیا۔ آپنے مسلمانوں کی سیاسی اور اقتصادی رہنمائی کے لئے جو کتابیں لکھیں ان کے لئے مسلمانوں کے معزز اور سمجھدار طبقہ نے آپ کا شکریہ ادا کیا اور آپ کی خدمات کا کھلے لفظوں میں اعتراف کیا۔ اس سلسلہ میں آپ کی تالیفات "ترک موالات اور احکام اسلام" "نہرو رپورٹ پر تبصرہ" "معاہدہ ترکیہ" "ہندوستان کے موجودہ سیاسی مسئلہ کا حل" "راؤنڈ ٹیبل کانفرنس اور مسلمان" اور "ہندو مسلم فسادات" وغیرہ مسلم اور غیر مسلم سیاستدانوں سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔

"ہندوستان کے موجودہ سیاسی مسئلہ کا حل" پڑھ کر ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب آف علیگڑھ نے کتاب کی تعریف کرتے ہوئے درخواست کی۔

"اس کتاب کی ہندوستان کی نسبت انگلستان میں زیادہ ضرورت ہے۔ جناب مصنف نے اسلام کی ایک اہم خدمت سرانجام دی ہے"

سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون ایم ایل اے مرحوم کراچی نے لکھا۔

"میری رائے میں سیاسیات کے باب میں جس قدر کتابیں ہندوستان میں لکھی گئی ہیں۔ ان میں کتاب "ہندوستان کے سیاسی مسئلہ کا حل" بہترین تصانیف میں سے ہے۔

ڈاکٹر سر محمد اقبال نے لکھا:۔

"نہایت عمدہ اور جامع ہے"

اخبار انقلاب نے ۱۷ر نومبر ۱۹۳۰ء کے پرچے میں لکھا۔

"جناب مرزا صاحب نے اس تبصرہ کے ذریعہ سے مسلمانوں کی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے۔ بڑی بڑی اسلامی جماعتوں کا کام تھا جو مرزا صاحب نے سرانجام دیا"

مدیر سیاست نے اپنی اشاعت مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۳۰ء میں لکھا:۔

"آپ کی سیاست کا ایک زمانہ قائل ہے اور نہرو رپورٹ کے خلاف مسلمانوں کو مجتمع کرنے میں سائمن کمیشن کے روبرو مسلمانوں کا نقطۂ نگاہ پیش کرنے میں مسائل حاضرہ پر اسلامی نقطہ نگاہ سے مدلل بحث کرنے اور مسلمانوں کے حقوق کے متعلق استدلال سے مملو کتابیں شائع کرنے کی صورت میں آپ نے بہت ہی قابل تعریف کام کیا ہے۔

بہت سے انگریز سیاستدانوں نے بھی آپ کی کتب کی تعریف کی۔ مثلاً اس کتاب کے متعلق مسٹر ایمری نے جو بعد میں وزیر ہند ہوئے لکھا:۔

"میں نے اس کتاب کو بہت دلچسپی سے پڑھا ہے اور میں اس روح کو جس کے ساتھ یہ کتاب لکھی گئی ہے اور نیز اس محققانہ قابلیت کو جس کے ساتھ ان سیاسی مسائل کو حل کیا گیا ہے۔ نہایت قدر سے دیکھتا ہوں"

الغرض ان کتب میں آپ نے مسلمانوں کی بہترین رنگ میں سیاسی راہنمائی کی۔ اور سیاسی گتھیوں کو سلجھانے میں آپ کامیاب لیڈر ثابت ہوئے۔ اور آپ کے ظاہری علوم اور سیاست کا ایک زمانہ قائل ہوگیا۔

اسلامی دقیق مسائل کا حل: پھر آپنے اسلام کے نہایت دقیق مسائل کو جو حد درجہ پیچیدہ اور مشکل خیال کئے جاتے تھے تحریروں اور تقریروں کے ذریعے ایسے مفصل اور مدلل رنگ میں پیش کیا کہ وہ عام فہم مسائل نظر آنے لگے۔ اس ضمن میں آپ کی کتب "دلائل ہستی باری تعالےٰ" "ملائکۃ اللہ" "تقدیر الٰہی" اور "حقیقۃ الرؤیا" وغیرہ قابل دید ہیں۔ ان مشکل ترین مسائل کو جس عام فہم اسلوب میں آپنے بیان فرمایا ہے۔ دوسری کتب میں اس کی تلاش بے سود ہے

پھر آپ نے اخلاق پر قلم اٹھایا تو ایسے رنگ میں کہ امام غزالیؒ کی کتابوں میں بھی اس کی نظیر نہیں ملتی۔ آپ کی تالیف "منہاج الطالبین" اس کا زندہ ثبوت ہے۔

تاریخی مسائل: اور اگر کسی تاریخی مسئلہ پر بحث کی تو ایسے عمدہ رنگ میں کہ کوئی دوسرا کیا بحث کرے گا۔ حضرت عثمانؓ کی زندگی میں مسلمانوں میں جو اختلاف رونما ہوا۔ یہ اسلامی تاریخ کا ایک مشکل ترین باب ہے۔ آپ نے اسے ایسے رنگ میں بیان فرمایا کہ اسلامی تاریخ کے شکار اور پروفیسر حیران و ششدر رہ گئے۔ چنانچہ سید عبدالقادر سابق پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور نے حضور کے اس مضمون کے متعلق لکھا:

"ایسا مدلل مضمون اسلامی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے احباب کی نظر سے پہلے کبھی نہیں گذرا ہوگا اور سچ تو یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ کے عہد کی جس قدر اسلامی تاریخیں کا مطالعہ کیا جائے گا۔ اسی قدر یہ مضمون سبق آموز اور قابل قدر ہوگا"

روحانی علوم: پھر آپ کی تالیفات "عرفان الٰہی" "ذکر الٰہی" اور "تعلق باللہ" وغیرہ ایسی کتابیں ہیں جنہیں پڑھ کر انسان پر وجد کی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ اور وہ یہ محسوس کرنے لگتا ہے۔ کہ وہ گویا عالم سفلی سے عالم علوی کی طرف پرواز کر رہا ہے۔

دلائل و براہین: اسلام کا دیگر ادیان پر دلائل و براہین کی رو سے غلبہ ظاہر کرنے کے لئے آپ نے جو کتب تحریر فرمائیں وہ اپنی نظیر آپ ہیں۔ ان میں سے "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" "تحفہ لارڈ ارون" "تحفہ شہزادہ ویلز" اور دیباچہ تفسیر القرآن خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان میں آپ نے اسلام کا دوسرے مذاہب کے معتقدات اور تعلیموں سے مقابلہ کرکے اسلامی معتقدات اور اسلامی تعلیم کی برتری اور فوقیت ظاہر کی ہے اور ثابت کیا ہے۔ کہ کامل مذہب جس پر چل کر انسان خدا تعالےٰ کو پا سکتا ہے صرف اسلام ہے۔

تفسیر القرآن: اللہ تعالےٰ نے آپ کو قرآن مجید کا ایسا علم بخشا ہے۔ جس کا فی زمانہ کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ آپ پر اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید کے ایسے ایسے معارف اور

حقائق ظاہر کئے ہیں۔ جو پہلی تفسیروں میں نہیں پائے جاتے۔ آپ کی تفسیر جو تفسیر کبیر کے نام سے موسوم ہے اس کی پانچ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ ان جلدوں کو پڑھنے والا بے اختیار کہہ اٹھتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آپ کے حق میں جو یہ پیشگوئی کی تھی کہ آپ کے ذریعہ کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہوگا۔ وہ بلفظہٖ پوری ہو چکی ہے۔

اور یہی تفسیر ہے۔ جس کے مکمل کرنے کے لئے حضور جماعت کے نام پیغامات میں بتکرار اظہار کر چکے ہیں۔ اور دعا فرما چکے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اس مبارک کام کے مکمل کرنے کی توفیق بخشے۔ چنانچہ حضور اپنے پیغام مورخہ ۱۷ اپریل میں فرماتے ہیں

اے خدا ابھی دنیا تک تیرا قرآن صحیح طور پر نہیں پہنچا۔ اور قرآن کے بغیر نہ اسلام ہے نہ مسلمان کی زندگی۔ تو مجھے پھر سے توفیق بخش کہ میں قرآن کے بقیہ حصہ کی تفسیر کروں اور دنیا پھر ایک لمبے عرصے کے لئے قرآن شریف سے واقف ہو جائے۔ اور اس پر عامل ہو جائے اور اس کی عاشق ہو جائے"

اللہ تعالےٰ حضور کی عاجزانہ دعائیں قبول فرمائے اور سارے قرآن مجید کی تفسیر لکھنے کی توفیق بخشے آمین۔

اب ذیل میں حضور کی بعض ان کتب کا اختصار کے ساتھ خلاصہ مضمون دیا جاتا ہے جو اس وقت الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

## ۱۔ تفسیر کبیر جلد اول جزو اوّل

اس میں سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کے پہلے نو رکوع کی تفسیر ہے۔ سورہ فاتحہ کی مفصل تفسیر کے علاوہ پیدائش آدم اور ملائکہ کے آدم کو سجدہ کرنے اور ابلیس کے سجدہ سے انکار ہبوط آدم از جنت ذبح بقرہ در حقیقت احیاء موتی وغیرہ اہم مسائل پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے

## ۲۔ تفسیر کبیر جلد ۲ جزو چہارم

اس میں سورۃ العادیات سے لے کر سورہ الکوثر تک کی تفسیر ہے۔ ہر ایک سورۃ کی تفسیر نئے حقائق و معارف سے لبریز ہے۔ ان سورتوں میں اسلام کے غلبہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فتوحات کے متعلق پیشگوئیوں پر نہایت بسط و تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔

## ۳۔ تفسیر سورۃ الکہف

بے نظیر ہے۔ اس میں اصحاب کہف کے متعلق محققانہ انداز میں بحث کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ جس عبد کو موسےٰ ملے تھے وہ کون تھے۔ ان کے کشتی کو توڑنے، غلام کو قتل کرنے اگری ہوئی دیوار کو قائم کرنے اور حضرت موسےٰ کے ان امور پر اعتراض کرنے میں کیا حقیقت مخفی تھی۔ اور یاجوج ماجوج کون تھے۔ ذوالقرنین کون تھے۔

## ۴۔ اسلام میں اختلافات کا آغاز

اس کتاب میں حضرت عثمان رضی اللہ کے عہد خلافت میں مسلمانوں کے درمیان جو اختلافات رونما ہوئے۔ اور فتنے اٹھے۔ ان کا پس منظر بیان کیا گیا ہے۔ اور تاریخی لحاظ سے ان فتنوں کے پیچیدہ مسائل کا عام فہم حل پیش کیا گیا ہے۔

## ۵۔ اسلام اور ملکیت زمین

اس میں قرآن مجید و احادیث اور تاریخ و فقہ کی رو سے اس مسئلہ پر بحث کی گئی ہے۔

## ۶۔ دیباچہ تفسیر القرآن

بزبان اردو

اس میں ضرورت نزول قرآن مجید اور اسلامی تعلیم کا خلاصہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی لائف از ولادت تا وفات اور آپ کی سیرت کا نہایت دلچسپ پیرایہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ اور ساتھ ساتھ علمائے یورپ کے اسلام پر بڑے بڑے اعتراضات کا جواب بھی دیا گیا ہے۔ نہایت مفید اور پُر از معلومات کتاب ہے۔

## ۷۔ دعوۃ الامیر

اس کتاب میں جماعت کے عقائد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل کا ذکر ہے۔ اور اس میں مسلمانوں کے انحطاط اور بیرونی طاقتوں کے عروج کے متعلق نہایت لطیف انداز میں قرآن مجید وا حادیث سے پیشگوئیاں ذکر کر کے اسلام کے دوبارہ غلبہ کے متعلق پیشگوئیاں بھی ذکر کی گئی ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ العزیز کو اس کتاب کے متعلق رؤیا بھی دکھائی گئی۔ جو اخبار الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ جو اس کتاب میں پیش کردہ دلائل کی مضبوطی پر دال ہے۔

## ۸۔ تعلق باللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ العزیز کی ایک نہایت لطیف اور معارف قرآنیہ سے لبریز تقریر ہے۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اللہ تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنے کے ذرائع اور وسائل کا بالتفصیل ذکر فرمایا ہے

## ۹۔ سیرۃ خیر الرسلؐ

اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت ایک نئے انداز میں لکھی گئی ہے آپ کے توکل علی اللہ۔ شفقت علی النفس اور آپ کی مال کے متعلق احتیاط۔ اخلاص اور خشیت الٰہی آپ کی غیرت دینی اور آپ کے دیگر اخلاق حسنہ کے متعلق نہایت لطیف پیرایہ میں روشنی ڈالی گئی ہے یہ سیرت دوسری کتب سیرت سے اس لحاظ سے امتیاز رکھتی ہے کہ اس میں صرف صحیح بخاری کی احادیث پر استدلال کی بنیاد رکھی گئی ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کہلاتی ہے۔

> آج ہم اس عظیم المرتبت شخصیت کا خیر مقدم کرتے ہیں جسے اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل سے نوازا اور علوم ظاہری و باطنی سے آراستہ کیا۔ اور آپ کے سفر یورپ سے بخیر و عافیت مراجعت پر خدا تعالےٰ کے آگے سجدات شکر بجا لاتے ہوئے صدق دل سے اھلاً و سھلاً مرحبا کہتے۔ "سلامت بروی ... مرد سلامت" کا ہدیہ پیش کرتے ہیں۔

## ۱۰۔ نبیوں کا سردار

اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی عجیب دلکش انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ اور آپ کی ولادت سے وفات تک کے قابل ذکر واقعات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

## ۱۱۔ مسئلہ وحی و نبوت کے متعلق اسلامی نظریہ

یہ کتاب اس دستاویز کا ابتدائی حصہ ہے۔ جو تحقیقاتی عدالت میں صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے داخل کی گئی تھی۔ اس میں مسئلہ وحی و نبوت کے متعلق اسلامی آئیڈیالوجی ذکر کی گئی ہے۔ اور مندرجہ ذیل سوالات کا تحقیقی اور مسکت جواب دیا گیا ہے

ملا سوال متعلق اجرائے وحی و نزول جبرئیل

ملا متعلق مسئلہ ختم نبوت

ملا متعلق دعویٰ مسیحیت و متعلقہ امور

ملا متعلق اعتراض نبی امتی و مسئلہ کفر و اسلام۔

ملا متعلق مسائل خانہ جنازہ و رشتہ ناطہ

ملا متعلق خوشامد انگریز۔ متعلق مسئلہ جہاد۔

ملا متعلق اعتراض عدم ہمدردی مسلمانان

ملا درباره اعتراض دشنام دہی

ملا اعتراض جماعت احمدیہ نے اپنے آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ کیا ہے۔

ملا اعتراض مخالفت پاکستان کا جواب

## ۱۲۔ سیر روحانی جلد اوّل

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ العزیز نے ایک سفر کیا۔ جس میں آپ کراچی۔ بمبئی۔ حیدرآباد دہلی وغیرہ گئے۔ جب آپ دہلی کے ایک تاریخی قلعہ پر کھڑے تھے۔ آپ پر ایک عجیب روحانی کیفیت طاری ہوئی اور اس وقت آپ پر ایک ایسا انکشاف ہوا۔ جس سے آپ پر قرآن مجید کی تفسیر کا ایک نیا باب وا ہو گیا۔ اس سفر میں جو آپ نے دنیوی عجائبات دیکھے ان سے زیادہ اچھے زیادہ خوشنما اور بے نظیر عجائبات کا علم آپ کو دیا گیا۔ جو خدا تعالےٰ کے کلام قرآن مجید میں پائے جاتے تھے سو یہ کتاب قرآنی عجائبات پر مشتمل ہے

## خیر مقدم

پس آج ہم اس عظیم المرتبت شخصیت کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ جسے اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل سے نوازا۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے آراستہ کیا۔ اور آپ کی سفر یورپ سے بخیر و عافیت مراجعت پر خدا تعالےٰ کے آگے سجدات شکر بجا لاتے ہوئے صدق دل سے اھلاً و سھلاً و مرحبا کہتے

اور

"سلامت برو تو اے ہو سلامت"

کا ہدیہ پیش کرتے ہیں

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کا وجود باجود اللہ تعالےٰ کی خاطر سچی اور بے لوث خدمت کے جذبہ کی زندہ تابندہ مثال ہے۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک ورق اس امر پر شاہد ہے۔ کہ آپ اسلام اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے ہمیشہ خود بھی سرگرم عمل رہے ہیں۔ اور اپنی جماعت کو بھی اسی راہ پر گامزن کیا ہے۔ اسی جذبہ کی وجہ سے آپ نے ہر نازک وقت پر برعظیم ہند و پاکستان کے مسلمانوں کی راہ نمائی فرمائی ــ اور اپنی جماعت کے تمام وسائل کو ان کی فلاح و بہبود کے لئے وقف کر دیا۔

## آج سے پچیس برس قبل دو علیحدہ قومیتوں کے تصور کی ترجمانی

"مسلمانوں کے سامنے مذہب اور قومیت کا سوال ہے۔ . . . . . یہاں دو مختلف قومیں اور زبردست قومیں بستی ہیں۔ جن کے مذہب الگ ہیں اور جن کے تمدن کے اصول الگ ہیں۔ پس ایک مستقل اکثریت کے مقابلہ میں ایک مستقل اقلیت بن کر رہنے کے لئے وہ کس طرح تیار ہو سکتے ہیں۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ)

# حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے

# اہم سیاسی مسائل میں مسلمانوں کی راہنمائی

خورشید احمد

اللہ تعالےٰ کی راہ میں سچی اور بے لوث خدمت کا جذبہ ہر قسم کے دنیوی انعام اجر یا تعریف سے بے نیاز ہوتا ہے!ـــ بسا اوقات ایسی خدمت کے صلہ میں انعام یا اجر کی بجائے مشکلات و مصائب سہنے پڑتے ہیں۔ رنج و غم کا لا انتاہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ مذمت و ملامت کا ہدف بننا پڑتا ہے۔ لیکن اگر خدمت کا جذبہ حقیقی اور بے لوث ہے۔ تو انسان ان میں سے کسی کی بھی پروا نہیں کرتا بلکہ مشکلات و مصائب۔ رنج و غم اور مذمت و ملامت کے تیر اس جذبے کو تیز سے تیز تر کرتے چلے جاتے ہیں۔ــ حق یہ ہے کہ کسی انعام اجر یا تعریف حاصل کرنے کا تصور خود بے لوث خدمت کے جذبہ کی توہین ہے۔ جونہی ایسا خیال دل و دماغ کے کسی گوشہ میں پیدا ہو۔ سمجھ لیجئے کہ آپ کا جذبۂ خدمت خود غرضی ریا اور دکھاوے میں تبدیل ہو گیا ہے۔

انبیاء ماموربن اور ان کے خلفاء کی پاک و مطہر زندگیاں اسی بے لوث خدمت کی حقیقی مظہر ہوتی ہیں۔ ساری عمر وہ غیروں اور اپنوں کی طرف سے نشانۂ ظلم و ستم بنے رہتے ہیں۔ لیکن پھر بھی بنی نوع انسان کی خدمت بھلائی اور ہمدردی کے جذبہ سے وہ ہر لمحہ سرشار نظر آتے ہیں۔ــ موجودہ زمانہ میں جماعت احمدیہ کے محترم امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا وجود باجود بھی اسی جذبہ کی زندہ و تابندہ مثال ہے۔ آپ کو اللہ تعالےٰ نے اسلام اور رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کا ایک بے پناہ جذبہ ودلیت فرمایا ہے۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک ورق اس امر پر شاہد ہے۔ کہ اسلام اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے ہمیشہ خود بھی سرگرم عمل رہے ہیں۔ اور اپنی جماعت کو بھی اسی راہ پر گامزن رکھا ہے۔ اسی جذبہ کی وجہ سے آپ نے ہر نازک وقت میں برعظیم ہند و پاکستان کے مسلمانوں کی راہنمائی فرمائی۔ اور اپنے اور اپنی جماعت کے تمام وسائل کو ان کی فلاح و بہبودی کے لئے وقف کر دیا۔

"جماعت احمدیہ ایک مذہبی جماعت ہے۔ جس کا واحد مقصد یہ ہے۔ کہ کہ اسلام کو پھر اس کی اصلی شکل میں پیش کر کے دشمنان اسلام کے حملوں کو پسپا کر کے مسلمانوں کو سچا اسلام سمجھا کر اور ان کے دلوں میں دین کی محبت پیدا کر کے اسلام کی قوت احیاء کو ظاہر کرے۔"

(دعوت الامیر ۱۹۲۵ء تصنیف حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ)

جو جماعت خالصۃً مذہب کی علمبردار ہو۔ اور پھر مندرجہ بالا عظیم الشان مقصد اپنے سامنے رکھتی ہو۔ ظاہر ہے کہ اس سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی۔ کہ وہ جماعتی حیثیت سے ملکی سیاسیات میں سرگرم حصہ لے گی لیکن دور حاضرہ میں چونکہ سیاسی مسائل ایسی نوعیت اختیار کر گئے ہیں۔ کہ کوئی شخص بھی ان کے اچھے یا برے اثرات سے بچ نہیں سکتا۔ اس لئے جس حد تک اسلام پر یا مسلمانوں پر ان کے اثر انداز ہونے کا تعلق ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی جماعت کو بحیثیت مجموعی ملکی سیاست سے الگ رکھنے کے باوجود ہمیشہ مسلمانوں کی مناسب راہ نمائی فرمائی، انہیں آنے والے خطرات سے آگاہ کیا۔ اور ان خطرات سے بچنے کی تدابیر بتائیں۔ اور قریباً ہمیشہ ہی بعد کے واقعات نے یہ ثابت کر دیا۔ کہ حضور کی دور رس نگاہ نے آنے والے خطرات کو وقت پر بھانپ لیا۔ اور اپنی بالغ نظری سے اپنی قوم کی نہایت مناسب موزوں اور برمحل راہ نمائی فرمائی۔ــ اس ضمن میں مختصر طور پر بعض مثالیں درج ذیل کی جاتی ہیں:۔

## مسجد کانپور کا واقعہ

اپنی عمر کے ابتدائی حصہ میں ہی حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں سے تعلق رکھنے والے سیاسی امور میں دلچسپی لینی شروع کر دی تھی۔ چنانچہ ۱۹۱۳ء میں جبکہ آپ صرف ۲۴ برس کے تھے، آپ نے قادیان سے اخبار الفضل جاری کیا۔ اور اس میں اہم ملکی مسائل پر نہایت جچے تلے الفاظ میں تبصرہ فرماتے۔ یہ تبصرہ تعمیری نوعیت کا ہوتا۔ اور مسلمانوں کے مفاد اور امن عامہ کے قیام کا اس میں خاص طور پر خیال رکھا جاتا۔ چنانچہ ۱۹۱۳ء میں ہی جب کانپور میں حکام نے ایک سڑک کی توسیع کے لئے ایک مسجد کا وضو خانہ گرا دیا۔ اور اس پر مسلمانوں میں جوش پھیل گیا۔ اور نوبت فساد تک پہنچ گئی۔ تو آپ نے تحریر فرمایا "اگر گورنمنٹ کے حکام زیادہ وسعت حوصلہ سے کام لیتے، اور مسلمانوں کے خیالات کا لحاظ رکھتے تو شاید یہاں تک نوبت نہ آتی۔ اور معاملہ پہلے ہی رفع دفع ہو جاتا۔ ایک سڑک سیدھا کرنے کی نسبت کئی کروڑ رعایا کے دل رکھنے زیادہ ضروری تھے۔"

ساتھ ہی آپ نے مسلمانوں کو بھی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مسلمانوں کا بھی یہ فرض ہے۔ کہ وہ بجائے اس طرح شور کرنے کے . . . . خاموشی سے کام لیتے۔ اگر اسلام کا کوئی حکم وضو خانہ کے گرانے سے روکتا ہے۔ تو اسلام بغاوت اور حکام کے مقابلہ کو بھی تو منع کرتا ہے . . . . . اگر کوئی ظلم کرتا ہے اور مذہبی آزادی میں دست اندازی کرتا ہے۔ تو خدا خود اسے سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑتا۔"

(الفضل مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۱۳ء)

## بزرگوں کی توہین اور ملکی قانون

اس سے اگلے سال یعنے ۱۹۱۴ء میں جبکہ ابھی آپ جماعت کے خلیفہ بھی مقرر نہیں ہوئے تھے۔ آپ نے ایک اور نہایت ضروری امر کی طرف توجہ دلائی۔ وہ یہ کہ بہت سے گندہ دہن آریہ اور عیسائی اپنی تقریروں اور تحریروں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے۔ اور یوں مسلمانوں کے قلوب کو پاش پاش کرتے تھے۔ لیکن مروجہ ملکی قوانین میں اس ناپاک حرکت کو روکنے، اور مؤثر طریق سے اس کا ازالہ کرنے کی گنجائش پوری طرح

"میں انگریزی حکومت کو ... کہتا ہوں کہ آپ لوگوں پر ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے .... پس چاہیئے کہ آپ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اور خدا تعالےٰ کے سامنے جواب دہی کو مدنظر رکھتے ہندوستان کے ۳۳ کروڑ آدمی کی قسمت کے فیصلے کے وقت اپنی قلیل تعداد اور بے حقیقت فوائد کو بالکل نظر انداز کر دیں۔"

(ہندوستان کے موجودہ سیاسی مسئلہ کا حل)

موجود تھی۔ اسلئے دشمنان اسلام کے حوصلے بڑھے ہوئے تھے۔ اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیاں کر کے ملکی فضا کو فتنہ و فساد سے مکدر کر رہے تھے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے ذمہ دار حکام کو اس نقص کی طرف توجہ دلائی چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"سب سے اول ۱۹۱۴ء میں سر اڈوائر کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ گورنمنٹ کا قانون مذہبی فتنوں کے دور کرنے کے لئے کافی نہیں اور جب تک اس کو مکمل نہ کیا جائے گا ملک میں امن قائم نہ ہوگا۔ انہوں نے مجھے اس بارہ میں مشورہ کرنے کے لئے بلایا لیکن جس تاریخ کو ملاقات کا وقت تھا اس سے دو دن پہلے استاذی المکرم حضرت مولوی نورالدین صاحب مرحوم امام جماعت احمدیہ فوت ہو گئے اور دوسرے دن مجھے امام جماعت منتخب کیا گیا۔ چونکہ وہ جماعت کے لئے ایک سخت فتنہ کا وقت تھا ملنے میں سر اڈوائر سے مل نہ سکا۔"

(رسالہ فیصلہ درتمان کے بندسلمانوں کا اہم فرض)

## مطالبہ آزادی کی تحریک

۱۹۱۴ء میں آپ جماعت احمدیہ کے امام اور خلیفہ منتخب ہوئے۔ اسی سال پہلی جنگ عظیم شروع ہو گئی جو ۱۹۱۹ء تک جاری رہی۔ اس جنگ کے نتیجہ میں ہندوستان میں سیاسی بیداری کی ایک عام رو پیدا ہو گئی اور عوام میں آزادی حاصل کرنے کا جذبہ پیدا ہو گیا یہ جذبہ مختلف سیاسی تحریکوں کے رنگ میں ظاہر ہونا شروع ہو گیا۔ جس نے بعد میں فتنہ و فساد اور بغاوت کا رنگ اختیار کر لیا۔

جماعت احمدیہ کا مسلک شروع ہی سے یہ رہا ہے کہ فتنہ و فساد کی بجائے ملک میں امن و امان کی فضا بحال رہے لیکن جہاں تک حصول آزادی کی خواہش اور مطالبہ کا تعلق ہے۔ جماعت نے ہمیشہ اصولی طور پر اس کی تائید کی۔ چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے انگریزوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

"میں انگریزی حکومت کو ... کہتا ہوں کہ آپ لوگوں پر ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ خدا نے آپ کے سپرد ایک امانت کی ہے۔ اس امانت کو صحیح طور پر ادا کرنا آپ کا فرض ہے ...... پس چاہیئے کہ آپ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اور خدا تعالےٰ کے سامنے جوابدہی کو مدنظر رکھتے ہوئے ہندوستان کے تینتیس کروڑ آدمی کی قسمت کے فیصلے کے وقت اپنی قلیل تعداد اور بے حقیقت فوائد کو بالکل نظر انداز کر دیں۔"

(ہندوستان کے موجودہ سیاسی مسئلہ کا حل)

اسی کتاب میں جس کا اوپر حوالہ دیا گیا آپ نے ثابت فرمایا کہ

ہندوستان مذہبًا اخلاقًا اور سیاسی طور پر آزادی کا جائز حق رکھتا ہے۔ (صفحہ ۱۲)

## ترکوں سے اظہار ہمدردی

۱۹۱۹ء میں جنگ عظیم کے خاتمہ پر صلح نامہ درسائی مرتب کیا گیا جس کی رو سے ترکی سے اس کا بہت سا علاقہ چھین لیا گیا۔ مسلمانوں میں طبعًا اس معاہدہ سے ایک ہیجان پیدا ہو گیا۔ اور انہوں نے اس معاہدہ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔ لیکن اس احتجاج کی بنیاد بعض مسلمان لیڈروں نے یہ قرار دی کہ چونکہ سلطان ترکی خلیفۃ المسلمین ہیں اس لئے مسلمانوں کو ترکی سے اس سلوک پر صدمہ پہونچا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس موقعہ پر مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا کہ

"اس میں شک نہیں کہ ترکی حکومت کو مٹا دینا یا اس کے اختیارات کو محدود کر دینا مسلمانوں کے دلوں کو سخت صدمہ پہونچائے گا مگر اس کی یہ وجہ بیان کرنا کہ سلطان ترکی خلیفۃ المسلمین ہیں درست نہیں کیونکہ بہت سے لوگ (مثلاً شیعہ۔ احمدی اور بہت سے سنی بھی) ان کو خلیفۃ المسلمین نہیں مانتے مگر پھر بھی ان سے ہمدردی رکھتے ہیں۔"

آپ نے فرمایا:۔

"جو جلسہ گورنمنٹ تک صدائے احتجاج پہنچانے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ اس کی بنیاد صرف یہ ہونی چاہیئے کہ ایک مسلمان کہلانے والی سلطنت جس کے سلطان کو مسلمانوں کا ایک حصہ خلیفہ بھی تسلیم کرتا ہے مٹا دینا یا ریاستوں کی حیثیت دے دینا ایسا فعل ہے جسے ہر ایک فرقہ جو مسلمان کہلاتا ہے۔ ناپسند کرتا ہے۔ اور اس کا خیال بھی اس پر گراں گذرتا ہے"

(ترکوں کا مستقبل)

بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ حضور کا یہی مشورہ درست تھا۔ خود ترکوں کو بالآخر اپنے مفاد کے پیش نظر خلیفۃ المسلمین کا عہدہ اڑا دینا پڑا۔ آپ نے معاہدہ ورسائی کو ترکوں پر صریح ظلم قرار دیتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

"یقینًا ترکوں سے وہ سلوک نہیں کیا گیا جو دوسری مسیحی حکومتوں سے کیا گیا ترک مجرم ہی سہی لیکن وہ اتنا مجرم نہ تھا جتنا کہ جرمنی لیکن جرمنی سے جو سلوک روا رکھا گیا۔ اس قدر سلوک بھی ترک سے نہیں کیا گیا۔"

(ترک موالات و احکام اسلام)

## تحریک ہجرت

۱۹۱۹ء میں ہی برعظیم ہند و پاکستان کے بعض مسلمان علماء نے مسلمانوں کو ہندوستان سے ہجرت کرنے کا فتوٰے دے دیا۔ جس کے نتیجہ میں ہزاروں مسلمان اپنی جائیدادیں ہندوؤں کے پاس فروخت کر کے افغانستان چلے گئے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس تحریک کے شروع ہوتے ہی اپنی تالیف معاہدہ ترکیہ میں مسلمانوں پر واضح کیا کہ

"اول تو شرعًا یہ موقع ہجرت کا ہے نہیں۔ دوم اگر خلاف شریعت ہجرت کی بھی گئی۔ تو چونکہ اس کے سامان آپ کے پاس نہیں ہیں اس لئے نقصان ہوگا اور دشمنوں کو ہنسی کا موقع ملے گا۔"

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جن لوگوں نے ہجرت کی ان میں سے اکثر طرح طرح کی ٹھوکریں کھا کر تباہ و برباد ہو گئے اور بالآخر انتہائی کس مپرسی کی حالت میں انہیں واپس اپنے وطن آنا پڑا۔

## تحریک عدم تعاون

۱۹۲۰ء میں کانگرس نے گاندھی جی کی رہنمائی میں تحریک عدم تعاون شروع کی جس کے تحت انگریزی عدالتوں۔ گورنمنٹ سکولوں کالجوں اور کونسلوں کا مقاطعہ کرنے کی تلقین کی گئی۔ ہندوؤں کے تو ایک بااثر طبقہ نے پنڈت موتی لال نہرو وغیرہ کی راہنمائی میں اس تحریک کی مخالفت کرتے ہوئے اس کے برے اثرات سے اپنی قوم کو بچا لیا۔ لیکن مسلمان علماء نے اس تحریک کو "عین اسلام" قرار دیتے ہوئے مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کا فتوٰی صادر کر دیا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تصنیف "ترک موالات اور احکام اسلام" میں قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی روشنی میں واضح کیا۔ کہ یہ تحریک سراپا غیر اسلامی ہے اور اس میں مسلمانوں کا ہر لحاظ سے نقصان ہے۔

چنانچہ بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا۔ کہ اس تحریک میں شامل ہو کر مسلمانوں کو ناقابل تلافی نقصان ہوا۔ اور وہ تعلیم اور سیاسی حقوق حاصل کرنے میں ہندو قوم سے جو پہلے ہی ان سے ترقی یافتہ تھی۔ اور پیچھے رہ گئے۔ بالآخر انہیں یہی طریق اختیار کرنا پڑا۔ جس کا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے انہیں مشورہ دیا تھا۔

## شدھی کی تحریک

۱۹۲۳ء میں ہندوؤں نے شدھی کی تحریک شروع کی اور یوپی کے ملکانہ راجپوت مسلمانوں کو ہزاروں کی تعداد میں مرتد کر لیا۔ اس فتنہ کی شدت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ روزنامہ زمیندار لاہور نے لکھا:۔

"آج یہ حالت ہے کہ بھارت کے شدھی ہاز سنگھٹنوں نے فرزندان توحید پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے۔ زر سے زور زاری سے حیلہ سے مکر سے ان کو ان کی بہو بیٹیوں کو اور ان کے بچوں کو مرتد کر رہے ہیں"۔

(روزنامہ زمیندار ۲۷ اپریل ۱۹۲۳ء)

ان دنوں آریہ سماج کے حوصلے اتنے بڑھے ہوئے تھے کہ وہ برملا کہہ رہے تھے کہ

"جب تک پنجاب اور ہندوستان ان بدیشی مذہبوں سے پاک نہیں ہوں گے تب تک ہمیں کبھی چین سے سونا نہیں ملیگا۔ ..... ہر سچے ہندو کی یہ دلی خواہش ہے کہ اپنے دیس کو اسلام سے پاک کر دے۔ اس مقصد کے لئے ہم اپنے بچوں کی قربانی بھی دیں گے۔"

(اخبار نجات ۳۰ مارچ ۱۹۲۵ء)

اس فتنہ عظیم کے رونما ہونے پر طبعًا مسلمانوں میں ایک اضطراب اور ہیجان پیدا ہو گیا۔ لیکن برعظیم کے مسلمانوں میں جماعت احمدیہ وہ واحد جماعت تھی۔ جس نے اپنے اولوالعزم امام کی راہنمائی میں نہایت منظم رنگ میں اس فتنہ کا کامیاب مقابلہ کیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے اپنی جماعت سے ڈیڑھ سو ایسے مجاہدین کا مطالبہ کیا۔ جو تین تین ماہ وقف کریں اور اپنے خرچ پر یوپی میں ملکانوں کے علاقہ میں جا کر اپنے مرتد ہونے والے بھائیوں کو دوبارہ آغوش اسلام میں لانے کی سعی کریں۔ علاوہ ازیں آپ نے پچاس ہزار روپیہ بطور چندہ دینے کا مطالبہ کیا۔ نیز فتنہ شدھی کا مقابلہ کرنے کے لئے آپ نے بڑے درد مندانہ الفاظ میں دیگر مسلمانوں کو بھی تحریک کی اور اس کیلئے تمام باہمی اختلافات کو نظر انداز کر کے متحد ہونے کی اپیل کی۔

غرض حضور کی قیادت میں جماعت احمدیہ نے نہایت کامیابی کے ساتھ اس فتنہ کا مقابلہ کر

جس کے نتیجہ میں آریوں کے تمام منصوبے ناکام ہو گئے۔ اور وہ اس تحریک شدھی کو ختم کرنے پر مجبور ہو گئے۔ چنانچہ مسلمان لیڈروں اور اخبارات نے کھلے الفاظ میں اعتراف کیا۔

"احمدی بھائیوں نے جس خلوص ایثار۔ جس جوش اور جس ہمدردی سے اس کام میں حصہ لیا ہے وہ اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اس پر فخر کرے"

(زمیندار ۸ اپریل ۲۳ء)

اور دوسری طرف تحریک شدھی کے بانی سوامی شردھانند صاحب کے اخبار تیج کو اپنی ناکامی کو دیکھتے ہوئے یہ لکھنا پڑا:۔

"تمام مسلمانوں میں سے سب سے زیادہ ٹھوس مؤثر اور مسلسل تبلیغی کام کرنے والی طاقت احمدیہ جماعت ہے ...... بلا مبالغہ احمدیہ تحریک ایک خوفناک آتش فشاں پہاڑ ہے جو بظاہر اتنا خوفناک معلوم نہیں ہوتا لیکن اس کے اندر ایک تباہ کن اور سیال آگ کھول رہی ہے جس سے بچنے کی اگر کوشش نہ کی گئی۔ تو کسی وقت موقع پاکر ہمیں بالکل جھلس دیگی"

(تیج ۱۵ر جولائی ۲۷ء)

## حجاز میں بغاوت

۱۹۲۵ء میں شریف مکہ نے حجاز میں ترکوں کے خلاف علم بغاوت بلند کر کے اپنی حکومت قائم کرنے کا اعلان کر دیا جس کی وجہ سے سرزمین مقدسہ میں فتنہ و فساد اور قتل و غارت کا خدشہ پیدا ہو گیا۔ اس موقعہ پر بھی حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رائے ظاہر فرمائی اور تحریر فرمایا کہ:۔

"میرے نزدیک بغاوت بغاوت ہی ہے۔ اور اس لحاظ سے میں ترکوں سے پوری ہمدردی رکھتا ہوں۔ اور شریف مکہ کے اس فعل کو نہایت بُرا اور قبیح خیال کرتا ہوں مگر ساتھ ہی یہ خیال بھی کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی منشا کے مطابق یہ فعل ہوا کیونکہ اس طرح مقامات مقدسہ اتحادیوں کے دست برد سے محفوظ ہو گئے"

(الفضل ۹ جون ۲۵ء)

## سائمن کمیشن

۲۷ء میں برطانوی حکومت نے ہندوستان کی سیاسی حالت کا جائزہ لینے اور ملک کے سیاسی مستقبل میں مناسب نمائندوں کے سوال پر غور کرنے کے لئے ۹ ممبروں پر مشتمل ایک کمیشن ہندوستان بھیجا جو اپنے صدر مسٹر جان سائمن کے نام پر سائمن کمیشن کہلاتا ہے۔ اس کمشن کے سامنے مسلمانوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کے ممتاز رکن چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب پیش ہوئے۔ آپ نے نہایت قابلیت کیساتھ مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کی ضرورت ثابت کی۔

## مطالبہ پاکستان کا پہلا مرحلہ

جیسا کہ آج ہر ایک کو علم ہے مطالبہ پاکستان کی بنیاد ہی اس امر پر رکھی گئی تھی کہ ہندو اور مسلم دو علیحدہ قومیں ہیں جو اپنی جداگانہ تہذیب رکھتی ہیں۔ اس بنیاد کا سب سے پہلا مرحلہ جداگانہ انتخاب کا مطالبہ تھا۔ یعنی یہ کہ مرکزی اسمبلی اور صوبائی کونسلوں میں مسلمانوں کی نشستیں محفوظ کر دی جائیں اور ان کے ممبروں کا انتخاب صرف انہی کے ووٹوں سے ہو۔

سائمن کمشن کے آنے کے زمانہ میں مسلمانوں کے بہت سے لیڈر حتی کہ خود قائد اعظم محمد علی جناح بھی مسلمانوں کے لئے جداگانہ انتخاب کے مطالبہ سے متفق نہ تھے۔ چنانچہ ستمبر ۲۷ء میں جب مسلمانوں کی آل پارٹیز کانفرنس شملہ میں ہوئی تو قائد اعظم نے جداگانہ انتخاب کی مخالفت کی۔

## دو قوموں کا تصور

حضرت امام جماعت احمدیہ کی دلی خواہش تھی کہ ہندوستان کی تمام اقوام صلح و صفائی اور اتحاد و اتفاق کیساتھ مل کر رہیں لیکن آپ کی دور رس نظری نے اسی زمانہ میں ہی برادران وطن کی ذہنیت کا صحیح تجزیہ کرتے ہوئے یہ بھانپ لیا تھا کہ ان کے ساتھ مل کر مسلمان کبھی اپنے حقوق کو محفوظ نہیں کر سکتے۔ چنانچہ آپ نے آل پارٹیز کانفرنس میں بھی اور بعد میں بھی جداگانہ انتخاب کی پُر زور تائید کی اور لطف یہ کہ اس سلسلے میں قریب قریب وہی دلائل پیش فرمائے۔ جن کی بنیاد پر بعد میں پاکستان کا مطالبہ کیا گیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"جس ملک میں ایسی اقوام بستی ہوں کہ جو اپنی جداگانہ تہذیب اور جداگانہ مذہب رکھتی ہوں اور ان کے درمیان ایک لمبے عرصہ سے جھگڑے اور مناقشے ہوں۔ ان کے متعلق کوئی نہ کوئی احتیاط کرنی ضروری ہوگی ورنہ چھوٹی قوم کی تباہی یقینی ہو جائے گی۔ اور اس کی ذمہ داری اکثریت پر ہی ہوگی"

(مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ صفحہ ۱۰۹ ۱۱۵)

وہ مسلمانوں کے سامنے مذہب اور قومیت کا سوال ہے۔ یہاں دو مختلف قومیں اور زبردست قومیں بستی ہیں جن کے مذہب الگ ہیں اور جن کے تمدن کے اصول الگ ہیں پس ایک مستقل اکثریت کے مقابلہ میں ایک مستقل اقلیت بن کر رہنے کے لئے وہ کس طرح تیار ہو سکتے ہیں جب تک کہ انکے حقوق کی حفاظت کا انتظام نہ ہو جائے۔ (صفحہ ۹۸)

پس حق یہ ہے کہ مطالبہ پاکستان کی بنیاد کا پہلا مرحلہ جداگانہ انتخاب کا مطالبہ تھا اور اس مطالبہ کو سب سے پہلے جن مسلمان راہنماؤں نے پیش کیا۔ ان میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نام نامی نمایاں اور ممتاز حیثیت رکھتا ہے

## دو اہم تصنیفات

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے صحیح موقف کو دنیا سے روشناس کرانے کے لئے دو اہم ضخیم کتابیں تصنیف فرمائیں۔ ان میں سے ایک "مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ" ہے۔ جس میں آپ نے ان غلط فہمیوں کا ازالہ فرمایا ہے جو ہندوؤں نے "نہرو رپورٹ" کے ذریعہ پھیلانے کی کوشش کی تھی (واضح رہے کہ نہرو رپورٹ میں بظاہر پورے ملک کی طرف سے مطالبات پیش کئے گئے تھے۔ لیکن درپردہ مسلمانوں کو نظر انداز کر کے ہندو راج قائم کرنے کی سعی کی گئی تھی)

دوسری اہم کتاب جو ۴۲۳ صفحات پر مشتمل تھی۔ آپ نے "ہندوستان کے موجودہ سیاسی مسئلہ کا حل" کے نام سے تصنیف فرمائی اس میں آپ نے سائمن کمشن کی رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے مسلمانان ہند کے موقف کو ناقابل تردید دلائل کے ساتھ پیش فرمایا۔ یہ کتاب انگریزی میں بھی شائع کی گئی اور انگلستان میں وسیع پیمانے پر اس کی اشاعت کی گئی تاکہ انگریز مسلمانوں کے موقف سے بخوبی واقف ہو جائیں

اس کتاب کی اہمیت اور قدر و قیمت کا اس سے ہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مسلمانوں کے قریباً تمام بڑے بڑے لیڈروں نے اس کتاب کی تعریف کی اور اسے مسلمانان ہند کی ایک نہایت اہم سیاسی خدمت قرار دیا چنانچہ

(۱) علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال نے تحریر فرمایا کہ یہ کتاب "نہایت عمدہ اور جامع" ہے۔

(۲) ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب آف علی گڑھ نے تحریر فرمایا "جناب کی کتاب نہایت دلچسپی سے پڑھی .... جناب نے اسلام کی ایک اہم خدمت سرانجام دی ہے"۔

(۳) روزنامہ انقلاب لاہور نے لکھا۔

"جناب مرزا صاحب نے اس تبصرہ کے ذریعہ سے مسلمانوں کی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے"۔ (انقلاب ۱۶ر نومبر ۳۰ء)

(۴) روزنامہ سیاست لاہور نے لکھا۔

"جناب بشیر الدین محمود احمد صاحب نے میدان تصنیف و تالیف میں جو کام کیا ہے وہ بلحاظ ضخامت و افادہ ہر تعریف کا مستحق ہے اور سیاسیات میں اپنی جماعت کو عام مسلمانوں کے پہلو بہ پہلو چلاتے ہیں آپ نے جن اصول عمل کی ابتدا کر کے اس کو اپنی قیادت میں کامیاب بنایا ہے وہ بھی ہر منصف مزاج مسلمان اور حق شناس انسان سے خراج تحسین وصول کر کے رہتا ہے" (سیاست ۸ر دسمبر ۲۸ء)

## رسالہ ورتمان کی اشاعت

۱۹۲۷ء میں ہی ہندوؤں کے ایک رسالہ ورتمان میں "سیر دوزخ" کے عنوان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک نہایت درجہ کا ناپاک اور گستاخانہ مضمون شائع ہوا۔ جسے پڑھ کر مسلمانوں کے قلوب پاش پاش ہو گئے۔ مسلمانوں نے سخت احتجاج کیا اور ہندو مسلمانوں میں تصادم بھی ہوا۔ بالآخر حکومت نے مقدمہ چلا کر رسالہ ورتمان کے ایڈیٹر اور "سیر دوزخ" لکھنے والے مضمون نگار کو سزائے قید دے دی مسلمان اس پر مطمئن ہوتے ہوئے نظر آتے اس پر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک مضمون "فیصلہ ورتمان کے بعد مسلمانوں کا فرض" کے عنوان سے رقم فرمایا اس مضمون کا لفظ لفظ اس بے پایاں محبت کا مظہر ہے جو آپ کے دل میں اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے موجزن ہے۔ آپ نے تحریر فرمایا:۔

"اگر سیر دوزخ کا مضمون لکھنے والا اور اس کے چھاپنے والا دونوں قید ہو گئے ہیں تو اس کے صرف یہ معنی ہیں کہ ہمارے جذبات کو جو صدمہ پہنچا تھا اس کا بدلہ لے لیا گیا ہے لیکن اے مسلمان کہلانے والے! اس بات کو مت بھول کہ جو کچھ ان دونوں نے لکھا اور شائع کیا ہے وہ کروڑوں آدمیوں کے دلوں میں ہے اور جب تک اس کو مٹایا نہ جائے اس وقت تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی کی عزت قائم نہیں ہو سکتی۔ پس تم خوش نہ ہو کہ اگر تو سچا مومن ہے تو تیری خوشی اپنے انتقام میں نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقام میں ہے اور وہ انتقام یہ ہے کہ تو اس وقت تک سانس نہ لے جب تک کہ دنیا میں ایک بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر باقی ہے"

"اسلام کے خلاف موجودہ شورش درحقیقت مسلمانوں کی تبلیغی سستی کا نتیجہ ہے ......

میرے لئے اس وقت تک کوئی خوشی نہیں جب تک کہ تمام دنیا کے دلوں سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بغض نکل کر اس کی جگہ آپ کی محبت قائم نہ ہو جائے"

(رسالہ ورتمان کے بعد مسلمانوں کا اہم فرض)

(نوٹ) مضمون کا باقی حصہ الفضل کی آئندہ اشاعتوں میں شائع ہوگا انشاء اللہ

# یُمنِ قدوم

از مکرم محمد احمد صاحب مظہر لائل پور

اے امام اے انجمن آرائے ما
سرور و سروِ چمن پیرائے ما

اے امیر المومنین، فضلِ عمر
رہبر و فرمانده و مولائے ما

جان و دل با تو حوالت کرده ایم
اے بقربانت ہمہ آرائے ما

باتو از سیلِ حوادث ایمنیم
اے حصارِ ملجاء و ماوائے ما

باز نتواں یافتن ایں روزگار
مانے دانیم قدرش، وائے ما

از زبونی ہائے ایامِ فراق
یاد دارد چشمِ خوں پالائے ما

ناصبوری ہا ز دوری ہا بحاست
غرقِ غم گردیده سرتاپائے ما

دل بحالِ خویشتن در خوں نشست
بر فلک شد آہِ دود آسائے ما

چاکِ داماں باز گفت از چاکِ دل
داد از پنہاں خبر پیدائے ما

عرشیاں را نیز ہم، شور انده بود
شیون و فریاد و وادردائے ما

ناصر الدیں، حضرتِ فضلِ عمر
دلبرِ دلدار دل آرائے ما

ظلِّ حق یعسوبِ دینِ مصطفےٰ
بر سرِ دل ہا سریر آرائے ما

کرده ما را از قدومت بہره مند
ایزدِ منّانِ بے ہمتائے ما

رُخ نمودی، ہمچو مہرِ بامداد
روز گردانندی، شبِ یلدائے ما

از برائے ارمغانِ حضرتت
اشک آمد، لولوئے لالائے ما

جلئے آں دارد کہ جاں افشاں کنیم
مے نیرزد، بہ ازیں کالائے ما

ماجرائے ناظرِ منظور نیں
ما بتو قربان دتو شیدائے ما

جانِ من بادا بلا گردانِ تو
باب و مامم نیز ہم قربانِ تو

# پیا آج میرے گھر آئے

چوہدری عبدالواحد صاحب ودیارتھی نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

پیا آج میرے گھر آئے
پیا آج میرے گھر آئے

ترجمہ۔ میرا محبوب آج میرے گھر آیا ہے

بلیہاری میں بلی بلی جاؤں — چرن رج نینن کو لگاؤں
جن پگ پریتم آئے
پیا آج میرے گھر آئے

ترجمہ۔ میں صدقے جاؤں میں قربان ہو ہو جاؤں۔ پاؤں کی خاک آنکھوں کو لگاؤں۔ جن راستوں سے میرا محبوب آیا ہے۔

پرمل وایو ترُور جھومیں — پشپ سگندھت ہر جا ہیں پھولیں
کوئل گیت سنائے
پیا آج میرے گھر آئے

ترجمہ۔ نسیم سحری چل رہی ہے درخت جھوم رہے ہیں۔ ہر جگہ خوشبودار پھول کھل رہے ہیں اور کوئل گیت سنا رہی ہے۔

پورنیما کا چندر اُدِت ہے — ربوہ گری کی شکھر جگت ہے
گگن پھول برسائے
پیا آج میرے گھر آئے

ترجمہ۔ چودھویں کا چاند طلوع ہوا ہے۔ ربوہ کی پہاڑی کی چوٹی منور ہے۔ اور آسمان پھول برسا رہا ہے۔

من چاہے انگ پی سنگ لاؤں — جو گزری سب کھول سناؤں
پر ہیا میرا لجیائے
پیا آج میرے گھر آئے

ترجمہ۔ دل چاہتا ہے کہ محبوب کے جسم کے ساتھ اپنا جسم لگا دوں۔ مجھ پر جو حالات گزرے ہیں، سب کچھ کھول کر سنا دوں۔ مگر میرا دل شرماتا ہے۔

کیا بولوں کیا مجھ پر بیتی — ساجن میری سار نہ لیتی
گن گن دِوس بتیائے
پیا آج میرے گھر آئے

ترجمہ۔ کیا بتاؤں مجھ پر کیا کچھ گزری۔ میرے محبوب نے بھی میری خبر نہ لی۔ گن گن کر میں نے دن گزارے ہیں۔ میرا محبوب آج میرے گھر آیا ہے۔

گوپیو! آؤ مل کر گائیں — آج ہوئیں پورن آشائیں
کرشن برندابن آئے
پیا آج میرے گھر آئے

ترجمہ۔ گوپیو! آؤ مل کر گائیں۔ کیونکہ آج تمنائیں پوری ہوئی ہیں۔ کرشن برندابن میں آ گئے ہیں۔ میرا محبوب۔ آج میرے گھر میں آ گیا ہے۔

# خلافت ثانیہ کے مبارک دور میں دنیا کے

## کونے کونے میں تبلیغ اسلام کے مراکز کا قیام

(از مکرم بشارت احمد صاحب بشیر جوائنٹ نائب وکیل التبشیر)

حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت عہد خلافت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے کونے کونے میں اسلام کے تبلیغی مراکز قائم ہوئے مساجد کی تعمیریں ہوئیں اسکول اور کالج کا قیام ہوا۔ اور ہزاروں ہزار افراد اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو گئے۔ اس عظیم الشان مہم کا ہلکا سا اندازہ ذیل کے مضمون سے لگایا جا سکتا ہے ؎

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا عظیم الشان مقصد اشاعت اسلام تھا۔ آپ کے اہم فرائض میں سے ایک فرض جو خدا تعالیٰ نے آپ کو سپرد فرمایا۔ وہ "کسر صلیب" ہے۔ لہٰذا تبلیغ اسلام میں سب سے پہلے احمدیت کا رُخ "مسیحیت کے مراکز" یعنی یورپ کی طرف ہوا۔ اور آپ کی زندگی ہی میں احمدیت کا چرچا یورپ کے دور دراز ممالک میں پھیل گیا۔ ڈوئی جیسے مشہور و معروف انسان کی عبرت ناک موت نے انگلستان اور امریکہ میں آپ کی شہرت کو چار چاند لگا دیئے آپ کے دل میں شروع سے ہی یہ خیال اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈالا گیا تھا۔ کہ یورپ میں تبلیغ اسلام کے لئے ایک عمدہ میدان ہے۔ آپ کو اس سلسلہ میں بعض کشوف اور خوابیں بھی دکھائی گئیں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں

"طلوع شمس جب مغرب کی طرف سے ہوگا۔ ہم اس پر بہرحال ایمان لاتے ہیں۔ لیکن اس عاجز پر جو ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے۔ کہ ممالک مغربی جو کہ دین سے ظلمت کفر و ضلالت میں ہیں آفتاب صداقت سے منور کئے جائیں گے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا"

(ازالہ اوہام صفحہ ۵۱۵)

پھر فرماتے ہیں:۔

"میں نے دیکھا کہ شہر لندن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت بیان کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے۔ جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے رنگ سفید ہیں اور شاید تیتر کے جسم کے موافق ان کا جسم ہوگا۔ سو میں نے ان کی یہ تعبیر کی۔ کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہو جائیں گے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۵۱۵، ۵۱۶)

انگلستان میں احمدیہ مشن کی ابتداء خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے ہو چکی تھی۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی یہ عادت تھی کہ جب کبھی وہ کسی انگریز کے متعلق سنتے کہ وہ حق کا متلاشی ہے تو فوراً خط و کتابت کے ذریعہ اسے تبلیغ شروع کر دیتے اور اس طرح سے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی کئی ایک انگریز اسلام سے مشرف ہوئے۔ اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" کی بنیاد ڈالی۔ اور اس کے ذریعہ اپنی آواز کو تمام مغربی ممالک تک پہنچایا۔ اس رسالہ کے ذریعہ صدہا نفوس مشرف باسلام ہوئے (مغربی افریقہ میں جہاں اس وقت بفضلہ تعالیٰ بہت بڑی جماعت ہے) اس کی ابتداء بھی رسالہ مذکور ریویو آف ریلیجنز سے ہوئی۔ اسی طرح آپ نے "تحفہ قیصریہ" لکھ کر ملکہ وکٹوریہ کو اس کی گولڈن جوبلی کے موقعہ پر بھجوا کر دعوت اسلام دی جس کا شکریہ ملکہ نے نہایت محبت بھرے الفاظ میں بھجوایا۔ غرضیکہ آپ نے ہر ممکن طریق سے اسلام کی دعوت دی۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں احمدیہ مشن کی ابتدائی بنیاد ڈالی گئی۔ پہلے مکرم خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم نے وہاں تبلیغ کا کام شروع کیا اور پھر چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے کو ۱۹۱۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے بھجوایا۔ اس طرح دعوت احمدیت کی بنیاد استوار ہوئی۔ اور مشن کی حقیقی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے عہد میں ۱۹۱۶ء میں لندن میں رکھی گئی۔

### سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا سفر انگلستان اور مسجد احمدیہ کی بنیاد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئینہ کمالات اسلام میں فرماتے ہیں:۔

"میں نے دیکھا کہ میں لندن کے ایک چوک میں اسلام کی خوبیاں بیان کر رہا ہوں اور اسی دوران میں نے کئی ایک سفید پرندے پکڑے"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ رؤیا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ذریعہ پورا ہوا۔ جبکہ آپ نے ۱۹۲۴ء کی آل مذاہب کانفرنس میں شرکت فرمائی اور اس موقعہ پر آپ نے مشہور آفاق کتاب "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" تصنیف فرمائی جس کا انگریزی ایڈیشن کئی ہزار جلدوں میں شائع ہو کر تقسیم ہو چکا ہے۔ حال ہی میں امریکہ مشن نے اس کا نہایت خوبصورت اور عمدہ ایڈیشن تیار کروایا ہے۔

۱۹۲۴ء میں حضور نے اپنے دست مبارک سے "مسجد لندن" کی بنیاد رکھی۔ اس مسجد کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ مسجد جس پر کئی لاکھ روپیہ صرف ہوا۔ صرف اور صرف احمدی مستورات کے چندہ سے تعمیر ہوئی۔ یہ سب سے پہلا خدا تعالیٰ کا گھر ہے جو لندن شہر میں تعمیر ہوا مسجد لندن کے موجودہ امام مسجد مکرم مولود احمد خان صاحب بی۔ اے اور ان کے نائب مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر ابن حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ ہیں۔

**سوئٹزرلینڈ** یہ مشن ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو قائم ہوا۔ سب سے پہلے مبلغ شیخ ناصر احمد صاحب ہیں۔ مشن اپنا ماہوار رسالہ "Der Islam" نکالتا ہے۔

**فرانس** ۱۷ مئی ۱۹۴۶ء کو ملک عطاء الرحمٰن صاحب اور چوہدری عطاء اللہ صاحب کے ذریعہ اس مشن کا قیام عمل میں آیا۔ اس جگہ اب ہمارا باقاعدہ مشن تو نہیں ہے لیکن لٹریچر اور خط و کتابت کے ذریعہ تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے

**ہالینڈ مشن** ۲ جولائی ۱۹۴۷ء کو The Hague میں مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب کے ذریعہ یہ مشن قائم ہوا۔ اس وقت مکرم غلام احمد صاحب بشیر اور ابوبکر صاحب ایوب کام کر رہے ہیں ۱۹۵۵ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے زیر ارشاد چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مسجد ہیگ کی بنیاد رکھی۔ یہ مسجد بھی لنڈن مسجد کی طرح عورتوں کے چندہ سے تعمیر ہو رہی ہے۔

حال ہی میں اس مشن نے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی مایہ ناز تصنیف Where did Jesus die "یسوع مسیح کہاں مرا" کا ڈچ ترجمہ شائع کیا ہے

**سپین** یہ مشن ۱۹۴۶ء میں مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کے ذریعہ قائم ہوا۔ "اسلام کا اقتصادی نظام" کا ہسپانوی ترجمہ تین ہزار کی تعداد میں شائع ہو چکا ہے اور عوام میں مقبولیت حاصل کر چکا ہے اسی طرح "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا بھی ترجمہ ہو کر شائع ہو چکا ہے۔

**جرمنی** اس مشن کا قیام جنوری ۱۹۴۹ء میں مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب کے ذریعہ ہوا۔ جرمن اسلام میں داخل ہو رہے ہیں گذشتہ سال جرمن زبان میں قرآن کریم کا جو ترجمہ شائع ہوا۔ اس کی ایک معقول تعداد فروخت ہو چکی ہے۔ قرآن کے جرمن ترجمہ پر اخبارات اور علمی رسائل میں کئی ایک ریویو شائع ہو چکے ہیں "اسلام کا اقتصادی نظام"۔ "میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں" "My Faith" "What is Islam" جرمن زبان میں شائع ہو چکا ہے۔

**یونائیٹڈ اسٹیٹس آف امریکہ** امریکہ میں سب سے پہلا مشن ۱۹۲۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے ذریعہ قائم ہوا۔ آپ نے نیویارک، ڈیٹرائٹ کے شہروں میں کچھ عرصہ ٹھہرنے کے بعد شکاگو کو مرکز بنانے کا فیصلہ کیا۔ اور وہاں پر ایک مکان خرید کر اس کو مسجد کی شکل دی اور رسالہ مسلم سن رائز جاری کیا۔ انکے بعد مکرم مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے تین سال شکاگو میں کام کرتے رہے ۱۹۲۸ء میں مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایم۔ اے نے چارج لیا اور ۱۹۴۸ء تک محنت اور کامیابی سے کام جاری رکھا ان کے وقت میں پندرہ مقامات پر جماعتیں قائم ہوئیں۔ ۱۹۴۶ء میں تحریک جدید کے ماتحت مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب بی اے اور مکرم مرزا منور احمد صاحب مولوی فاضل امریکہ تشریف لے گئے۔ مکرم خلیل احمد صاحب ناصر نے فروری ۱۹۴۸ء میں صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی سے چارج لیا۔ اور مرزا منور احمد صاحب جو پٹسبرگ میں کام کر رہے تھے نے ستمبر ۱۹۴۷ء میں میدان تبلیغ میں شہادت کا درجہ پایا۔ اور پٹسبرگ کے قبرستان میں مدفون ہوئے إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

۱۹۴۷ء میں چوہدری غلام یٰسین صاحب بی اے امریکہ تبلیغ کے لئے پہنچے۔ کچھ عرصہ شکاگو مرکز میں کام کرنے کے بعد نیویارک میں مشن قائم کرنے پر متعین ہوئے۔ اسی سال چوہدری شکر الٰہی صاحب بھی تبلیغ کے لئے مقرر کئے گئے۔ اور ۱۹۴۹ء میں مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم مولوی فاضل پٹسبرگ میں

تبلیغ کے لئے تشریف لائے۔ ۱۹۵۰ء میں واشنگٹن دارالحکومت امریکہ میں ایک بہت بڑا مکان خرید کر شکاگو سے دفتر تبدیل کیا گیا۔ ۱۹۵۲ء میں مولوی نورالحق صاحب انور مولوی فاضل نیویارک اور سید جواد علی صاحب بی۔اے واشنگٹن سیکرٹری مشن کے طور پر وہاں بھیجے گئے اور ۱۹۵۵ء میں مسٹر عبدالشکور صاحب کنزے تبلیغ کے لئے بھیجے گئے۔ اس وقت امریکہ میں چار مبلغ کام کر رہے ہیں اور تین رخصت پر ہیں۔ اس جماعت کی طرف سے قرآن کریم اور دیگر اسلامی لٹریچر کی توجہ سے اشاعت کی جا رہی ہے رسالہ مسلم سن رائز سہ ماہی اور احمدیہ گزٹ شائع کئے جاتے ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ ملک کے بڑے بڑے شہروں میں جماعتیں قائم ہیں۔ نومسلمین نصف کے قریب جماعتی اخراجات چندوں کے ذریعہ برداشت کرتے ہیں۔ اور اخلاص میں ترقی کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے ایمان میں برکت دے۔

**ٹرینیڈاڈ** اس جزیرہ میں ۱۹۵۰ء میں مولوی محمد اسحٰق صاحب ساقی نے مشن قائم کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس مختصر سے عرصہ میں تین صد اشخاص داخل احمدیت ہو چکے ہیں "احمدیت" ماہوار شائع ہوتا ہے۔

**انگلستان مشن** ۱۹۵۲ء میں قائم کیا گیا۔ اس وقت تک چالیس افراد داخل احمدیت ہو چکے ہیں۔ ہمارے انگریز نومسلم بھائی مسٹر بشیر احمد آرچرڈ اسی مشن کے انچارج ہیں پبلک لیکچرز اور تقسیم لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ اسلام کی جاتی ہے۔

## افریقہ

**سیرالیون** حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گولڈ کوسٹ اور نائیجیریا جاتے ہوئے ۱۹۲۱ء میں چند دن فری ٹاؤن شہر کے معزز اراکین اور رؤسا سے ملاقاتیں کیں۔ متعدد پبلک لیکچر دیئے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ احمدیت کا تعارف سرزمین سیرالیون میں کرایا گیا۔ گویا احمدیہ مشن کی بنیاد مغربی افریقہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی کے ذریعہ پڑی۔ ۱۹۲۲ء میں مکرم حکیم فضل الرحمٰن صاحب بھی کچھ عرصہ یہاں قیام پذیر رہے۔ ۱۹۳۷ء میں مکرم الحاج نذیر احمد صاحب علی مرحوم نے یہاں مستقل مشن قائم کیا اور ملک کے طول و عرض میں جماعتیں قائم کیں۔ مشن کا اپنا ذاتی پریس ہے The African Crescent "الہلال الافریقی" اخبار نکالا جاتا ہے ساٹھ کے قریب مساجد۔ تین سکول ہیں۔ دو ہزار نفوس داخل احمدیت ہو چکے ہیں۔

**فری ٹاؤن** عرصہ دراز تک یہ مشن احمدیہ مشن سیرالیون کا جزو اور حصہ رہا۔ لیکن ۱۹۴۹ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تبلیغی جدوجہد کو وسیع کرنے کی خاطر فری ٹاؤن شہر اور اس سے ملحقہ علاقہ کو ایک علیحدہ مشن قرار دیا تب سے یہ مشن ایک مستقل حیثیت سے کام کر رہا ہے۔ شہر کے وسط میں ایک شاندار مسجد ہے اور مبلغ کی رہائش کے لئے ایک مشن ہاؤس تعمیر کیا گیا ہے۔ "البشریٰ" اخبار انگریزی میں نکلتا ہے۔

**گولڈ کوسٹ** حضرت مولانا نیر صاحب کے ذریعہ ۱۹۲۱ء میں قائم ہوا۔ آپ یہاں چار ماہ قیام فرما کر جون ۱۹۲۱ء میں لیگوس دارالخلافہ نائیجیریا تشریف لے گئے ۱۹۲۱ء میں الحاج حکیم فضل الرحمٰن صاحب یہاں تشریف لے گئے آپ نے اپنے حسن انتظام سے جلد ہی جماعت کو پختہ بنیادوں پر قائم کر دیا چندوں میں باقاعدگی شروع ہوئی۔ احمدی بچوں کی تعلیم کے لئے مدارس قائم ہوئے سالٹ پانڈ میں پختہ مشن تعمیر ہوا۔ آپ ۱۹۲۹ء تک کام کرتے رہے۔ اور نومبر ۱۹۲۹ء کو واپس ہندوستان تشریف لائے۔ دوبارہ آپ ۱۹۳۳ء کے شروع میں تشریف لے گئے اور ۱۹۳۵ء میں آپ کا تبادلہ نائیجیریا ہو گیا۔ اس وقت مکرم مولانا نذیر احمد صاحب بشر مبلغ انچارج ہیں۔ ساٹھ کے قریب مدارس ہیں اور تیس ہزار نفوس داخل سلسلہ ہو چکے ہیں مشن کا اپنا پریس ہے The Sun rise اخبار نکالا جاتا ہے Fanti زبان میں نماز کا ترجمہ ہو چکا ہے آجکل قرآن کریم کا ترجمہ وہاں کی لوکل زبان میں ہو رہا ہے۔ ۲۵ کے قریب مقامی اور پاکستانی مبلغین تبلیغی جہاد میں مصروف ہیں ۲۰۰ مساجد ہیں۔ یہاں سے دو طالب علم ربوہ حصول تعلیم کی خاطر آئے ہوئے ہیں

**نائیجیریا مشن** یہ مشن حضرت مولانا نیر صاحب کے ذریعہ جون ۱۹۲۱ء میں قائم ہوا۔ ۱۹۳۵ء میں حکیم فضل الرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مشن کو مضبوط کیا۔ ایک سہ منزلہ مشن ہاؤس اور مسجد لیگوس دارالخلافہ نائیجیریا میں واقع ہے موجودہ مشن کے انچارج نور محمد نسیم سیفی صاحب ہیں The Truth ہفتہ وار شائع ہوتا ہے مشن کا اپنا پریس ہے۔ لوکل اور انگریزی زبان میں کافی لٹریچر شائع کر چکا ہے سات سکول مشن کی نگرانی میں چل رہے ہیں۔

**مشرقی افریقہ** ۱۹۳۴ء مکرم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل کے ذریعہ باقاعدہ مشن کا اجرا ہوا۔ اب احمدیت خدا تعالیٰ کے فضل سے یوگنڈا۔ کنیا کالونی ٹانگانیکا میں مضبوطی سے قائم ہو چکی ہے۔ اس وقت ۱۷ پاکستانی اور مقامی مبلغ تبلیغ کر رہے ہیں قرآن کریم کی سواحیلی زبان میں ترجمہ کی دس ہزار کاپیاں شائع ہو چکی ہیں۔ مشن کا اپنا پریس ہے۔ ۱۹۳۶ء میں ممباسا سے سواحیلی زبان میں رسالہ "خدا کی محبت" جاری کیا گیا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک جاری ہے۔ یہاں سے تین طالب علم دینی تعلیم کے حصول کے لئے مرکز میں آئے ہوئے ہیں۔ اور ان کا سلسلہ تعلیم ابھی تک جاری ہے۔

**برما مشن** یہ مشن ۱۹۵۳ء کے وسط میں مکرم سید منیر احمد صاحب باہری کے ذریعہ قائم ہوا۔ یہاں پر خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے ہی کافی تعداد جماعت کے لوگوں کی موجود تھی۔ باہری صاحب ابھی تک فریضہ تبلیغ میں مشغول ہیں۔

**سیلون** سیلون میں جماعت کافی عرصہ سے قائم تھی لیکن باقاعدہ مشن ۱۸ اگست ۱۹۵۱ء کو مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر کے ذریعہ قائم ہوا۔ جماعت کا اخبار message انگریزی اور تامل زبان میں باقاعدہ چھپتا ہے۔ سیلون مشن کثیر تعداد میں انگریزی اور تامل زبان میں لٹریچر شائع کر چکا ہے

**سنگاپور مشن** یہ مشن ۱۹۳۵ء میں مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز کے ذریعہ قائم ہوا۔ آپ نے یہاں پندرہ سال قیام کیا اور خدا تعالیٰ نے ایک مضبوط جماعت عطا فرمائی۔ ملائی زبان میں کافی تعداد میں لٹریچر شائع ہو چکا ہے۔ موجودہ انچارج مکرم مولوی محمد صادق صاحب سنگاپوری ہیں قرآن مجید کا ملائی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ یہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب کی کوششوں کا نتیجہ ہے اس پر نظر ثانی کا کام ہو رہا ہے۔

## مشرق بعید

**انڈونیشیا** میں مشن ۱۹۲۵ء میں مکرم مولوی رحمت علی صاحب کے ذریعہ قائم ہوا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں خدا تعالیٰ نے خارق عادت کامیابی عطا فرمائی۔ بیسیوں طلباء اس ملک سے مرکز احمدیت میں آئے اور مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کر کے اپنے وطن میں فریضہ تبلیغ بجا لا رہے ہیں۔ جماعت دو رسالے "اسلام" اور "بشارت اسلام" شائع کرتی ہے۔ اسی طرح ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں اسلامی لٹریچر شائع کر چکی ہے۔ تقریباً ۳۵ سے زائد کتب کا ترجمہ ہو کر شائع ہو چکا ہے مثلاً کشتی نوح، لیکچر سیالکوٹ، رسالہ الوصیت۔ نظام نو۔ اسلامی اصول کی فلاسفی اور ایک غلطی کا ازالہ وغیرہ۔

موجودہ انچارج مشن سید شاہ محمد صاحب ہیں۔ ۱۹۵۲ء میں حضور نے اپنے صاحبزادے مرزا رفیع احمد صاحب کو بطور مبلغ بھجوایا۔ جو ابھی تک تبلیغ کے فریضہ میں مشغول ہیں۔ اس وقت پانچ انڈونیشین طلبا مرکز میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

**بورنیو** ۲۶ مئی ۱۹۴۷ء کو مکرم محمد زہدی صاحب فضلی کے ذریعہ قائم ہوا۔ یہاں آج کل مکرم محمد سعید صاحب انصاری مبلغ انچارج اور مرزا محمد ادریس صاحب اور ایک مقامی مبلغ تبلیغ کا فریضہ بجا لا رہے ہیں مشن ماہوار رسالہ "....." شائع کرتا ہے۔

## مشرق وسطیٰ

عرب ممالک میں ۱۹۲۵ء کے بعد مشن قائم ہوئے اور ابھی تک ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی جماعت کی تعداد موجود ہے جماعت کے افراد اپنے اپنے حلقوں میں تبلیغ کا کام کرتے ہیں

**شام** میں پہلا مشن ۱۹۲۵ء کو مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس اور سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کے ذریعہ قائم ہوا۔ مکرمی شاہ صاحب تو چھ ماہ دمشق میں قیام فرما کر واپس تشریف لے آئے۔ اور بعد میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس تبلیغ کرتے رہے۔

**فلسطین** میں مارچ ۱۹۲۸ء کو مکرم مولانا جلال الدین شمس کے ذریعہ احمدیہ مشن کی بنیاد رکھی گئی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت جلد مضبوط جماعت قائم ہو گئی۔ چنانچہ کربل پہاڑی کی چوٹی پر کبابیر گاؤں کے سب باشندے احمدی ہیں

**مصر** میں ۱۹۲۴ء میں مرحوم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کے ذریعہ مشن قائم ہوا۔ اور اس مشن کی تجدید ستمبر ۱۹۲۹ء میں ہوئی جبکہ مولانا جلال الدین صاحب شمس حیفا سے مصر تشریف لے گئے اس طرح یہ مشن فلسطین کے مشن میں مدغم کر دیا گیا شام کے مشن کے موجودہ انچارج السید المنیر الحصنی الحسینی ہیں۔

**ایران** کا مشن ۱۹۲۵ء میں شہزادہ عبدالمجید صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے ذریعہ قائم ہوا لیکن باقاعدہ مشن ۱۹۴۷ء میں قائم ہوا۔

**عدن** کا مشن ۱۸ اگست ۱۹۳۶ء میں مکرم غلام احمد صاحب بشر کے ذریعہ قائم ہوا۔ اور شیخ عثمان میں مخلصین جماعت اچھی تعداد میں موجود ہیں اور باقاعدگی کے ساتھ فریضہ تبلیغ ادا کر رہے ہیں۔ لائبیریا اور گیمبیا میں نئے مشن عنقریب کھلنے والے ہیں ان کے متعلق حضور ایدہ اللہ کی طرف سے ہدایات موصول ہو چکی ہیں۔

اٹلی اور دوسرے یورپین ممالک میں مزید مشن کھولنے کی سکیم زیر غور ہے۔

الغرض حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر نگرانی دنیا کے کونے کونے میں تبلیغ اسلام کے مراکز قائم ہو گئے ہیں

— الحمد للہ —

(بقیہ صفحہ)
کشمیر ڈے منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ میں اسی سلسلہ میں تمام مسلمان انجمنوں۔ سوسائیٹیوں لیڈروں اور ہر قسم کے با اثر لوگوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ ۱۴ اگست کو یاد رکھیں۔ اور آج ہی سے مسلمانوں میں اس کے متعلق احساس پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

## مسلمانانِ کشمیر پر مظالم

مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کے تیس لاکھ بھائی بے زبان جانوروں کی طرح قسم قسم کے ظلموں کا تختۂ مشق بنائے جا رہے ہیں۔ جن زمینوں پر وہ ہزاروں سال سے قابض تھے۔ ان کو ریاست کشمیر اپنی ملکیت قرار دے کر ناقابل برداشت مالیہ وصول کر رہی ہے۔ درخت کاٹنے۔ مکان بنانے بغیر اجازت زمین فروخت کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر کوئی شخص کشمیر میں مسلمان ہو جائے۔ تو اس کی جائیداد ضبط کی جاتی ہے۔ بلکہ کہا جاتا ہے۔ اہل و عیال بھی اس سے زبردستی چھین کر الگ کر دیئے جاتے ہیں۔ ریاست جموں و کشمیر میں جلسہ کرنے کی اجازت نہیں انجمن بنانے کی اجازت نہیں۔ اخبار نکالنے کی اجازت نہیں۔ غرض اپنی اصلاح اور ظلموں پر شکایت کرنے کے سامان بھی ان سے چھین لیے گئے ہیں۔ وہاں کے مسلمانوں کی حالت اس شعر کی مصداق ہے: ۔ ؎

نہ تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مر جاؤں یہ مرضی مرے صیاد کی ہے"

(الفضل ۶ ۵/۳۱)

## آل انڈیا کشمیر کمیٹی مسلمانانِ ہند کی نمائندہ ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:۔
"اس کمیٹی کو آل مسلم پارٹیز کانفرنس نے اپنی شاخ قرار دیا ہے۔ اور آل مسلم پارٹیز کانفرنس وہ ہے۔ جس کے ممبر تمام کونسلوں کے منتخب شدہ ممبر اسمبلی کے منتخب شدہ ممبر۔ اور کونسل آف سٹیٹ کے منتخب شدہ ممبر ہیں۔ اس کے علاوہ اس میں بیس ممبر مسلم لیگ کے۔ بیس جمعیۃ العلماء کے۔ بیس خلافت کمیٹی کے اور بیس ہندوستان کے عام شہرت رکھنے والے لیڈر ہیں۔"

(الفضل ۲۲ ۹/۳۱)

## انگلستان اور امریکہ کے احمدی نمائندوں کو احکام

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے امریکہ اور انگلستان کے مبلغین کو بذریعہ تار احکام بھجوائے۔ کہ کشمیر کے مسلمانوں پر تشدد اور مظالم بڑھ رہے ہیں۔ اس لیے وہ ان ملکوں میں پرزور پراپیگنڈا کریں۔ اخبارات کے مدیروں سے ملیں۔ نیز لیڈروں اور مدبرین کی ہمدردیاں حاصل کریں۔ اور انگلستان میں پارلیمنٹ کے ممبروں پر زور دیں۔ کہ وہ اس معاملہ کو پارلیمنٹ میں زیر بحث لائیں۔ چنانچہ حضور کے نمائندوں نے ان احکام کے پہنچتے ہی مساعی شروع کر دیں۔

## مساعی کے شاندار نتائج

ان کوششوں کے شاندار نتائج برآمد ہوئے ایک طرف اخبارات میں کثرت سے مضامین نکلے۔ ان اخبارات نے کشمیری مسلمانوں کے مطالبات کو معقول اور وقیع قرار دیا۔ اور حکومت پر زور دیا۔ کہ وہ ریاست کے نظم و نسق کا تجزیہ اور امتحان کرے۔

دوسری طرف پارلیمنٹ کے ممبران نے پارلیمنٹ میں وزیر ہند سے کشمیر کے معاملہ میں متعدد سوالات دریافت کئے۔ اور حکومت پر دباؤ ڈالا۔ کہ ان مظالم کا انسداد کرے۔

حضور کی تحریک پر ہز ہائی نس سر آغا خان۔ سر میاں محمد شفیع۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال اور چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے علیحدہ علیحدہ وزیر ہند سے ملاقات کر کے مسئلہ کشمیر کے متعلق پرزور توجہ دلائی۔ جس کے بہت اچھے نتائج نکلے۔

## مسلمانانِ کشمیر کے مطالبات

جب زمین ہر طرح سے تیار ہو گئی۔ تو ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو سری نگر میں مسلمانانِ جموں و کشمیر کے نمائندگان نے اپنے مطالبات مہاراجہ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ جنہوں نے ان پر ہمدردانہ غور کرنے اور ایک کمشن کے تقرر کا وعدہ کیا۔

صدر محترم آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے مہاراجہ صاحب کو تار دیا۔ جس میں ان کی توجہ اس طرف مبذول کرائی کہ ریاست میں قیام امن کے لیے ضروری ہے کہ بہت جلد مسلمانوں کی شکایات کا ازالہ اور ابتدائی حقوق کے متعلق اعلان کیا جائے۔ اس تار کے پہنچنے کے چند دن بعد مہاراجہ کی طرف سے اس بارہ میں مفصل اعلان کر دیا گیا۔

## مہاراجہ صاحب کی طرف سے ابتدائی حقوق دینے کا اعلان

۱۲ نومبر ۱۹۳۱ء کو والئی کشمیر مہاراجہ سر ہری سنگھ نے باشندگان کشمیر کو ابتدائی حقوق دینے کا اعلان کر دیا۔ اور گلینسی کمشن مقرر کرنے کا فرمان جاری کیا۔ اس کمشن میں علاوہ مسٹر گلینسی کے دو غیر سرکاری مسلم ارکان اور دو غیر مسلم شامل تھے۔ اس فرمان میں ان تمام امور کا ذکر ہے۔ جن کا مطالبہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی ہدایت کے ماتحت "کشمیر ڈے" کے موقع پر ہر جگہ کیا گیا تھا۔

اس طریق پر کشمیر کے غلاموں کی آزادی حضرت مصلح موعود کے ذریعہ عمل میں آئی۔ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کئی برس پہلے یہ فرما دیا تھا کہ "وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔"

## صدر محترم اور آل انڈیا کشمیر کمیٹی پر کامل اعتماد

صدر محترم آل انڈیا کشمیر کمیٹی اور آپ کی اس جماعت پر مسلمانانِ کشمیر و ہندوستان کو ہمیشہ کامل اعتماد رہا۔ جس کا اظہار تقریر و تحریر کے ذریعہ سینکڑوں دفعہ ہوا۔ یہاں صرف دو چار اقتباس بطور نمونہ پیش ہیں۔

راقم الحروف کے پاس کشمیر کے لیڈران شیخ محمد عبد اللہ صاحب اور چوہدری غلام عباس صاحب کی تحریریں بھی موجود تھیں۔ اس وقت نہ وہ دستیاب ہیں۔ اور نہ ہی دوسرا ریکارڈ ہے۔ ورنہ اس بارہ میں ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔

"آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا ایک فوری اجلاس ۱۳ اکتوبر کو لورنگس لاہور میں منعقد ہوا۔ سر ذوالفقار علی خاں نے کمیٹی کی طرف سے صدر کمیٹی پر کامل اعتماد کا اظہار کیا۔ اور مسلمانانِ کشمیر کے معاملہ میں ان کی بے غرضانہ خدمات کو زوردار الفاظ میں سراہا۔"

(الفضل و دیگر اخبارات ۲۰ ۱۰/۳۱)

"آل انڈیا کشمیر کمیٹی پر (کشمیر کے) لوگوں کو کامل اعتماد ہے۔ اور وہ صدر کمیٹی سے ملتجی ہیں۔ کہ اپنی سرگرمیوں کو بدستور جاری رکھیں۔" (انقلاب ۱۴ ۱۰/۳۱)

## آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی شاندار خدمات

"حقیقت یہ ہے کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی اور اس کے اراکین کی اندرونی کوششوں کا یہ نتیجہ ہے۔ بے شک احرار کمیٹی کے کام کا بھی اثر پڑا۔ اور مہاراجہ کی سالگرہ کا بھی کچھ نہ کچھ اس سے تعلق ہے۔ مگر زیادہ اثر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ولایتی پراپیگنڈا کا ہے۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر نے ممتاز مسلمانوں کے ذریعہ لنڈن میں کوشش کی۔ انگلستان کے بڑے بڑے اخباروں میں ریاست کشمیر کے مظالم کی اطلاعیں شائع ہوئیں۔ اور اخباروں نے ریاست کشمیر کو مطعون کیا۔ اور مسلمان لیڈروں نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر کی تحریک کی وجہ سے وزیر ہند پر زور ڈالا اور وائسرائے نے ریاست کی حکومت پر زور ڈالا جب یہ نتیجہ نکلا آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر اور سیکرٹری اور اراکین کی ایک خوبی یہ ہے۔ کہ انہوں نے اس موقع پر مسلمانوں کو باہمی تفرقے سے بچانے کی کوشش کی۔ ورنہ بعض مسلمان ریاست کی حکمت عملی کا شکار ہو گئے ہوتے"

(روزنامچہ خواجہ حسن نظامی ۲۴ ۱۱/۳۱)

## آل انڈیا مسلم کشمیری کانفرنس کی طرف سے خدمات کا اعتراف

آل انڈیا مسلم کشمیری کانفرنس کی سنٹرل سٹینڈنگ کمیٹی نے اپنے ۲۵ اکتوبر کے اجلاس میں جو قرار دادیں پاس کیں۔ ان میں سے دوسری قرارداد یہ ہے:۔

"یہ کانفرنس آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر اور ارکان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔ کہ وہ غریب و بے کس کشمیریوں کی امداد پوری دیانت اور ہمدردی سے کرتے رہے۔ کانفرنس کمیٹی کو یقین دلاتی ہے۔ کہ اس کی مربیانہ سرگرمیاں ان اصحاب کے نزدیک قابل قدر ہیں۔ جو کشمیر کے صدق دل سے خیر طلب اور بہی خواہ ہیں۔"

(الفضل ۱ ۱۱/۳۱ و دیگر اخبارات)

باٹا کے ہر قسم کے بوٹ و شوز ہم سے خریدیں
رشید بوٹ ہاؤس گول بازار ربوہ
رحمت پلز
مردانہ قوتوں کی بحالی کے لئے ایک کورس
لیکوریا (سیلان الرحم وغیرہ) کے رفع
کرنے پر دو کورس ۔ تبخیر ۔ سنگرہنی
فم معدہ و انتڑیوں کی سوزش ۔ کانچ نکلنا
پرانی پیچش ۔ بچوں کا سوکھا مسان وغیرہ کو
رفع کرنے پر تین کورس
فی کورس ۴۲ گولی ۲/۸ روپے
سفوف رحمت
صرف پوشیدہ امراض مردانہ
کو رفع کرنے ۔ وافر اور
صالح خون پیدا کرنے میں اپنی
نظیر آپ ہے ۔ استعمال کنندہ
انشاء اللہ اپنی صحت پر تا زیست
ناز کرے گا ۔
قیمت مکمل کورس ۲۱ روزہ
پانچ روپے چار آنے
سرمہ رحمت
رنگت میں سبز ہے ۔ دھند ۔ جالا ۔
پھولا ۔ بسبب دکھنے آنکھ کے
پڑبال ۔ پلکیں گرنا ۔ گکرے ۔ خارش
ناخونہ اور دکھتی آنکھ پر تو صرف
دو دفعہ کا استعمال ہی کافی ہے
قیمت فی تولہ دو روپے چار آنے
قیمتیں علاوہ محصول ڈاک
درج ہیں
نوٹ ۔ پٹھوں کو طاقتور بنانے کے لئے بیحد مفید اور بے ضرر تیل
قیمت دو روپے فی شیشی
تیار کردہ و ملنے کا پتہ :- دواخانہ رحمت ربوہ
بیس سال سے ملک و قوم کی خدمت کرنیوالا بے مثال ادارہ
دواخانہ خدمت خلق
متواتر بیس سال سے جو گراں قدر خدمات سر انجام دے رہا ہے ۔ وہ
کسی پر پوشیدہ نہیں خالص مفردات اور مرکبات کو نہایت ہی واجب
اور مناسب داموں پر مہیا کرنے کے علاوہ اس دواخانہ کی سب سے بڑی خصوصیت
یہ ہے کہ اسے دنیائے طب کے ایک نہایت مقدس اور بینظیر دماغ کی سرپرستی
کا فخر حاصل ہے جس کی برکتوں سے ہر طلوع ہونیوالا دن دواخانہ کی شہرت میں
روز بروز اضافہ کا موجب بن رہا ہے ۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ
اپنی طبی ضروریات کے لئے اس دواخانہ کو یاد رکھیں ۔
منیجر دواخانہ خدمت خلق گول بازار ربوہ
نیا پیر پشاک
احمدیوں کی کپڑے کی مشہور دوکان
رنگ برنگی
ہر قسم کے اونی ۔ ریشمی ۔ بنارسی ۔ عمدہ اور فیشن ایبل
کپڑے نہایت ارزاں قیمتوں پر خرید فرمایئے !
مجاہد کلاتھ ہاؤس (رجسٹرڈ) چوک بازار
ملتان کی خدمات حاصل کریں !
پروپرائٹر چودھری عبدالرزاق اینڈ سنز جالندھری
لڑکیاں زنانہ سلیم شاہی جوتیاں و بچوں کے لئے بوٹ مقابلۃً نہایت ارزاں خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لایئے
رشید بوٹ ہاؤس
گول بازار ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

# خوشخبری

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد زپسِ پردہ تقدیر بدید

احباب جماعت کو یہ معلوم کرکے خوشی ہوگی کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے سالہا سال کی محنت اور ہزارہا روپیہ کے صرف سے قرآن مجید کا جو انگریزی ترجمہ تیار کروایا گیا تھا۔ وہ مکمل ایک جلد میں نہائت اعلیٰ کاغذ اور طباعت کے ساتھ یورپ سے پہلی دفعہ چھپ کر پاکستان پہنچ گیا ہے۔ ایک کالم میں نہائت بلند پایہ کاتب کے ہاتھ کا لکھا ہوا بالکل درست عربی متن ہے۔ دوسرے کالم میں انگریزی ترجمہ۔ شروع میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا تحریر فرمودہ قریباً دو صد صفحات کا دیباچہ ہے۔ جلد مراکو سنہری۔ ہدیہ صرف پندرہ روپیہ علاوہ محصولڈاک پیکنگ۔ ڈاک کا محصول و پیکنگ کا خرچ ایک روپیہ فی نسخہ ہے۔

پاکستان گورنمنٹ کی طرف سے بہت تھوڑی تعداد میں یہ کتابیں امپورٹ کرنے کی اجازت ملی ہے۔ اس لئے جو آرڈر پہلے موصول ہوں گے۔ انہیں ترجیح دی جائیگی۔

## اگر آپ

اس بلند پایۂ کتاب کا کوئی نسخہ خریدنا پسند فرمائیں۔ تو بواپسی ڈاک اس کی قیمت مع محصولڈاک سولہ روپیہ بذریعہ منی آرڈر ذیل کے پتہ پر بھجوادیں یا کم سے کم چھ روپیہ فی کاپی کے حساب سے رقم بھجوا کر اپنی کتاب محفوظ کرالیں۔ اور پھر زیادہ سے زیادہ دو ماہ کے اندر پانچ پانچ روپیہ کی دو اقساط میں بقیہ رقم ادا کرکے اپنی کتاب وصول فرمائیں۔ کتاب اس قابل ہے۔ کہ اپنے غیر از جماعت اور غیر مسلم دوستوں کو بطور ہدیہ دی جائے۔ عربی متن کی تصحیح میں غیر معمولی کوشش کی گئی ہے۔ والسّلام

خاکسار
عبد المنان عمر
انچارج تالیف و تصنیف تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اے بے خبر بہ خدمت قرآں کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

# قرآن مجید اور علوم قرآنیہ کی خدمت کا نادر موقعہ

(مکرم و محترم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید کے قلم سے)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی کے ماتحت مرکز سلسلہ میں قرآن مجید اور علوم قرآنیہ کی اشاعت کے لئے پانچ لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے ایک عظیم الشان اشاعتی ادارہ "دی اورنیٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ" کے نام سے جاری کیا جا چکا ہے۔ اس کے تین لاکھ روپیہ کے اوپر کے حصص فروخت ہو چکے ہیں۔ یہی وہ ادارہ ہے جس کے قیام کے متعلق نمائندگان جماعت نے متفقہ طور پر مجلس مشاورت ۱۹۵۲ء کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور درخواست کی تھی۔ احباب جماعت اس طرف متوجہ ہوں اور جلد سے جلد زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کمپنی کے حصص خرید کر ہم خرما و ہم ثواب کے مصداق بنیں۔

مشترک کمپنیوں کے حصص منتقل جائیداد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور یہ ایسی جائیداد ہے جو اپنی قیمت خرید چند سال کے اندر اندر آپ کو واپس دلانے کے بعد جوں کی توں قائم رہتی ہوئی آپ کو سال بسال منافع دیتی رہے گی۔ چنانچہ گذشتہ سال اس کمپنی کو چار فی صدی منافع ہوا۔ پھر خاص طور پر اس کمپنی کے حصے خریدنے میں تو دینی اور دنیوی دونوں ہی فائدے ہیں۔ کیونکہ کمپنی کاروباری اور دینی دونوں حیثیتوں کی حامل ہے۔

کمپنی کے حصوں کی خرید کا طریق بہت سہل ہے۔ کیونکہ ایک حصہ کی قیمت صرف بیس۲۰ روپیہ ہے لیکن فی الحال پانچ روپیہ فی حصہ ہی دینے ہوں گے۔ بقیہ روپیہ فی الحال کمپنی نے طلب نہیں کیا اور جب کبھی اس کا مطالبہ ہوگا تو وہ بھی بالاقساط ہی ہوگا۔

## میں امید کرتا ہوں

احباب جماعت اپنے فرض کو پہچانیں گے۔ اور قرآن مجید کی اشاعت کی طرف توجہ دیں گے۔ یہ کمپنی اب تک تین زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کر چکی ہے۔ اور کئی ایک زبانوں کے تراجم کی نظر ثانی ہو رہی ہے۔ اور بہت سی زبانوں میں تراجم ہو رہے ہیں۔

وقت بہت تھوڑا ہے۔ اور گورنمنٹ کی طرف سے اس کمپنی کے حصص کی فروخت کے لئے جو وقت دیا گیا تھا۔ وہ قریب الاختتام ہے۔ آج ہی اپنی رقم پانچ روپیہ فی حصہ کے حساب سے پتہ ذیل پر روانہ فرما دیں۔ اور تبلیغ دین اور اشاعت قرآن کے اس عظیم الشان کام میں شرکت کا ثواب حاصل کریں۔

**دی اورنیٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ**
**کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ ضلع جھنگ**

سرزمین قادیان کا اوّلین دواخانہ
جسے خود حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے ۱۹۱۱ء میں جاری کرایا
آپ کے شاگرد خاص حکیم نظام جان کی زیر نگرانی تیار ہونیوالی دویات
تریاق جریان
فی شیشی
تین روپے
طلاء اکسیر
مردہ رگوں کو طاقت
دیتا ہے۔ قیمت
سوا روپیہ
حبوب زد جام عشق
طاقت کی لاثانی گولیاں
فی شیشی
چودہ روپے
استاذی المکرم
حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول کا ارشاد تھا۔ کہ
مریض سے کم سے کم قیمت لی جائے۔ اور ہر طرح سے
اس کی دلجوئی کی جائے۔ ہم ۱۹۱۱ء سے آپ رض کے
مجربات کو صحیح اور اسی شکل میں پیش کرتے چلے آرہے ہیں۔
خدا تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہمیں آپ رض کی ہدایات اور چھوڑے
ہوئے نقوش پر چلنے کی طاقت بخشے اور ہماری تیار کردہ
دواؤں میں اثر شفا قائم و دائم رکھے آمین
خاکسار حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفہ اول رض
دوائی مبارک الرحم
لیکوریا کا کامیاب علاج
قیمت تین روپے
اولاد نرینہ
سو فیصدی لڑکا پیدا
ہوتا ہے
قیمت صرف نو روپے
حبوب عنبری اسٹینڈرڈ
حرارت غریزی خواہ کتنی
ہی رہ گئی ہو۔ اس کے
استعمال سے عود کر آتی
ہے۔
قیمت بیس ۲۰ روپے
فولادی گولیاں
کمزور اعصاب کو طاقت
دینے اور نیا خون پیدا
کرنے والی بہترین دوا
ہے۔
قیمت پانچ روپے
مقوی دماغ
گولیاں
دماغی کام کرنے والوں۔
دفتروں کے کارکنوں اور
طالب علموں کے لئے بہترین
تحفہ۔ قیمت ایک روپیہ
مقوی دانت منجن
دانتوں کو مضبوطی اور چمک
بخشنے والا منجن۔ کمزور اور
بے جان سوڑھوں کو طاقت
دیتا ہے
قیمت آٹھ آنے
حب اٹھرا اسپیشل
مردہ بچے پیدا ہوتے ہوں۔
پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہوں
یا حمل گر جاتے ہوں۔
فی تولہ ڈیڑھ روپیہ۔ مکمل
کورس نو تولہ پونے چودہ
روپے ۱۲/۱۳ روپے
حب مفید النساء
ماہواری کی بے قاعدگی
کم یا زیادہ آنا۔ کمر ناف
اور کولہوں کا درد اور دیگر
عوارض کا مجرب علاج
فی کورس ۳ روپے
دوائی خاص
رحم کا گر جانا۔ آگے کو بوجھ
پڑنا۔ رحم کی سوجن۔ سوزش
اور رحم کی دیگر بیماریوں
کا علاج
فی کورس تین روپے
بچوں کی چونڈی
چھوٹے بچوں کے دستوں کو روکنے کی واحد
دوا۔ قیمت فی شیشی
بارہ آنے ۱۲/
صندلین پاؤڈر
کمزوری جگر دور کرنے۔ خون صاف
کرنے اور نیا خون پیدا کرنے کی بہترین
دوا۔ فی شیشی دو روپے
حب مسان
بچے کو سوکھا ہو۔ بخار آتا
ہو۔ ہڈیاں ہی ہڈیاں نکل
آئی ہوں۔ ان کے استعمال
سے صحت ہو جاتی ہے۔
فی شیشی سوا روپیہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

اولادِ نرینہ - ابتدا حمل میں اسکے استعمال سے لڑکا پیدا ہوتا ہے
قیمت مکمل کورس بیس روپے
دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور
تمام مسلمانوں کا فرض
یہ ہے کہ وہ جب بھی کبھی خدا تعالیٰ یا اللہ تعالیٰ
کا نام لیں یا لکھیں تو صرف اللہ کہنے پر اکتفا نہ
کیا کریں۔ بلکہ تعالیٰ کا لفظ بھی استعمال
کیا کریں۔ کیونکہ تمام انبیاء علیہم السلام کی
بعثت کی اصل غرض یہی رہی ہے۔ کہ وہ
دنیا میں اللہ تعالیٰ کی عظمت قائم کریں
میاں سراج الدین
حب جند
مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
ایم بی بی۔ ایس انچارج نور ہسپتال
ربوہ تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے دواخانہ
خدمت خلق ربوہ کی دوا حب جند
کو اعصاب کی طاقت کے لئے نہایت
مفید پایا ہے۔ اکثر مریضوں کو استعمال
کروا چکا ہوں اعصابی کمزوری۔ وہم
نسیان کی کمزوری قلب کے لئے بے حد
مفید ہے۔"
قیمت مکمل کورس ۴۰ یوم ۲۵/- روپے
دواخانہ خدمت خلق گول بازار ربوہ
ایسٹرن پرفیومری کمپنی
کے مایہ ناز
عطر سینٹ، ہیر آئل
ہیر ٹانک اور شربت شیشیاں
ربوہ کے
ہر دوکاندار سے مل سکتے ہیں
FAVOURITE STORE
احمدیہ فیورٹ جنرل سٹور
جنرل سٹور و فوٹو گرافری
کیلئے
ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں
لذیذ چائے۔ دودھ۔ دہی
وغیرہ کیلئے
فیاض ٹی سٹال
غلہ منڈی ربوہ کو ہمیشہ یاد رکھیں
احمدیوں کی کپڑے کی مشہور دوکان
ملتان کلاتھ ہاؤس رجسٹرڈ
چوک بازار ملتان شہر
ڈائرکٹ امپورٹرز
بہترین قسم کے کپڑے
★ ریشمی
★ اونی
★ سوتی
★ بنارسی
اور
★ کمخواب
★ میچنگ سیٹ
★ ٹشو وغیرہ
ہمارے ہاں دستیاب ہو سکتے ہیں
پروپرائٹر چوہدری عبدالرحمن اینڈ سنز

خالص سونے کے زیورات تیار کرانے کیلئے احمدیہ دوکان زیورات، روشن الدین ضیاء الدین گول بازار ربوہ
تریاق سل
یہ دوا سل کے مادہ کو دور کرنے کے لئے اکسیر کا کام دیتی ہے متعدد اصحاب اس کے استعمال سے صحت یاب ہو چکے ہیں۔
قیمت ایک ماہ کورس دس روپے
دوائی فضل الٰہی
جس کے استعمال سے بفضلہ تعالےٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے
قیمت مکمل کورس چھ روپے
تریاق کبیر
نزلہ۔ کھانسی۔ پیٹ درد۔ دانت درد
بچھو۔ سانپ کاٹے کا تریاق
قیمت چھوٹی شیشی دس آنے
درمیانی شیشی چودہ آنے
بڑی شیشی
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق ربوہ
بارہ سالہ مخفی خزانہ ظاہر کر دیا
احمدیہ فارمیسی پی۔ او۔ پارکر آباد ضلع شیخوپورہ پنجاب
خارش کا شرطیہ علاج
فی پیکٹ دس آنے علاوہ محصول ڈاک
حکیم عبد العزیز دواخانہ طب جدید چک چٹھہ
ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
قرآن مجید مترجم و کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ نیز سٹیشنری و معیاری ارزاں خریدیے! فضل برادرز (قادیان والے) گول بازار ربوہ
فینسی زیورات
مقامی اور بیرونی احباب سونا چاندی کے فینسی زیورات حسب منشاء عین وقت پر تیار کرانے کیلئے ہماری واحد اور قدیمی دوکان کی خدمات حاصل کریں
المشتہر عزیز الدین احمد اینڈ سنز احمدی زرگران
اندرون موچی گیٹ چوک نواب صاحب لاہور
پیغام نور
تلی اور جگر کا بڑھ جانا۔ ضعف جگر۔ یرقان
ضعف ہضم۔ دائمی قبض۔ خرابی خون
پھوڑے۔ پھنسی۔ خارش۔ چھائیں۔ درد کمر۔
جوڑوں کا درد۔ رحمی درد۔ دل کی دھڑکن
قیمت فی بوتل یا پیکٹ چار روپے
ملنے کا پتہ ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
قابل رشک صحت اور طاقت
قرص نور
طب یونانی کی مایۂ ناز ادویات کا لاثانی مرکب
مردانہ کمزوری خواہ کسی سبب سے ہو یا کتنی دیرینہ۔ جملہ شکایات ضعف دل و دماغ۔
دل کی دھڑکن۔ پیشاب کی کثرت۔ عام جسمانی کمزوری اور چہرہ کی زردی کا بفضلہ تعالےٰ
یقینی زود اثر اور مستقل علاج ہے
قیمت فی شیشی چار روپیہ علاوہ محصول ڈاک
تیار کردہ:۔ حکیم محمد شفیع اینڈ سنز
ملنے کا پتہ:۔ ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ ضلع جھنگ
لوہے کے ہر قسم کے عمارتی سامان نیز عمارتی پینٹ کڈالیں، سفید بالٹیاں وغیرہ کیلئے مجید آئرن سٹور گول بازار ربوہ کو یاد رکھیں
بہترین زیورات
احباب خالص سونے چاندی کے ہر قسم کے زیورات آرڈر پر حسب وعدہ واجبی اجرت پر بنوائیں
المشتہر:۔ محمد اسلم کلیم۔ مبارک احمد ناصر
احمد نگر متصل ربوہ ضلع جھنگ
ہمہ اقسام ٹائپنگ و ترجمہ متعلقہ عدالتی، کاروباری
دغیرہ وغیر کیلئے ٹائپ کارنر واقعہ کارپوریشن سٹال
نسبت روڈ نزد سجارت بلڈنگ لاہور تشریف لاکر ماہر و تجربہ کار ٹائپسٹ
کی خدمات حاصل کریں! (منجانب) منظور احمد قریشی
آپ مایوس نہ ہوں اگر آپ کے
عزیز کی کوئی پرانی فوٹو
ہم فوٹوگرافی کا ہر قسم کا کام کرتے ہیں
خادم عبد اللطیف مہر فوٹو آرٹسٹ
ہرنی کشوبین کوئٹہ
سرمہ مبارک۔ آنکھ کے جملہ امراض کا علاج، قیمت چھوٹی شیشی بڑی شیشی
دواخانہ نور الدین لاہور

سائیکل ٹرائیسکل اور بچہ گاڑیاں مضبوط خوبصورت اور ارزاں ملنے کا پتہ محبوب عالم اینڈ سنز
راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد ۔ لاہور
نہری اراضی
ضلع ڈیرہ غازیخاں سے زرخیز نہری اراضی کے
مربعہ جات معمولی قیمت پر حاصل کریں
تفصیل کے لئے
اپنے پتہ کا لفافہ بھیجیں!
پوسٹ بکس ۴۹۲ لاہور
اعلان
احباب کی آگاہی اور یاد دہانی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ
بجلی اور تعمیرات مکانات نقشہ جات
ڈرائنگ ڈیزائن ۔ اندازہ لاگت
وغیرہ جملہ ضروریات کے لئے ہمیشہ
نصرت سروس کمپنی گول بازار ربوہ کی
خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ جہاں
معمولی کمشن چارج کیا جاتا ہے
غلام حسین اوور سیئر مینیجر نصرت سروس کمپنی
الفضل کے مشتہرین سے معاملہ
کرتے وقت احباب اپنی
ہر طرح تسلی کر لیا کریں
اکسیر شباب :-
قوت رومی کو بحال رکھنے والی
بے نظیر دوا
قیمت ایک ماہ کورس ۱۵/-/- روپیہ
ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا)
مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج
ہزاروں گھر اس دوائی کے استعمال سے
فائدہ حاصل کر چکے ہیں
قیمت مکمل کورس ۹/-/- روپیہ
زود جام عشق :-
اسم باسمی ٹانک
مقوی ۔ ممسک اور مادہ حیوانیہ پیدا
کرنیوالا مجرب نسخہ
قیمت ۱۲/-/- روپیہ
ملنے کا پتہ :- دواخانہ خدمت خلق گول بازار ربوہ
موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے
خارش ۔ ککرے ۔ جالا ۔ پھولا ۔ دھند ۔ غبار ۔ پلکیں گرنا ۔ پڑبال ۔ آنکھیں دکھنا ۔ پانی بہنا اور کمزوری نظر کے لئے حیرت انگیز اثر رکھتا ہے
ترکیب استعمال :- روزانہ رات کو سوتے وقت دو دو سلائیاں آنکھوں میں لگا دیں۔ تیز دھوپ۔ گرد و غبار اور دھوئیں سے آنکھوں کو محفوظ رکھیں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ ہر روز صبح مسواک سے دانتوں کے علاوہ آنکھوں اور معدے کو بڑی تقویت پہنچتی ہے۔ ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔
قیمت فی تولہ چار روپے نصف تولہ دو روپے تین ماشہ ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک
جناب ڈاکٹر بشیری صاحب ایم ۔ بی بی میڈیکل آفیسر عدن سے فرماتے ہیں :- "یہاں ایک ہندوستانی سیٹھ کی آنکھیں عرصہ سے خراب تھیں میں نے آپ کا تیار کردہ موتی سرمہ استعمال کرا دیا۔ جس سے اب وہ بالکل تندرست ہے واقعی آپ کا موتی سرمہ آنکھوں کی جملہ امراض کے لئے بے حد اکسیر ہے۔ میں اپنے زیر علاج مریضوں کو ہمیشہ موتی سرمہ ہی استعمال کرواتا ہوں۔ لہذا از راہ لطف مزید دو تولہ موتی سرمہ بذریعہ وی پی ارسال فرما کر ممنون فرمائیں
"موتی سرمہ واقعی جادو کا اثر رکھتا ہے" بیگم کیپٹن سید محمد اکمل صاحب چک لالہ سے تحریر فرماتی ہیں :- "آپ کے موتی سرمہ کے متواتر استعمال سے میری آنکھوں کی تکالیف یکسر جاتی رہیں۔ جو ایک عرصہ سے لاحق تھیں اس کے نتیجہ میں کہنا پڑے گا کہ آپ کا موتی سرمہ واقعی جادو کا اثر رکھتا ہے۔ براہ کرم مزید ایک چھوٹی شیشی موتی سرمہ فرصت اولین میں بذریعہ وی پی بھیج کر شکریہ کا موقع دیں"۔
ہمارے محلہ میں موتی سرمہ کی دھوم مچی ہوئی ہے ——— حاجی جان محمد صاحب لاہور سے لکھتے ہیں :- "مجھے اتفاقیہ آپ کا تیار کردہ موتی سرمہ ایک دوست سے مل گیا۔ استعمال کے بعد اتنا بلند پایا کہ ہمارے سارے محلہ میں اس کی دھوم مچی ہوئی ہے۔ چنانچہ حامل رقعہ کے ہاتھ سرمہ کی ایک درجن چھوٹی شیشیاں دے کر مشکور فرمائیں"
نوٹ :- ضرورتمند اصحاب تین پیسے کا خط لکھکر بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں۔
علاوہ ازیں ہمارے مرکبات اکسیر البدن ۔ تریاق اعظم اکسیر جریان ۔ قبض کشا گولیاں ۔ اکسیر معدہ ۔ موتی دانت پوڈر اور اکسیر اکبر آپکی طبی ضروریات کے لئے بہترین اور خالص اجزاء سے تیار شدہ ملسکتے ہیں۔
ملنے کا پتہ
نور کیمیکل فارمیسی ۳ دیال سنگھ مینشن مال روڈ لاہور

۲۹
ہماری فیکٹری کا تیار کردہ صابن
مرکز احمدیت ربوہ کی
پہلی سوپ فیکٹری
جب صاحب نے استعمال کیا اسے بہت پسند کیا ہے
آزمائش شرط ہے
بیوپاریوں کو خاص رعایت
احباب جماعت یہ سنکر بہت خوش ہوں گے کہ ہم نے مرکز احمدیت ربوہ میں پہلی سوپ فیکٹری قائم کی ہے
جس میں ۔
★★ ہر قسم کے اعلیٰ سے اعلیٰ اور اچھے سے اچھے صابن تیار کئے جاتے ہیں
★ اور ہر وقت سستے داموں پر دوستوں کو مل سکتے ہیں
جناب میاں عبد المنان صاحب عمر ایم اے
خلف الرشید حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ
ہم نے اپنے گھر میں شیر محمد سوپ فیکٹری کا تیار کردہ دیسی صابن استعمال کیا ہے یہ صابن مناسب نرخ پر خوبی کے ساتھ تیار کیا گیا ہے۔ اگر وہ اپنے معیار کو قائم رکھ سکیں تو انشاء اللہ تعالیٰ خود بھی فائدہ اٹھائیں گے۔ اور احباب کو بھی فائدہ ہوگا
خاکسار عبد المنان عمر
المشتہر ملک عبد الخالق پروپرائیٹر ایم شیر محمد سوپ فیکٹری ۔ گول بازار ربوہ
قرآن مجید
ترجمہ اور بلا ترجمہ والے
اور
سلسلہ احمدیہ کی جملہ کتب
ذیل کے پتہ سے منگوائیں
مکتبہ احمدیہ ربوہ
ضلع جھنگ
الفضل آپ کا قومی اخبار ہے اس کی اشاعت بڑھانا آپ کا اولین فرض ہے
نور پرنٹنگ ایجنسی لاہور
کی معرفت اردو اور انگریزی کی چھپائی کا کام عمدہ اور ارزاں ہوتا ہے۔ تفصیل طلب امور کے لئے جوابی خط آنا ضروری ہے
پتہ یہ ہے: محمد شفیع احمدی کارپوریشن سٹال ۶ چوک نسبت روڈ لاہور
علی گوہر اینڈ سنز قادیان والے
پروپرائیٹرز احمد علی
ہمارے ہاں سامان ملکہ ہر قسم لوہا، چونا سائیکلیں، گیس لیمپ، سٹو، سامان عمارت ہر قسم نیز بورنگ کا کام بازار سے رعایت اور تسلی بخش کیا جاتا ہے
احباب فائدہ اٹھائیں
پروپرائیٹرز: احمد علی سعادت علی ڈیلرز پاکستان ٹوبیکو کمپنی لمیٹڈ ربوہ
دواخانہ خدمت خلق کی شہرہ آفاق دوائی
تریاق سل کے متعلق
حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد:-
پرسوں ہی سے تریاق سل استعمال کی اور کل بخار اترنا شروع ہوگیا۔ پچھلے تین چار ماہ سے متواتر بخار چڑھتا رہا ڈاکٹروں نے اسے ملیریا قرار دیا۔ چنانچہ میں نے کونین کھائی، اٹیبرین کھائی، پلوڈرین کھائی پلاز ماکوئین کھائی لیکن کسی دوا سے فائدہ نہ ہوا ........ پرسوں ہی میں نے تریاق سل کھانا شروع کیا۔ اور کل بخار اترنا شروع ہوگیا
قیمت مکمل کورس
دواخانہ خدمت خلق گول بازار ربوہ
سلیم ٹرنک ہاؤس
ہمارے یہاں ہر قسم کے ٹرنک، پیٹیاں، حمام، بالٹی مضبوط مل سکتے ہیں نیز برتن بھی مل سکتے ہیں
ہمارا کارخانہ بڑے مندر کے پاس ہے
نواب دین مالک سلیم ٹرنک ہاؤس
چنیوٹ

## نئے دانت بنوائیے

بغیر درد کے نکلوانے یا دانتوں کے دیگر امراض کے متعلق
صحیح مشورہ حاصل کرنے کیلئے ہمارے تجربے سے فائدہ اٹھائیں

ڈاکٹر شریف احمد دندان ساز چنیوٹ

## جوہر مقویات

مردانہ اور زنانہ طاقت کی تمام کمیوں
کوتاہیوں میں پورا کرنے والی نہایت مقوی
اعصاب دوا۔ قیمت کورس ایک ماہ ۱۲/۸ روپے

## قرص ماسکہ

جریان۔ لیکوریا جیسی موذی امراض جو
جسم کو کھوکھلا کر دیتی ہیں کے دور کرنیوالی
مجرب گولیاں قیمت کورس ایک ماہ صرف ۸/۱

## تماں کی گولیاں

تمام قسم کے دردوں کا مجرب علاج
اور نہایت عمدہ فیض رساں گولیاں
قیمت ۵۰ گولی صرف ۱/۴ روپیہ

**احمدیہ دواخانہ ربوہ**

(ترجمہ انگریزی سرٹیفکیٹ)

## ہندوستان کے بہت بڑے ماہر امراض چشم

عالیجناب لفٹنٹ جنرل ایس ایم اے
فلاوتی صاحب ایم۔ ڈی آئی ایم ایس کراچی
سپیشلسٹ ماہر امراض چشم تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں تصدیق کرتا ہوں کہ مرزا حاکم بیگ ساکن گجرات (پنجاب) کا تیار کردہ تریاق چشم میں نے اپنے چند بیماروں پر آزمایا۔ اور اسے آنکھوں کے زخم۔ پانی بہنا اور ککرے کے لئے بہت مفید اور موثر پایا۔ اس کے اجزاء امراض چشم کے لئے بہت مشہور ہیں ان اجزاء کی مقدار ہر طرح صحیح اور ٹھیک نسبت سے ملائی گئی ہے موجد تریاق چشم کے تیار کرنے کا طریق زمانہ حال کے مروجہ طریقہ کے مطابق صاف اور ستھرا ہے۔"

المشتہر۔ خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم (رجسٹرڈ) گڑھی شاہدولہ ضلع گجرات پنجاب

## MY FAITH

### مائی فیتھ یعنی میرا مذہب

مصنفہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب
پاکٹ سائز پر فوٹو اور دستخط کے ساتھ
لکھائی چھپائی عمدہ آرٹ پیپر پر ہم نے امریکہ
سے منگوایا ہے۔ خواہشمند دوست ہم سے
حاصل کر سکتے ہیں

ملنے کا پتہ:۔ کراچی بک ڈپو
۸۲/۱ گو لیمار کراچی

تبلیغی اغراض کے لئے زیادہ تعداد میں منگوانے
والے دوستوں کو خاص رعایت

تجارت کی ترقی کا انحصار اچھی شہرت پر ہے
آپ الفضل ایسے
کثیر الاشاعت اخبار میں اشتہار دے کر اچھی
**شہرت**
حاصل کریں ـــــــ نرخ واجبی ہیں۔

## ۵ فیصدی کمیشن

ہماری خالص سلاجیت سالہا سال سے مقبول عام
ہے۔ نئی تحقیقات سے مسلم طور پر مقوی باہ ثابت
ہو چکی ہے۔ ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔
قیمت ۴ تولہ ۵ روپیہ قیمت ایک سیر ۸۰/- روپے
نوٹ۔ پہاڑی جڑی بوٹیوں کے خریدار ہم سے معاملہ کریں
پتہ: منیجر جڑی بوٹی سپلائی سٹور مانسہرہ ہزارہ

**زد جام عشق** ـ مردانہ طاقت کی خاص دواء۔ قیمت کورس ایک ماہ ۵ روپے **دواخانہ نور الدینؓ جودھامل بلڈنگ لاہور**

## سفوف جند

:۔ زنانہ پوشیدہ امراض
خرابی حیض۔ کمر درد۔ کمی خون کا
تیر بہدف علاج
قیمت ۲ یوم ایک روپیہ

## اکسیر جریان

مرض جریان سے کامل
نجات دلاتی ہے۔
قیمت ایک ماہ کورس ۸/۰/۰ روپے

## معجون فوفل

:۔ لیکوریا رحم
کی جملہ امراض سیلان الرحم وغیرہ کا
بے نظیر تریاق
قیمت فی تولہ ۸

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

## بلوچستان کا معدنی کوئلہ

"میں عرصہ ایک سال سے اپنے اور دیگر ممبران برک کلن اونرز ایسوسی ایشن سیالکوٹ کے بھٹہ جات کے لئے بلوچستان کا کوئلہ بذریعہ "خلیفہ عبدالرحمن اینڈ سنز کول ایجنٹس کوئٹہ" سے سپلائی کرا رہا ہوں صاحب موصوف اپنے فرائض کو کمال ذمہ داری کے ساتھ نبھاتے ہیں اور حد درجہ دیانتدار، محنتی اور نیک ثابت ہوئے ہیں۔ میں آئندہ بھی ان کی خدمات سے فائدہ اٹھانے میں خوشی محسوس کرونگا۔" خواجہ عبدالرحمن پریذیڈنٹ برک کلن اونرز ایسوسی ایشن۔ سیالکوٹ
اگر آپ کو بھی اپنے بھٹوں اور فیکٹریوں کیلئے کوئلہ کی ضرورت ہو تو ہمیں لکھیے!

کے۔ اے۔ رحمان اینڈ سنز
۳۶ علی منزل لیکٹ منڈی روڈ۔ کوئٹہ

قادیان کا قدیمی مشہور تحفہ

## سرمہ نور (رجسٹرڈ)

جس کی تعریف کی ضرورت نہیں رہی
جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے
قیمت فی تولہ دو روپے

## اکسیر اٹھرا

مکمل کورس سولہ روپے
فی تولہ ڈیڑھ روپیہ

**شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ**
ٹرنک بازار سیالکوٹ

حضرت امام جماعت احمدیہ
کا
## پیغام احمدیت

اردو و گجراتی میں
## وقت

کا ڈائجسٹ پر
عبداللہ الہ دین
سکندر آباد (دکن)

## ضرورت سرمایہ

ایک معمور اور منافع بخش انڈسٹری کے لئے
مبلغ ڈیڑھ ہزار سے بارہ ہزار روپیہ درکار
ہے۔ تفصیلات اور شرائط کے لئے
مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کیجئے
احمد علیخاں: معرفت روزنامہ الفضل ربوہ

## انگلینڈ

امریکہ۔ سعودی عرب۔ عراق۔ بحرین۔ کویت۔ شام۔ لبنان۔ ایران
سنگاپور۔ ملایا۔ سیلون۔ انڈیا اور دیگر ممالک کے
پاسپورٹ۔ ویزا اور پیسج وغیرہ کی تمام سہولتوں کیلئے
ہم سے رجوع کریں۔

**ٹرانس ورلڈ ایجنسیز**
دلکشا بلڈنگ میکلوڈ روڈ
بالمقابل گرانڈ ہوٹل
کراچی نمبر ۱
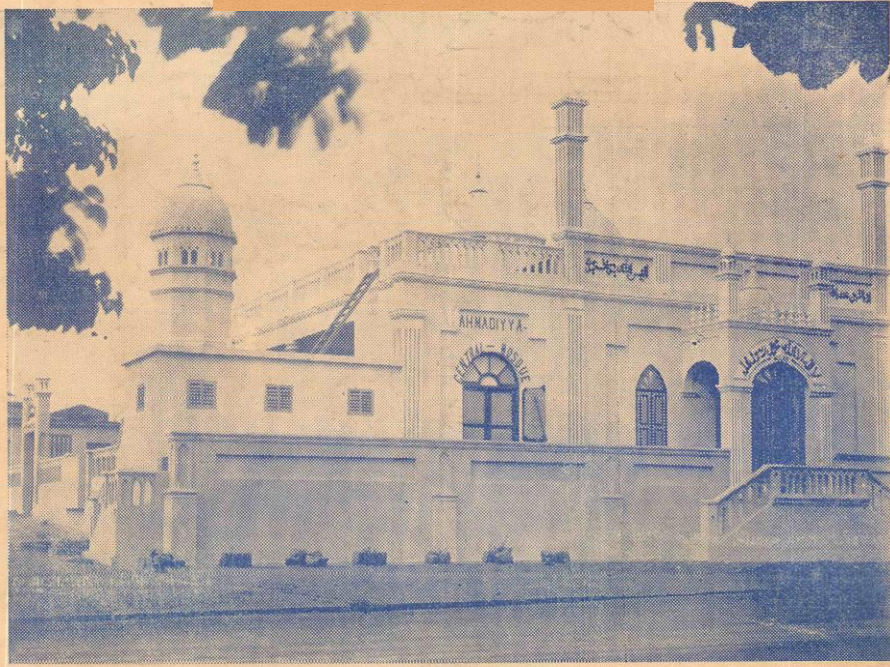
مسجد احمدیہ سالٹ پانڈ (گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ)

احمدیہ مشن ہاؤس لنڈن

مسجد احمدیہ نیروبی (مشرقی افریقہ)

# کرینگے اہلِ نظر تازہ بستیاں آباد

(ربوہ کے بعض مرکزی ادارے)
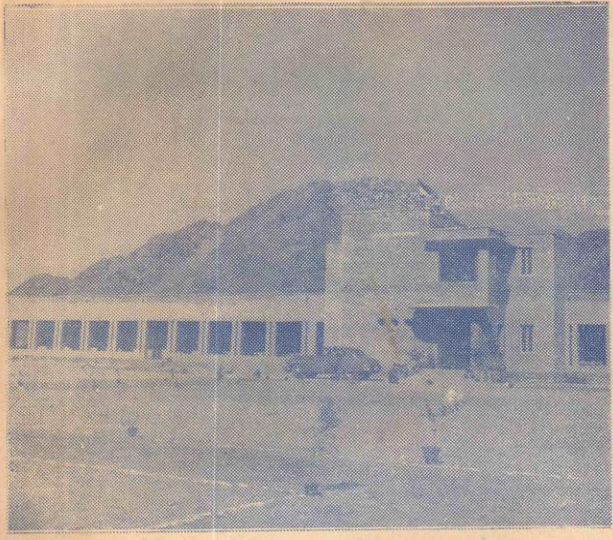
مسجد مبارک

تعلیم الاسلام کالج
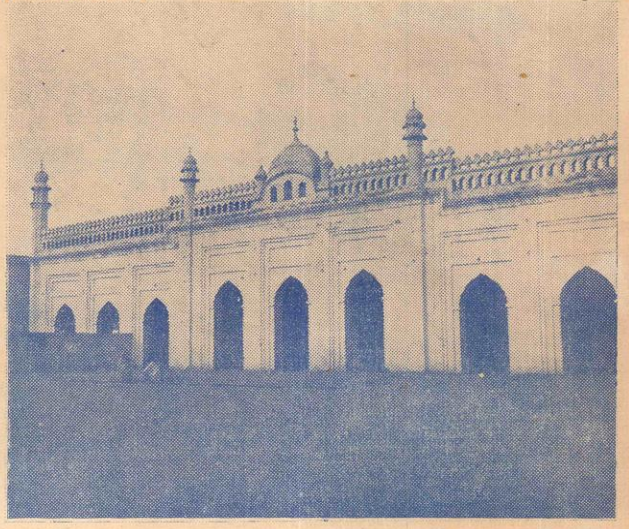
جاگ اُٹھی اقوامِ شرق و غرب کی تقدیر پھر ؎ ہو رہا ہے مرکزِ اسلام اِک تعمیر پھر

جانبِ ربوہ کھنچی آتی ہیں ارواحِ سعید ؎ اِک مسیحائی نفس کی دیکھ لو تاثیر پھر
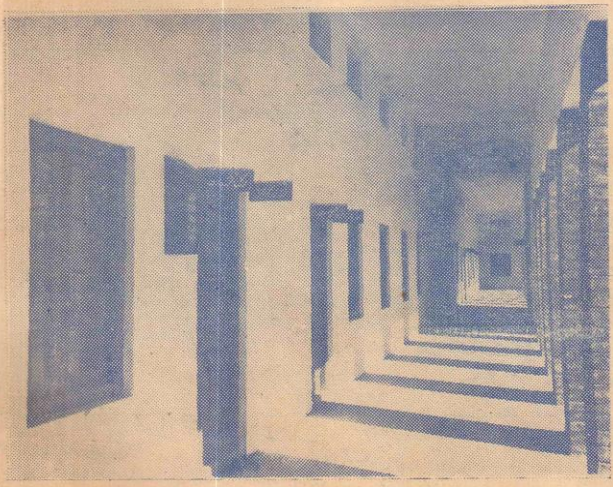
دفاتر تحریک جدید کا اندرونی منظر
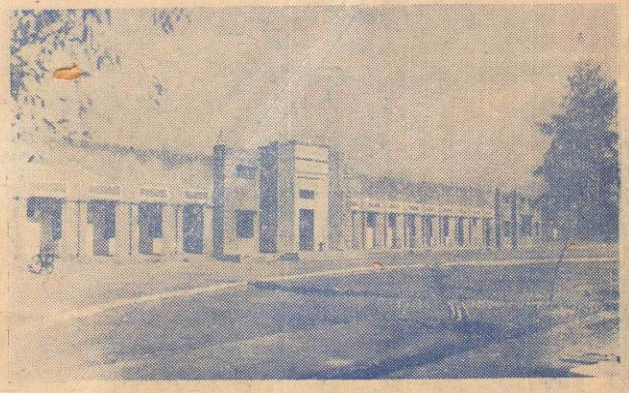
دفاتر صدر انجمن احمدیہ کا بیرونی منظر